کتاب البرھان فی بیان الحلال والحرام من الحیوان

عرف

کوا حرام ھے۔



علامہ مولانا محمد گوھر علی علوی نقشبندی مجددی حنفی

کتاب البرہان فی بیان الحلال والحرام من الحیوان - از تصانیف محمد گوہر علی

علوی صوفی لودھروی منشی فاضل ساکن لودھرے تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی حال وارد
راولپنڈی مدرس فارسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ - اما بعد ارباب علم وبلاغت واولی الالباب ذوی کیاست وفراست پر مخفی ومحتجب نہ رہے کہ آج کل بعض بعض مدعیان علم وفضیلت ناواقفان بغرض وحقیقت از راہ قلت فہم وتدبر غیر صالحہ وجہت اختلال دماغ وعقل واعتلال طبع ودل خیلے از روایات واقوال فقہا ورضا کے دیکھنے سے اس دیسی وہندوستانی مشہور کوے کو عقعق سمجھکر اسکے کہانے پر مستعد وتیار ہوئے بلکہ مدت سے کووں کے شوربا پینے میں مشغول ومعروف رہے اور بطن ومعدہ کو جو مورد نور معرفت الٰہی کا ہونا چاہئے تہا - اور جسکو رزاق علی الاطلاق نے پاک وصاف رکھنے کا حکم فرمایا ہے - اس غراب فاسق وخبیث کے کہانے سے مفسد کر دیا - اکیلے نہیں - بلکہ خویش وقبائل یار واحباب کی بہی دعوت وضیافت کی - الغرض یہ بات جب علماء اسلام کے گوش گذار کی گئی تو انہوں نے ان صاحبان کو بشدت ممانعت کی اور کوے کی حرمت کا حکم دیا - جانبین سے مباحثہ ہونے لگا - آخرکار محاکمہ میں اس عاجز نے بہی غراب مذکور کی حرمت پر ہی فتویٰ دیا - خاصکر حضرت قبلہ وکعبہ مولانا حاج الحرمین الشریفین جناب قاضی صاحب قاضی فضل الدین صاحب حاجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکو اس ناشائستہ فعل یعنے غراب کے کہانے سے سخت ممانعت فرمائی اور غراب کی حرمت کا حکم دیا - اور جناب قاضی صاحب مسئلہ جانور منذور وطعام نیاز اولیاء وانبیاء اللہ مذبوح باسم اللہ کو حلال کہا اور مذبوح مافوق العقدہ کو حرام کا حکم فرماتے تہے - نیز حضرت قبلہ نے اس عاجز کو ارشاد فرمایا کہ تمام جانوروں کی ~~حلت جانوروں کی~~ حلت وحرمت میں ایک کتاب لکھو جسمیں خصوصاً غراب کی حلت وحرمت کا مسئلہ اور جانور منذور مذکور اور ذبح مافوق العقدہ کا مسئلہ بسط تام اور تفصیل مالا کلام کیساتھ ہو تاکہ مسائل مذکورہ کی دریافت کے لئے اہل علم کو کسی دوسری کتاب کے دیکھنے کی ضرورت نہ رہے - اور بہت سے دلائل وروایات خود بنفس نفیس بہی بیان فرمائے - اس لئے احقر عباد اللہ **محمد گوہر علی علوی** صوفی حنفی نقشبندی مجددی لودھروی (تجاوز اللہ العلی عن ذنبہ الجلی والخفی) نے برائے اعلائے کلمۃ الحق علی حسب قدر العلم والفہم والتحقیق یہ کتاب تحریر وتسطیر کی اور نام اس کتاب کا کتاب البرہان فی بیان الحلال والحرام من الحیوان رکہا - اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ منظور ومقبول فرماوے وباللہ الستعین وہو الموفق والمعین - اور اس کتاب میں دو مقصد ہیں -

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب - ۲۱ [illegible] ہجری - ۹ [illegible]

المقصد الاوّل - جانوروں کی حلت وحرمت کے بیان میں -

واضح ہو کہ جانور دو قسم کے ہیں - اوّل جو دریا میں رہتے ہیں دوم جو خشکی میں رہتے ہیں - جو جانور کہ پانی میں پیدا ہوں اور پانی میں ہی زندگی بسر کرتے ہیں جیسے مینڈک کچھوا - زلو - کیکڑا - مگرمچھ - شیر آبی - خوک آبی - کتہ آبی - لدھر - گنیش - گھڑیال وغیرہ سب حرام ہیں - مگر مچھلی جو بلا ذبح ہی حلال ہے لیکن طافی مچھلی جو خود مر کر پانی کی سطح پر الٹی تیرتی ہوئی نظر آوے وہ حرام ہے - اور جو جانور خشکی میں رہنے والے ہیں وہ تین قسم پر منقسم ہیں (۱) وہ جنہیں خون نہیں جیسے ٹڈی - بھڑ - مکھیاں - مکڑی - بچھو - گبریلا - بھنبیری - بھنگا - پتنگا - جھینگر - پچھڑی - چڑا - چیونٹی - چیونٹا - جگنو - دیمک - کنسلائی - کلا - بوٹ - بھونر - وغیرہ سب حرام ہیں - مگر انہیں سے ٹڈی کہ وہ بغیر ذبح ہی حلال ہے -

(۲) وہ جانور جنہیں خون تو ہے مگر سائل بہروان نہیں جیسے سانپ - چھپکلی - گرگٹ - بمنی وغیرہ حرام ہیں اور اسیطرح تمام حشرات الارض یعنی جو زمین کے اندر رہتے ہیں اور ہوام جیسے چوہا - سیہی - گوہ - یربوع - نیولا - چھچھوندر - گلہری وغیرہ سب حرام ہیں مگر خرگوش حلال ہے اور گوہ امام شافعی کے نزدیک حلال ہے - اور امام ابو حنیفہ [illegible]

(۳) اور جو جانور کہ انہیں خون سائل ہے انکی دو قسمیں ہیں - مانوس اور وحشی - سو مانوس بہائم سے چنانچہ اونٹ - بھینس - گائے - بکری - بھیڑ نر اور مادہ چھوٹے وبڑے یا مرغ حلال ہیں اور وحشی جیسے ہرن - نیل گائے - گورخر - جنگلی اونٹ - بارہ سنگا - سو باجماع المسلمین حلال ہیں - اور درندے مانوس جیسے کتا بلی نر و مادہ حرام ہیں اور اسیطرح وحشی درندے جنکو سباع الوحش کہتے ہیں چنانچہ شیر - بھیڑیا - بجو - تیندوا - لومڑی - جنگلی بلی سنجاب - سمور - دلق - ریچھ - بندر اور مانند انکی حرام ہیں - اور بہائم مانوس میں سے گدھا حرام ہے اور گھوڑے میں اختلاف ہے امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک گھوڑا حلال ہے اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نزدیک مکروہ ہے - ہدایہ وغیرہ میں لکھا ہے کہ اصح یہ ہے کہ مکروہ تحریمی مراد ہے اور کافی - ابو المعین - قاضیخان - اسبیجابی وغیرہ فقہا کے نزدیک کراہت تنزیہی مراد ہے صحیح قول … ہیں - اور ایک روایت میں امام صاحب کا رجوع بھی بطرف قول صاحبین پایا گیا ہے فافہم - امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں -

والحیوانات نوعان - نوع منہا مالا دم لہ فلا تحل تناول شیئ منہا الا السمک والجراد ولان شرط تناول الحیوانات الذکاۃ شرعاً وذلک لم یتحقق فیما لا دم لہ الا ان السمک والجراد مستثنی بالنص فاشترط فیہ الزکاۃ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم احلت لنا میتتان ودمان - اما المیتتان فالسمک والجراد واما الدمان فالکبد والطحال - وما لہ دم نوعان مستانس و متوحش فالذی تحل تناولہ من المستانس بالاتفاق - الانعام وہی الابل والبقر والغنم والدجاج وذلک بکتاب اللہ قال اللہ تعالے والانعام خلقہا لکم فیہا دفء ومنافع ومنہا تاکلون وقال اللہ تعالیٰ جعل لکم الانعام لترکبوا منہا ومنہا تاکلون - والمتوحش نوعان منہا صید البحر لا یحل تناول

شیئ منہا سوی السمک و منہا صید البر و یحل تناولہا الا ما لہ ناب او مخلب لنہی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عن اکل کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر و لمعنی الخبث فیہما فان
من طبعہما الاختطاف والانتہاب فلا بد من ظہور اثر ذلک فی خلق المتناول للغذاء من
فی ذلک کما قال صلی اللہ علیہ وسلم لا ترضعنکم الحمقاء فان اللبن یعدی - والمستخبث
حرام بالنص - مبسوط - جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۰ مطبوعہ مصر - اور امام سرخسی خاص کر
گھوڑے کی نسبت لکھتے ہیں - وعن انس ابن مالک رض قال اکلنا لحم الفرس علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - مبسوط - مصری - ج ۱۱ ص ۲۳۱ - واما ابو حنیفۃ رض
فانہ کان یکرہ لحم الخیل فظاہر اللفظ فی کتاب الصید یدل علی ان الکراہیۃ للتنزیہ فانہ قال
رخص بعض العلماء فی لحم الخیل فاما انا فلا یعجبنی اکلہ - ثم من اباحہ استدل بالتعامل الظاہر
ببیع لحم الخیل فی الاسواق من غیر نکیر منکر - ولان سؤرہ طاہر علی الاطلاق و بولہ بمنزلۃ
بول ما یؤکل لحمہ فعرفنا انہ ماکول کالانعام - وان ما روی فیہ نہی فلان الخیل کانت فیہم وکان سلاحا
یحتاجون الیہ فی الحرب فلہذا نہاہم عن اکلہ لا لحرمتہ - وحجۃ ابی حنیفۃ رح فی ذلک قولہ تعالی والخیل -
ولو کان ماکولا لکان الاولی بیان منفعۃ الاکل لانہ اعظم وجوہ المنفعۃ - ولانہ ضم الخیل الی
البغال والحمیر فی الذکر دون الانعام - وفی حدیث خالد بن الولید ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہی عن اکل لحم الخیل والبغال والحمیر - وفی حدیث المقدام بن معدیکرب رض ان النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال حرام علیکم لحوم البغال والحمیر والخیل وقد بینا ان الدلیل الموجب للحرمۃ یترجح فان ما کان
من الرخصۃ محمول علی انہ کان فی الابتداء قبل النہی - مبسوط - مصری - ج ۱۱ ص ۲۳۳ و ۲۳۴ مختصرا -
وقد روی الحسن عن ابی حنیفۃ رح الکراہیۃ فی سؤر الفرس کما فی لحمہ وانما جعل بولہ کبول ما یؤکل
لحمہ لمعنی البلوی ومن قال الکراہیۃ للتنزیہ لا للتحریم قال ان الفرس کالآدمی من وجہ من
حیث انہ یحصل ارہاب العدو بہ ویستحق السہم من الغنیمۃ والآدمی غیر ماکول لکرامتہ لا لنجاستہ
والخیل کذلک کرہ اکلہ علی طریق التنزیہ لمعنی الکرامۃ وبہذا جعل الخیل طاہرۃ السؤر وجعل بولہ
کبول ما یؤکل لحمہ - مبسوط - مصری - ج ۱۱ ص ۲۳۲ - اور فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے - امام کے نزدیک
گھوڑوں کا گوشت مکروہ ہے مگر صاحبین نے اسمیں خلاف کیا ہے اور مشائخ نے کراہت کے معنے میں
اختلاف کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ امام اعظم نے مکروہ سے مکروہ تحریمی مراد لیا ہے اور گھوڑی کے
دودھ کا حکم انکے گوشت کی مثل ہے کذا فی فتاوی قاضیخان اور شیخ امام سرخسی نے فرمایا کہ
امام اعظم رح نے جو حکم دیا ہے وہ احوط ہے اور صاحبین رح نے جو حکم دیا ہے وہ اوسع ہے کذا
فی السراجیہ - عالمگیری اردو ج ۸ کتاب الذبائح - اور غایۃ الاوطار میں لکھا ہے - ولا یحل ذو ناب
و مخلب لحدیث مسلم نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل کل ذی ناب من السباع و ذی مخلب من
الطیر ولا الحشرات والحمر الاہلیۃ والبغل الذی امہ حمارۃ - والخیل وعندہما والشافعی تحل وقیل ان
ابا حنیفۃ رض رجع عن حرمتہ قبل موتہ بثلثۃ ایام وعلیہ الفتوی عمادیہ - اور حلال نہیں گھوڑا اور
گھوڑی امام رض کے نزدیک اور صاحبین رح اور شافعی رح کے نزدیک حلال ہے اور بعضوں نے کہا کہ

امام ابوحنیفہ رح نے تین دن اپنی موت سے پہلے اُسکی حرمت سے رجوع کی اور اسکے حلال
ہونیکے قائل ہوئے اور اسی پر فتوی ہے کذا فی العمادیہ۔ تم ہدایہ میں گھوڑی کی کراہت تحریمی کو اصح
کہا ہے اور درر میں بقول فخر الاسلام اور ابو المعین کے کراہت تنزیہی کو اصح کہا
ہے تو درصورت کراہت تنزیہی امام (ابوحنیفہ رض) اور صاحبین رح میں کچھ خلاف باقی نہ رہیگا
اسواسطے کہ صاحبین اگرچہ حلت کے قائل ہیں لیکن کراہت تنزیہی کیساتھ کذا فی الطحطاوی
ولا باس بلبنہا علی الاوجہ اور گھوڑی کے دودہ میں کچھ مضائقہ نہیں بر قول وجیہ تر۔ تم
اسواسطے کہ اسکے دودہ میں سامان جہاد کی کچھ کمی نہیں بخلاف گوشت حلال کہا جانے کے
كذا فی المنح۔ والضبع والثعلب لان لهما نابا والسلحفاة والغراب الابقع والفيل والضب
واليربوع وابن عرس والرخم والبغاث وكلها سباع البهائم وقيل الخفاش لانه ذو ناب
ولا يحل حيوان مائي اور حلال نہیں دریائی اور پانی کے جانور۔ تم۔ حیوان مائی سے وہ مراد
ہے جسکا رہنا اور جینا پانی میں ہو کذا فی المنح۔ الا السمک بانواع السمك بلا ذكاة وحل غراب الزرع
والعقعق معا۔ در المختار اردو [illegible] اور پرندوں میں سے جو پرندے پنجے سے
زخم اور شکار نہیں کرتے اور دانہ چگتے ہیں وہ حلال ہیں جیسے مرغی۔ بطخ۔ کبوتر۔ چڑیا۔
تیتر۔ بٹیر۔ ابابیل۔ فاختہ۔ مینا۔ چکور۔ ممولا۔ لگلگا۔ چنڈول۔ مرغابی۔ بن ککڑی۔ بلبل
کوئل۔ مور۔ سرخاب۔ لالک۔ قاز۔ شتر مرغ۔ قمری۔ بوقلمون۔ سوہرش۔ چکاوک
مرسیچہ۔ کلنگ۔ ہدہد۔ طوطی۔ غراب الزرع۔ عقعق۔ لوخہ۔ اگن۔ بوی۔ وغیرہ تمام
حلال ہیں۔ اور جو پرندے پنجہ سے زخم اور شکار کرتے ہیں جیسے باز۔ باشہ۔ بہری۔
ترمتی۔ عقاب۔ عنقا۔ سیمرغ۔ رخ۔ شاہین۔ چیل۔ شکرہ۔ لٹورا۔ غراب اسود کبیر یعنی [illegible]
غراب ابقع (مراد اس سے یہی دیسی کوا ہے جسکی گردن کے بال بہ نسبت سیر کے سفید
ہوتے ہیں کہانا اسکا حرام ہے۔ احسن المسائل شرح کنز الدقائق) بوم۔ چمگادڑ۔ [illegible]
یا جو نرا مردار کہاتے ہیں جیسے گدھ۔ رخم۔ بغاث۔ وغیرہ سب حرام ہیں اور عقعق مختلف فیہ
ہے۔ واضح ہو کہ اس دیسی کوے کی حرمت میں بہت بڑا اختلاف ہے۔ لہذا اس مسئلے کو
بسط تام سے بیان کیا جاویگا تاکہ شک وشبہ بالکل زائل ہوکر یقین کامل حاصل ہوجائے

وباللہ استعین وھو الموفق والمعین ۵۔

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں
کہ یہ کوا مشہور ومعروف جو ہمارے ملک میں شہر و دیار قریہ و امصار میں پایا جاتا ہے اور اسکی
خصائل رذیلہ و افعال ذلیلہ سے ہر شخص واقف ہے اور جو ایذا رسانی و خباثت میں
ضرب المثل ہے۔ اونٹوں اور گدہوں کی زخمی پیٹھ پر ٹھونگیں مارکر انکا گوشت کاٹ کہاتا
ہے۔ ایسے ہی جانوروں کی آنکھوں پر بھی چونچیں مارکر انکو ایذاء دیتا ہے۔ بچوں سے
روٹی کے ٹکڑے وغیرہ اشیاء چھین کر دوڑ جاتا ہے۔ مردار و نجاست اور دانہ وغیرہ
کے کہانے میں مخامرت و مخالطت رکھتا ہے یعنی یہ سب چیزیں کہا لیتا ہے۔ کائیں کائیں یا کاغ کاغ

سے اسکی صورت تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسکی گردن کے بال بہ نسبت پروں کے سفید ہوتے ہیں
غداف یعنی غراب اسود کبیر یا کلاغ سیاہ بزرگ کی نسبت صغیر الجثہ ہے۔ کیا یہ عقعق ہے
یا غراب ابقع اور کیا یہ حلال ہے یا حرام۔ بینوا بالدلیل فتوجروا بالاجر الجزیل۔

جواب۔ چونکہ استفتاء اور سوال میں دو امروں کا ذکر ہے ایک یہ کہ متنازع فیہ
کوا عقعق ہے یا ابقع دوسرا یہ کہ حلال ہے یا حرام۔ لہذا عاجز نے جواب کو دو باب
پر منقسم کیا لیے زیادہ وضاحت اور اول میں ایک مقدمہ اور آخر میں ایک خاتمہ بھی
بڑھا دیا۔ **مقدمۃ الجواب۔** قبل اسکے کہ تفاسیر للتمیز اور دلائل حلۃ وحرمۃ کو
معرض بیان میں لاؤں اس امر کا بیان کرنا ضروری اور واجب سمجھتا ہوں جو جواب کے
لئے بجائے مبداء اور موقوف علیہ کے ہے۔ اور وہ دو امروں پر مبنی ہوگا۔ ایک
یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غراب ابقع کے قتل پر حلال و محرم کو حل وحرم میں
علی سبیل العموم اجازت عطا فرمائی ہے۔ بلکہ اس موذی کی قتل پر حکم فرمایا۔ بعض روایات
میں لفظ امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی وارد ہوا ہے کما فی شرح الکنز للزیلعی وغیرہ
اور لفظ امر بالاصالہ وجوب پر بولا جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ بعض روایات میں لفظ غراب
مطلق واقع ہوا ہے اور بعض احادیث میں غراب ابقع وارد ہوا کما فی الصحیح المسلم۔ پھر اس
مقام پر بعض علماء نے روایات مطلقہ کو اصح و ارجح فرمایا مگر قول فیصل ہے محققین اہل
التحقیق نے روایات مطلقہ کو مسلم کی روایت مقیدہ پر محمول فرمایا ہے۔ جیسے کہ امام
محمد بن علی الشوکانی رح نے شرح منتقی الاخبار میں مصرح بیان کیا ہے۔ قولہ الغراب ہذا
الاطلاق مقید بما عند مسلم من حدیث عائشۃ رض بلفظ الابقع وہو الذی فی ظہرہ او بطنہ بیاض
نیل الاوطار مطبوعہ مصر ج ۴ ص ۲۶۹ سطر ۲۳۔ اسیطرح ہمارے بزرگ حافظ بدر الدین العینی رح
اور حافظ ابن حجر رح نے بھی تحریر فرمایا ہے کما سینقل۔ مگر ان حضرات نے بھی غراب الزرع
اور عقعق کے بغیر تمام اقسام کے کو مستثنی بالابقع فرمایا ہے۔ الا ابن حجر نے تو عقعق کو بھی ابقع سے
ملا دیا ہے۔ علماء حنفیہ نے عقعق کو جو منجملہ اقسام غربان میں سے ہے غراب الزرع
کیطرح حدیث خمس من الفواسق یقتلن فی الحل والحرم الحدیث کے حکم سے خارج کر کے
محرم پر اسکے قتل سے جزا لازم فرمائی ہے وسنذکرہ ان شاء اللہ تعالے۔ تیسرا یہ کہ ائمہ
مذاہب اربعہ نے غراب ابقع کو حرام فرمایا ہے مگر امام مالک رح کے نزدیک باقی سباع
کیطرح مکروہ ہے اور عقعق کو اگرچہ علماء شافعیہ و حنابلہ نے اختلاف کے بعد صحیح تر
قول میں حرام فرمایا ہے مگر ہمارے علماء حنفیہ رض نے وسکو تیرہ الاختلاف علی الاصح حلال فرمایا ہے
بنا برآں یہ ضروری اور واجب ہے کہ غراب ابقع اور عقعق کی علامات شناخت اور دلائل تمیز پر نظر غائر
فرمائیں تاکہ حل و حرمۃ قتل واکل ہر دو کے لیے حصول فائدہ کا علی التمام صورت پذیر ہو۔ کیونکہ
جب معلوم ہی نہ ہو کہ ابقع کون سا پرندہ اور عقعق کونسا طائر ہے تو اثر حلۃ و حرمۃ قتل واکل
کا اثر کسطرح مترتب ہو سکیگا۔ اسلئے بعض اوصاف میں یہ دونوں باہم ایکدوسرے کے مشابہ

دخائل ہیں۔ لہذا انکی پہچان بجز باقی علامات و اوصاف کے ممکن نہیں۔ اس لئے راقم الحروف پہلے انکی علامات و اوصاف بیان کریگا نیز انکے تمیز کے ادلہ و اسناد کو زیر قلم کریگا اور انکی حلت و حرمت کے روایات فقہاء و عبارات کتب فقہ کو بھی نقل کریگا اور اکثر مواقع و مقامات پر حوالہ کتب فقہ و حدیث وغیرہ بمعہ نام و صفحہ بھی دیا جائیگا تاکہ کسی قسم کا تشکک و تردد باقی نہ رہجائے۔ اور جہاں مصنف کتاب کو حنفی۔ شافعی۔ مالکی حنبلی۔ منسوب بمذہب لکھکر لکھا جاویگا وہاں بندہ کو اس امر پر ظہور اجماع کا منظور ہوگا۔ وباللہ التوفیق وھو نعم الشفیق ونعم الرفیق۔ وھو نعم المولی ونعم النصیر ۵

(۱) باب اول غراب ابقع اور عقعق کی تفسیر اور علامات تمیز و شناخت کے بیان میں

اس باب میں دو فصل ہیں۔ فصل اول۔ غراب ابقع کی تفسیر اور تعریف اور تمیز و شناخت کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسکے نام۔ اور رنگ اور شکل و ہیئت اور آواز و افعال وغیرہ اوصاف کو بطریق بیان کریں تاکہ ہمکو اسکی حقیقت اور ماہیت اور اصلیت اور شناخت معلوم ہوجائے کیونکہ یہ ایسی علامتیں ہیں جنکے معلوم کئے بغیر کسی شئی کی تعریف مطرد و منعکس یعنے جامع و مانع نہیں ہوسکتی۔ اور جب کسی چیز کی تمیز و شناخت ہی نہ ہو تو اسپر شرع شریف کا حکم کسطرح لگایا جاسکتا ہے۔ لہذا ان علامات عشرہ پر جو ذیل میں درج ہیں نظر غائر ڈالنے سے یقیناً ثابت ہوگا کہ یہ غراب ابقع یہی دیسی کوا ہے جسکے اوصاف سوال میں ذکر کئے گئے ہیں۔

(۱) علامت پہلی۔ غراب ابقع کو عرب شریف کے لوگ غراب (مطلقاً) یا غراب ابقع سے نام زد کرتے ہیں۔ اور اہل فارس اسے زاغ۔ کلاغ۔ کلاغ پیسہ۔ کہتے ہیں۔ اور ہندوستانی کوا اور پنجابی کاؤں۔ کاگ۔ بولتے ہیں۔ جیسے نصاب خسروی میں لکھا ہے مصرعہ زاغ کلاغ کاں ہم غراب ہے اور اسکی شرح میں لکھا ہے۔ زاغ کلاغ کو جب کہ اندک سفیدی دارد کلاغی ابتر مل والمنتخب۔ صہ۲۶ مطبوعہ لاہور (۲) علامت دوسری۔ غراب کی آواز کو غاق غاق کلاغ کلاغ۔ کاں کاں۔ کائیں کائیں۔ سے تعبیر کرتے ہیں جیسے نو میرا اور غیاث اللغات۔ اور عرف الناس میں ہے (۳) علامت تیسری۔ غراب ابقع کے سینہ اور شکم اور گردن و پشت پر نسبت پروں کے سفیدی نمودار ہوتی ہے اسی لئے اسکو ابقع (ابلق چتکبرا) کہتے ہیں علامت چہارم میں اسپر دلیل نقل کیجائیگی۔ علامت چوتھی (۴)۔ غراب ابقع بہ نسبت غداف یعنی غراب اسود کبیر (کلاغ سیاہ بزرگ) کے چھوٹا اور صغیر الجسم ہے اور اسکو غراب البین بھی کہا جاتا ہے۔ کما قال الحافظ بدر الدین العینی فی شرح البخاری۔ وفی الحیوان للجاحظ الغراب الابقع غریب وھو غراب البین وکل غراب فقد یقال لہ غراب البین اذا ارادوا بہ الشوم الا غراب البین نفسہ فانہ غراب صغیر۔ عمدۃ القاری صفحہ ج ۵ صہ۸۰۔ ترجمہ علامہ جاحظ کی حیوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ غراب ابقع عجیب ہے اور وہی غراب البین ہے اور ہر ایک کوے کو غراب البین کہتے ہیں جب اس سے فال اور بدشگونی کا ارادہ کریں مگر اصل غراب البین (غراب ابقع) ایک چھوٹا اور صغیر الجسم

کوا ہے یعنی بلنسبت غداف (پنجابی ڈہوڈرا) کے صغیر ہے کیونکہ تمام قسم کے کوؤں سے بڑا ہے
نیز علامہ موصوف شرح بخاری میں تحریر فرماتی ہے وفی الموعب الغراب الابقع ہو الذی
فی صدرہ بیاض وفی المحکم غراب ابقع یخالط سوادہ بیاض وہو اخبثہا وبہ یضرب
المثل لکل خبیث وقال ابو عمرو ہو الذی فی بطنہ وظہرہ بیاض ۔ عمدۃ القاری مصری ج ۵
ص ۸۰ ترجمہ اور موعب میں لکھا ہے کہ غراب الابقع وہ کوا ہے جسکے سینے پر سفیدی ہو اور
محکم میں لکھا ہے کہ غراب ابقع وہ کوا ہے جسکی سیاہی و سفیدی باہم مخلوط اور ملی
جلی ہو اور یہ کوا غراب کی تمام قسموں سے بڑھکر خبیث ہے اور وہی ہر ایک خبیث کے
لیے ضرب المثل ہے اور ابو عمرو نے کہا غراب ابقع وہ ہے جسکے شکم و پشت پر سفیدی ہو
یہ تمام علامات صرف غراب ابقع پر ہی صادق آتی ہیں ۔ اور علامہ کمال الدین دمیری رح
حیوٰۃ الحیوان میں فرماتی ہیں ۔ وغراب البین الابقع قال الجوہری ہو الذی فیہ سواد وبیاض
وقال صاحب المجالسۃ سمی غراب البین لانہ بان عن نوح علی نبینا وعلیہ افضل الصلوۃ والسلام لما وجہہ
ینظر الی الماء فذہب ولم یرجع ولذالک تشاءموا بہ وذکر ابن قتیبۃ انہ سمی فاسقا فیما اری
لتخلفہ حین ارسلہ نوح علیہ السلام لیاتیہ بخبر الارض فترک امرہ ووقع علی جیفۃ قال عنترۃ ۔
ظعن الذین فراقہم اتوقع ؛ وجری ببینہم الغراب الابقع ؛ وقال صاحب منطق الطیر
الغربان جنس من الاجناس التی امر بقتلہا فی الحل والحرم من الفواسق اشتق لہا ذلک من اسم
ابلیس لما یتعاطاہ من الفساد الذی ہو شان ابلیس واشتق ذلک ایضا لکل شیئ اشتد اذاہ و
اصل الفسق الخروج عن الشیئ وفی الشرع الخروج عن الطاعۃ انتہی قال الجاحظ غراب البین
نوعان احدہما غراب صغیر معروف باللوم والضعف واما الآخر فانہ ینزل فی دور الناس ویقع علی
مواضع اقامتہم اذا ارتحلوا عنہا وبانوا منہا ۔ قال وکل غراب غراب البین اذا ارادوا بہ الشوم
الا غراب البین نفسہ الذی ہو غراب صغیر ابقع ۔ حیوٰۃ الحیوان مطبوعہ مصر ج ۲ صفحہ ۱۴۲ تا ۱۴۳
قولہ الا غراب البین نفسہ الذی ہو غراب صغیر ابقع ۔ ترجمہ مگر غراب البین اصلی وہ چھوٹا
کوا ہے جو ابقع ہے پس ثابت ہوا کہ غراب ابقع غداف سے چھوٹا ہے لانہ الاسود والکبیر من الغربان ۔
اور علامہ قزوینی رح لکھتے ہیں ۔ (غراب) طائر کثیر الاسفار بعید التطواف اول ما یطیر یسرع فی الطیران
بحدۃ جناح الفرخ عجیب الحزم یجمع منہ کثیرا فیدفن للذخیرۃ ویحتج علی کل الحیوانات الکبار لبادرتہ کالجمل والفرس
وکذا الآدمی ویقصد قلع عینہ ولا یمتنع بالدفع والضرب لشدۃ جوعہ وینقر ظہر السلحفاۃ فیاکلہا والبوم اذا
عقر وحوش فی ظہرہ لم یمت فلا بد من اخذ لحم المیت من ظہرہ فیرسلونہ الی الصحراء فتجتمع علیہ الغربان وتقطع
اللحم المیت من ظہرہ واذا الفرخ بیضہا یکون الفرخ ابیض بلا ریش فتفزع الام منہ وتترکہ بحیث
الدم منہ علیہ ذبابا کثیرا فیاکل الفرخ منہا حتی ینبت لہ ریش ویسود قال مکحول من دعاء داود النبی علیہ الصلوۃ و
السلام یا رازق الغراب فی عشہ والفرخ اذا اسود عادت الیہ امہ وحینئذ تغیب عنہ الذباب ویبقی
قال بعض الامراء رأیت فرخ الغراب فلم ار صورۃ اقبح منہ ولا اقذر ولا انتن رأیت راسا کبیرا و
منقارا طویلا وذلک مع عظم البدن وقصر الجناح وہو اطلس منتن الریح والغراب اذا مرض یاکل

ويصيح الانسان بهداء ومن الغربان من ياتي بالفاظ فصيحة افصح من الببغا - عجائب المخلوقات بهامش حيوة الحيوان
ج ۲ ص ۲۳ اور مجمع البحار میں لکھا ہے - الابقع ما خالط بیاضہ لون آخر ومنہ الغراب الابقع - انتہی - اور نہایۃ
الجزری میں مرقوم ہے - ما خالط بیاضہ لون آخر ومنہ الحدیث انہ امر بقتل خمس من الدواب وعد منہا الغراب
الابقع - انتہی - اور شیخ الاسلام شرح بخاری میں تحریر فرماتے ہیں - قولہ وسلم آمرہ الابقع یعنی آنکہ در پشت وشکم
او سفیدی باشد یا مخلوط بود سیاہی او بسفیدی بسبب اختلاف تفاسیر گفتہ اند کہ ملحق است بوے زاغ سیاہ
کہ آن را اعداف گویند بحیثیت مشارکت او در ایذا و افساد و عدم انتفاع و محقق اند علماء بر استثناء غراب زراعت
کہ دانہ میخورد نہ مردار و فتوی دادہ اند بجواز اکل آن کذا قالہ العسقلانی - انتہی - اور احسن المسائل شرح
کنز الدقائق صفحہ ۲۳۶ پر مرقوم ہے - اور مراد ابلق سے یہی دیسی کوا ہے جس کی گردن کے بال بہ نسبت
پر کے سفید ہوتے ہیں کھانا اس کا حرام ہے - **(۵) علامت پانچویں** - غراب ابقع فاسق بہ نسبت
اور کووں کے انسان کے قرب وجوار میں بکثرت وبہجوم رہتا ہے لہذا ایذا رسانی میں اس کو پورا پورا موقع
ملجاتا ہے اور اکثر اوقات اس سے انسان کو ضرر ونقصان پہنچتا ہے - جیسے ابن الدہا حاشیہ ہدایہ میں مرقوم ہے
فانہا وان جبلت علی الایذاء فہی لیست بمبتدیات بالاذی لانہا لا تخالط الناس - حاشیہ ہدایہ - ترجمہ یعنی غیر
ماکول اللحم سباع البہائم اور سباع الطیور جو مذکور فی الحدیث نہیں) اگرچہ ایذا رسانی واضرار پر پیدا کئے گئے ہیں لیکن
وہ مبتدی بالاذی نہیں اس لئے کہ وہ لوگوں میں ملے جلے نہیں رہتے - پس اس کلام سے بطریق مفہوم مخالف
معلوم ہوا کہ وہ پانچ فاسق جو مذکور فی الحدیث ہیں اکثر لوگوں میں ملے جلے رہتے ہیں ومنہم الغراب الابقع
فہو ایضا یعیش ویخالط بالناس - اور سید جلال الدین الکرلانی الخوارزمی رح شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں - قولہ والقیاس
علی الفواسق ممتنع لما فیہ من ابطال العدد - فان قیل حکم الحکم بالخمس غیر ثابت الفا قلنا الحقنا بہا ما ہو فی معناہا من کل وجہ
بطریق الدلالۃ واما القیاس علی الخمس الفواسق بعلۃ الایذاء فمتعذر لان اذی الخمس الفواسق متعد الینا لانہا
تعیش بین اظہرنا فالذئب یقرب من مواشینا والحداۃ تعیش بالاختطاف والفارۃ عیشہا من طعام العباد
وکذا الغراب والعقرب یلدغ من یتخذہ دنیا او بیتا والسبع بالبعد منا فلم یکن اذاہ متعدیا الینا غالبا
فلم یکن نظیر الخمس الفواسق فالحاصل ان الشافعی رح اعتبر نفس الاذی ونحن اعتبرناہ لصفۃ التعدی الینا
کما اعتبر نفس الکفر فی اباحۃ القتل ونحن نعتبر الکفر المفضی الی الحرب - کفایہ شرح الہدایہ ج ۱ ص ۱۹۶
اور علامہ عینی شرح ہدایہ میں تحریر فرماتے ہیں - اما الحاق السباع المضرۃ لعلۃ الایذاء غیر مستقیم لان ایذاء
السباع لا یتعدی الینا الا بقصد من بیوتنا واما السبع فایذاؤہا لا یتعدی الینا لانہا لا تسکن فی بیوتنا ولا فی قربہا فلم یکن
فی معنی المنصوص فلا یلحق بہا عینی شرح ہدایہ ج ۱ جزء ۲ صفحہ ۱۵۹ سطر ۳ ترجمہ لیکن لاحق کرنا سباع مضرہ کا پانچ فاسقوں
کے ساتھ (حکم قتل میں) باوجودیکہ انمیں ایذا دہی ہے درست نہیں اس لئے کہ خمس فواسق کا ہماری طرف متعدی ہونا بایں وجہ ہے
کیونکہ وہ ہمارے گھروں (اور گانووں) میں قرار پکڑتے ہیں لیکن درندوں کا ایذاء ہماری طرف متعدی نہیں
اس لئے کہ وہ نہ ہمارے گھروں میں ٹھہرتے ہیں اور نہ ہمارے قرب وجوار میں - پس وہ خمس فواسق کے
معنے میں نہیں - اس لئے وہ ان سے ملحق نہیں ہونگے - اور صاحب کفایہ نے جو یوں معنی کیا ہے
قولہ والفارۃ عیشہا من طعام العباد وکذا الغراب - ترجمہ چوہے کی گذر بندوں کے طعام سے ہے اور اسیطرح کوے کی گذر
بھی بندوں کے طعام سے ہے - اور تبیان میں غراب ابقع کے بارے میں لکھا ہے - الغراب الابقع فی الطا

يخالط الناس ويسرق ما يجد لهم من البيض وغيره يسمى بالابقع لان سواده لم يخلص بل فيه بقع ۱
تقرب البياض واختلاف لونه يدل على اختلاف اخلاقه ويقال له الحاتم وغراب البين
والاعور وابن الداية والفاسق اما الحاتم فلانه يحتم في زعمهم بالفراق . واما غراب البين فلانه
ينزل منازلهم اذا بانوا عنها واما الاعور فسمي به تفاؤلا واما ابن الداية فلانه اذا وجد دبرة الداية في ظهر
البعير او قرحة في عنقه نزل عليها ونقره وعقره ثم لا يزال ينقرها ويأكل منها حتى تبلغ الدايات بتشديد
الدال هي عظام الرقبة وفقار الظهر . قال الجاحظ صاحب المنطق الغراب من لئام الطيور وليس
من احرارها ومن شأنه اكل الجيف والقمامات انتہی اور فتح الباری سے بھی معلوم ہوگا کہ غراب
ابقع لوگوں میں ملا جلا رہتا ہے ۔ **علامت چھٹی** ۔ غراب ابقع انسان کے حق میں موذی
بالطبع اور مجبول علی الایذاء ہے ۔ اسی لئے حضور علیہ السلام نے اس کے قتل کا حکم فرمایا ۔
صحیح مسلم اور مشکوۃ میں ہے ۔ عن عائشۃ رضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال خمس فواسق
یقتلن فی الحل والحرم الحیۃ والغراب الابقع والفارۃ والکلب العقور والحدیا صحیح مسلم
مطبوعہ دہلی ص ۳۸۱ ترجمہ روایت ہے عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا پانچ جانور موذی مارے جاویں ۔ حل میں بھی اور حرم میں بھی ۔ یعنے بغیر احرام کے ہو
مارنے والا یا احرام باندھے ہو ۔ سانپ اور کوا ابلق اور چوہا اور کتا کٹ کھنا اور چیل نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے انتہی ۔ مظاہر حق جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ جن روایتوں میں غراب مطلق آیا ہے
وہاں بھی ابقع ہی مراد ہے ۔ عینی شرح بخاری میں لکھتے ہیں ۔ تحمل الروایات المطلقۃ
محمولۃ على هذه الرواية المقيدة التي رواها مسلم وذلك لان الغراب انما ابيح قتله
لكونه يبتدي بالاذى ولا يبتدي بالاذى الا الغراب الابقع واما الغراب غير الابقع فلا يبتدي
بالاذى فلا يباح قتله كالعقعق وغراب الزرع ۔ عمدۃ القاری مطبوعہ مصر صفحہ ۲۲۸ ترجمہ میں
کہتا ہوں کہ روایات مطلقہ مسلم کی روایت مقیدہ پر محمول ہیں ۔ اس لئے کہ کوے کا قتل
کرنا اس واسطے جائز ہے ۔ کہ وہ بالطبع موذی ہے ۔ اور پہلے ایذا انہیں پہنچاتا ۔ مگر غراب
ابقع ہی اور غراب ابقع کے سوا مانند عقعق اور غراب الزرع کی ایذا نہیں پہنچاتے ۔ لہذا ان
کا قتل بھی جائز نہیں ۔ اور غراب ابقع کی ایذا رسانی کو علامہ زرقانی مالکیؒ نے شرح موطا میں
بیان کیا ہے ۔ الغراب وهو يختلس وينقر ظهر البعير وينزع عينه وزاد في حديث عائشة الابقع
وهو الذي في ظهره وبطنه بياض زرقانی جلد ۲ صفحہ ۱۹۳ ترجمہ کوا لوگوں سے طعام چھین

کر اڑ جاتا ہے۔ اور اونٹ کی پیٹھ پر چونچیں مارتا ہے۔ اور اس کی آنکھ کو کھودتا ہے۔ اور عائشہؓ
کی حدیث میں لفظ ابقع آیا ہے۔ اور یہ وہ ہے جس کی پیٹھ اور پیٹ پر سفیدی ہو۔
نیز علامہ زرقانی ابن العربی سے نقل کرتے ہیں۔ و یرید الغراب یحل سفرۃ المسافر و ینقب جرابہ
زرقانی ج ۷ ص ۱۱۶ ترجمہ اور کوا مسافر کے دسترخوان پر اتر کر توشہ دان میں سوراخ کرتا
اور پھاڑ ڈالتا ہے۔ اور علامہ ابی الطیب القنوجی شرح بخاری میں لکھتے ہیں۔ (الغراب)
وہو ینقر ظہر البعیر و ینزع عینہ و یختلس اطعمۃ الناس وفی روایۃ الابقع وہو الذی فی ظہرہ
وبطنہ بیاض وقیل سمی غرابا لانہ نأی واغترب لما انفذہ نوح علیہ السلام لیستخبر امر الطوفان
عون الباری بہامش نیل الاوطار ج ۴ ص ۲۵۲ اور علامہ احمد بن محمد بن الخطیب القسطلانی شافعی
شرح بخاری میں لکھتے ہیں۔ الغراب وہو ینقر ظہر البعیر و ینزع عینہ و یختلس اطعمۃ الناس
وزاد فی روایۃ سعید ابن المسیب عن عائشۃ الابقع وہو الذی فی ظہرہ وبطنہ بیاض قیل سمی
غرابا لانہ نأی واغترب لما انفذہ نوح علیہ السلام لیستخبر امر الطوفان ارشاد الساری ج ۳
ص ۳۰۲ اور علامہ بدرالدین العینی حنفی شرح بخاری میں غراب ابقع موذی کی ایذا رسانی
اس طرح بیان فرماتے ہیں۔ فالغراب ینقر ظہر البعیر و ینزع عینہ اذا کان حسیرا و یختلس
اطعمۃ الناس والحداۃ کذالک تختلس اللحم۔ عمدۃ القاری ج ۵ ص ۳۳۔ ترجمہ کوا اونٹ
کی پیٹھ پر ٹھونگیں مارتا ہے۔ اور اس کی آنکھ کو چونچ سے کھودتا ہے۔ جبکہ وہ درد رسیدہ
ہو۔ اور لوگوں سے طعام چھین کر اڑ جاتا ہے۔ اور چیل بھی اسی طرح گوشت کو چھین کر
اڑ جاتی ہے۔ اور نیز شرح بخاری میں مرقوم ہے۔ فاسق بودن غراب ازاں است کہ
کاوش میکند۔ پشت مجروح دواب را و چشم شتر را میکند و می رباید المعدہ را از دست مردم
وغلیواز نیز می رباید اطعمہ را از دست مردم۔ تیسیر القاری ج ۲ ص ۱۵۵۔ علامت نحوست
غراب ابقع جس کا دوسرا نام غراب البین بھی ہے۔ نہایت درجہ کا قبیح الشکل اور شنیع النظر
ہے۔ چنانچہ گلستان سعدیؒ میں ہے۔ مثل طوطی را با زاغ در قفس کردند۔ از قبح مشاہدت
او در مجاہدت می بود۔ و میگفت این چہ طلعت مکروہ است و ہیئت ممقوت و منظر ملعون
و شمائل ناموزوں یا غراب البین یا لیت بینی و بینک بعد المشرقین۔ قطعہ علی الصباح بروئے
تو ہر کہ برخیزد ۔ صباح روز سلامت برو مسا باشد ۔ بداخترے چو تو در صحبت تو بایستے
و لے چنانکہ توئی در جہاں کجا باشد ۔ اور جاحظ نے کہا الغراب من لئام الطیور ومن [illegible]

اکل الجیف والقمامات - اور عجائب المخلوقات میں ہے - قال خلف الاحمر رأیت فرخ الغراب
فی صورة قبیح منہ ولا اقذر ولا انتن وہو امرط منتق الریش والغراب اذا مرض یاکل رجیع الانسان
بیدا لکمام - علامت آٹھویں - غراب البقع لغات درجہ کا کریہ الصوت ہے کرہیت
اور نکاہت میں گدھے کی آواز سے مشابہ ہے - کیوں نہ ہو تفسیر حسینی میں زیر آیت قالَ
یا ایّہا الذین آمنو عُلِّمنا منطق الطیر کے لکھا ہے - وغراب نفرین میکند بر عشار
نیز تفسیر اکسیر اعظم میں لکھا ہے - مدارک سے نقل کر کے - کوا لعنت اور بد دعا گھر والوں
کرتا ہے - اکسیر اعظم جلد ۵ صفحہ ۱۲۳ سطر ۹ - پس یہ کوا جہاں بیٹھتا ہے - لعنت ہی لعنت
کرتا رہتا ہے - پھر کیوں اس کی آواز کو لوگ برا اور مکروہ نہ جانتے میں متعجب ہوں کہ کھانے
والوں کا کیا حال ہوتا ہوگا - اور مثال میں بھی بیہودہ کلام کو کائوں کائوں بولتے ہیں -
علامت نانویں یہ کہ غراب البقع ذی عقل شوخ چشم اور نافرمان پیغمبر ہے اس وجہ
سے خدا تعالےٰ کے حکم سے بھی منکر ہے - کما قال المولوی فی المثنوی بیت زاغ کو
حکم خدا منکر است - گر ہزاراں عقل دارد کافر است - اس کی پھرتی و چالاکی بھی اسکے عقیل
ہونے پر دلالت کرتی ہے - علامت دسویں - غراب البقع اور غداف خالطین الحب
والجیف میں - اور یہ دونوں عند الحنفیہ مباح القتل اور محرم الاکل ہیں - کہا علامہ عینی
نے قال اصحابنا المراد بالغراب فی الحدیث الغداف والابقع لانہما یاکلان الجیف واما
غراب الزرع فلا وعلیہ یحمل ما جاء فی حدیث ابی سعید الذی رواہ ابوداؤد وقد ذکرنا
وفیہ ویرمی الغراب ولا یقتلہ عمدة القاری صفحہ ۴۸ ترجمہ کہا ہمارے اصحاب حنفیہ
نے مراد کوے سے حدیث خمس فواسق میں غداف اور ابقع ہے - اس لئے کہ یہ دونوں
جیفہ خوار ہیں - لیکن غراب زرع حدیث میں مراد نہیں - اور اسی پر محمول ہے وہ
جو ابی سعید کی حدیث میں آیا ہے جس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور ہم پہلے
بھی ذکر کر چکے ہیں - (کہ غراب الزرع یہاں مراد نہیں) اور ابوداؤد میں ہے - و
یرمی الغراب ولا یقتلہ اور ہمارے بدر عینی شرح بخاری میں لکھتے ہیں - الوجہ الثانی
فی حکم الغراب فقال صاحب الہدایہ المراد بالغراب آکل الجیف وہو الابقع روی ذلک
عن ابی یوسف واحتج فی ذلک بما رواہ مسلم من حدیث سعید ابن المسیب عن عائشہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال خمس فواسق یقتلن فی الحل والحرم والغراب الابقع

وقد مر عن قریب تفسیر الابقع عمدۃ القاری جلد ۵ صفحہ ۲۳ ترجمہ وجہ ثانی کوے کے حکم میں حیث
قتل اور اکل میں ہے۔ صاحب ہدایہ نے کہا مراد اس سے مردار خوار ہے۔ اور وہ ابقع
ہے۔ روایت کیا اس کو ابی یوسف سے اور حجت پکڑی ساتھ اس حدیث کے جس
کو مسلم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا۔ کہ نقل کی انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا آپ نے پانچ جانور قتل کئے جائیں۔ حل اور حرم میں اور ان میں سے ایک
غراب ابقع ہے جس کی تفسیر عنقریب گذر چکی ہے۔ نیز حافظ ابن حجر شافعیؒ لکھتے ہیں
وقال صاحب الہدایۃ المراد بالغراب فی الحدیث الغداف والابقع لانہما یاکلان الجیفۃ
واما غراب الزرع فلا وکذا استثناہ ابن قدامۃ۔ فتح الباری مطبوعہ دہلی صفحہ ۲۰۶ س ۲۷
ترجمہ صاحب ہدایہ نے کہا۔ مراد کوّے سے حدیث میں غداف اور ابقع ہے۔ کیونکہ
یہ دونوں مردار کھاتے ہیں اور غراب الزرع مراد نہیں۔ اسی طرح مستثنا کیا اسکو ابن قدامہ نے
اب صاحب ہدایہ کی عبارت بمعہ عینی نقل کردی جاتی ہیں۔ تاکہ حقیقت اس امر کی کھل جائے
اور وہ یہ ہے۔ م والمراد بالغراب ش ای المذکور فی الحدیث م الذی یاکل الجیف
ش جمع جیفۃ م یخلط ش ای یخلط الحب بالنجس یعنی یاکل الحب تارۃ والجیف اخری و
قد ذکرہ المصنفؒ فی اول ہذا الفصل والمراد بالغراب الذی یاکل الجیف ہو المروی عن ابی یوسف
واعاد ہنا وزاد لفظ یخلط وتوارم لانہ یبتدی بالاذی ش ویرد علیہ ما قال الاکمل بان ہذا وقع
تکرارا وکان بناسۃ غنی عن ذکرہ والموذی یقتل بنابہ للامام العینی جلد ۱ جزء ۲ صفحہ الاحل الصید کو
مراد اس غراب سے وہ کوّا ہے۔ جو کبھی کبھی کھاتا ہے اور کبھی دانے۔ اور وہی موذی ہے۔ اور
مصنف نے ابتدا فصل میں کہا کہ مراد یہاں وہ کوا ہے۔ جو مردار کھاتا ہے۔ اور اس
جگہ اسی لفظ کو بار ثانی لاکر لفظ یخلط بھی بڑھا دیا اور اکمل الدین بابرتی نے کہا کہ صاحب
ہدایہ سے یہ تکرار واقعہ ہوا ہے۔ جس کی کچھ حاجت نہ تھی۔ یعنے صاحب ہدایہ نے جس
غراب کی نسبت پہلے کہا والمراد بالغراب الذی یاکل الجیف اسی غراب کی نسبت یہاں لفظ
یخلط بھی بڑھا دیا۔ لہذا صاحب عنایہ نے کہا کہ یہ تکرار ہے۔ جو صاحب ہدایہ جیسے
لائق مصنف کی کلام میں نہ ہونا چاہئے تھا۔ اب ناظرین پر مخفی نہ رہا ہوگا۔ کہ ہدایہ کی جگہ
المراد بالغراب الذی یاکل الجیفۃ باوجود اس کے کہ لفظ جیف پر ہی یہاں اکتفا کیا گیا ہے
صاحب عنایہ نے وہی غراب خالط الحب والجیف سمجھا جس کو صاحب ہدایہ نے بار دگر

ذکر کیا اور اس کلام سے مبغی اہلحدیث کے ای الذی لا یاکل الا الجیف سے تشریح کی۔
بلکہ مقصود اور معنے دونوں محل کے جملوں کا ایک ہی سمجھکر اعتراض کیا کہ یہاں مصنف سے
تکرار واقع ہوا۔ پس وہ جو صاحب عنایہ ہدایہ کے ذبائح میں لا الابقع الذی یاکل الجیف
کی تفسیر اس طرح فرمائی۔ وفرع انہ لا یاکل الا الجیف وہو الذی سماہ المصنف الابقع
الذی یاکل الجیف وانہ مکروہ بوجہ مخالفت اس مضمون کے ساقط عن الاعتبار ہے۔
کیونکہ صاحب ہدایہ کی منشا کے بالکل مخالف ہے۔ چونکہ صاحب ہدایہ کے نزدیک کوّے
چار قسم پر ہیں۔ (۱) غراب الزرع (۲) غراب الابقع (۳) غداف (۴) عقعق۔ جیسا ذبائح میں
مصنف نے خود تصریح فرمائی۔ پھر غراب الزرع تو بوجہ نہ مردار کھانے کے اس تفسیر سے خارج
ہوگیا۔ اور عقعق کو بھی مصنف نے بقول (واما العقعق غیر مستثنیٰ لانہ لا یسمی غرابا
ولا یبتدی بالاذیٰ) خارج کر دیا۔ پس تفسیر (والمراد بالغراب الذی یاکل الجیف
ویخلط) میں باقی صرف الابقع اور غداف ہی داخل ہے اسی لئے ہمارے بدؒ اور ابن
حجرؒ نے صاحبؒ کے قول مذکور سے مباح القتل کوّے کے الابقع اور غداف ہونے
پر نص فرمائی۔ اب ان کا خالط بین الحب والجیف ہونا بھی صاحب ہدایہ کے قول
سے بالبداہت ثابت کیا گیا ہے۔ امید کہ اہل علم اس بات کی قدر فرماوینگے۔ الحمد
للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ۔ اور علامہ زیلعیؒ نے بھی شرح کنز
میں تصریح فرمائی۔ والمراد بالغراب الابقع الذی یاکل الجیف او یخلط واما العقعق فلا یحل
قتلہ۔ وان قتلہ فعلیہ الجزاء لانہ لا یسمی غرابا عرفا ولا یبتدی بالاذی تبیین الحقائق۔ ترجمہ
اور مراد کوّے مباح القتل سے ابقع ہے۔ جو مردار بھی کھاتا ہے اور دانے بھی۔ مگر عقعق
کا قتل کرنا جائز نہیں اس کے قتل سے محرم پر جزا لازم ہے۔ کیونکہ اہل عرب عرفاً اسکو
غراب نہیں کہتے۔ اور نہ وہ موذی بالطبع ہے۔ اور شرح الیاس میں لکھا ہے۔ ولا یجب
شی بقتل غراب المراد بہ الابقع الذی یاکل الجیف ویخلط النجس بالطاہر فی التناول واما العقعق
فیجب الجزاء علی المحرم بقتلہ۔ ترجمہ۔ اور غراب کے مار ڈالنے پر جزا لازم نہیں آتی۔ مراد
اس سے غراب ابقع ہے۔ جو مردار کھاتا ہے۔ اور پلید اور پاک کو کھانے میں ملاتا ہے
مگر عقعق کے قتل کرنے سے محرم پر جزا لازم آئیگی۔ اور شرح درالمختار میں لکھا ہے۔
نہر الفائق نے کہا بدائع میں ابو یوسف سے صحیح روایت ہے۔ کہ حدیث میں اسکی تخ

کے قتل کرنیکا حکم ہے۔ جو نجاست کھاتا ہے۔ یا دانہ اور نجاست دونوں کھاتا ہے۔ اور یہی قسم
موذی ہے۔ غایۃ الاوطار اور مصنف شامی تحریر فرماتے ہیں۔ وقال ابو یوسف الغراب المذکور فی
الحدیث الذی یاکل الجیف او یخلطہ ان ہذا النوع ہو الذی یبتدی بالاذی انتہی اور شرح معانی الآثار میں
مرقوم ہے۔ والمراد بالغراب الابقع کما فی روایۃ الصحیحین و یحکی عن ابی جعفر ایضا ہو الذی یاکل الجیف و یختلس
اللحمۃ الناس و ہو خسیس الطیر قال الامام العینی ہو الذی فی صدرہ بیاض حاشیہ طحاوی صفحہ ۲۰۹ مطبوعہ مصطفائی
لاہور۔ ترجمہ۔ اور مراد اس کوّے سے ابقع ہے جیسا کہ صحیحین کی روایت میں وارد ہوا ہے۔ اور عنقریب ابی جعفر سے
بھی بیان کیا ہے ابقع وہ کوا ہے۔ جو مردار کھاتا ہے۔ اور لوگوں سے طعام چھین کر لیجاتا ہے۔ اور یہ ردّی وہ بیت کمینہ
اور خسیس ہے۔ امام بدر الدین العینی نے کہا ہے۔ ابقع وہ ہے جسکے سینہ پر سفیدی ہے۔ اور مولانا قطب الدین خان صاحب نقشبندی
حنفی شرح مشکوٰۃ میں ابقع فاسق کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ ف کوّے سے مراد کوا سیاہ و سفید ہے۔ کہ وہ اکثر
مردار و نجاست کھاتا ہے۔ جیسا کہ روایت آئندہ میں آیا ہے۔ اس سے نکل گیا کوا کھیتی کھانیوالا کہ رنگ اسکا سیاہ
ہوتا ہے۔ اور یہی مضمون اوس کے شرح مظاہر حق جلد ۲ صفحہ ۲۲ اور کافی شرح کنز الدقایق میں موجود ہے۔ المراد بالغراب
الذی یاکل الجیف و یبتدی بالاذی و یخلط النجس مع الطاہر فی اقتناء الامام العقعق غریب الجوالقنا حاشیہ کنز مطبوعہ مجتبائی
دہلی صفحہ ۴۵۰ ترجمہ۔ اور ترجمہ فارسی ہدایہ میں مرقوم ہے۔ مراد از غراب آنست کہ جیفہ میخورد و خلط میکند نجس را بالطاہر
نیز علامہ دمیری تحریر فرماتے ہیں۔ والغراب الابقع وان کان یلتقط الحب فہو غیر داخل فی ہذا النہی لان غالب اکلہ الجیف
والاشیاء الخبیثۃ بخلاف الزرعی والغداف الصغیر واللہ تعالی اعلم۔ حیات الحیوان جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ مطبوعہ مصر۔ نیز
روایات گذشتہ میں جو لفظ یختلس اللحمۃ الناس ہے اس سے بوجہ بدیہہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ غراب ابقع
ملتقط الحب بھی ہے۔ اب جن صاحبان نے کتاب فصل الخطاب میں اپنی اپنی رائے سے عبارات ذیل تحریر کی ہیں
اور کوّے ابقع فاسق خبیث مباح القتل کو محض مردار خوار بتایا۔ اور ہر ایک کوّے خالط بین الحب والجیف
کو عقعق قرار دیکر ابقع کو ہمارے ملک کی کوّوں سے بڑا اور مختص بملک عرب ٹھہرالیا۔ وہ بالکل خطا ہے۔ باب فصل الخطاب
کے تحریر میں۔ (۱) بلکہ یقتلن فی الحل والحرم کا مصداق صرف کوا نجاست خور ہی رہیگا۔ ولیس خالط بین الحب والجیف
جو عقعق ہے۔ اس حکم سے خارج ہے۔ (۲) پہلی قسم وہ کوا ہے۔ جس کی غذا صرف نجاست اور مردار ہو۔ اس
کا نام ابقع ہے۔ اور اسی کو آنحضرت صلعم نے فاسق فرمایا ہے۔ اور حل و حرم میں اوس کی قتل کی اجازت
دی (۳) البتہ کوّے کی وہ قسم حرام ہے جو ابقع کہلاتی ہے۔ وہی موذی و فاسق ہے۔ اور وہی
کرگس کی طرح نجاست خوار ہے۔ (۴) معلوم ہوا کہ وہ غراب کہ نظر شارع میں جائز القتل ہے۔ وہ
ہر کوا نہیں۔ بلکہ وہ قسم ہے جو دیار عرب میں باسم ابقع مشہور ہے۔ وہ کوا ہمارے ملک کے کوّوں سے

بڑا اور رنگ سیاہ و سفید رکھتا ہے۔ شکاری پنجے سے شکار کرتا ہے۔ اور جہاں بیٹھتا ہے نہایت بے چین رہتا ہے۔ اور مردار بھی کھاتا ہے۔ چنانچہ جماعت حجاج نے سفر مدینہ منورہ اور اطراف جدہ میں اس کا مشاہدہ کیا ہے۔ یہی جو کوا کہ اکثر مردار و نجاست خوار ہے۔ وہ بالاتفاق حرام ہے۔ اور وہی محمل ہے۔ حدیث خمس فواسق الخ وغیرہ۔ اب مخبر سطور پوچھتا ہے کہ صاحبان ایسی ہی عندیہ اور بے حقیقت عبارتیں فصل اول کی ہوا کرتی ہیں۔ کیا ایسی ہی لااصل تحریریں آپ کے فاضلانہ خطاب کے سزاوار ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اگر آپ دو تین سطور میں نظر غور فرماویں تو صریح معلوم ہو جائیگا کہ حدیث خمس فواسق میں وہ غراب البقع ہے۔ جو مردار اور دانہ دونوں کھاتا ہے جسکی سینے اور شکم و گردن و پشت پر سپیدی نمایاں ہوتی ہے۔ اور باقی بالکل سیاہ اور غداف یعنے ڈھورے سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اکثر شہروں میں دیواروں پر بکثرت رہتا ہے۔ انسان کو ایذا پہنچاتا ہے۔ لوگوں سے روٹی کے ٹکڑے چھین کر فوراً اڑ جاتا ہے۔ اور کائیں کائیں کا آواز کرتا ہے جو نہایت قبیح الشکل اور کریہ اخس الطیب ہے چونکہ یہ مذکورہ بالا اوصاف بالاجتماع کوؤں کے اصناف میں سے صرف اسی نوع میں جو زیر بحث ہے پائے جاتے ہیں۔ اور اس کے بغیر کسی نوع میں پائے نہیں جاتے۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ جس کوے کی نسبت سوال کیا گیا ہے۔ وہی غراب البقع ہے۔

قضیہ۔ اب یقیناً ثابت ہوا۔ کہ یہ دیسی متنازع فی ابقع کو جسکے سینہ اور گردن پر سپیدی ہے۔ اور جو غداف سے چھوٹا اور لوگوں میں جا بجا رہتا ہے اور ایذا پہنچاتا ہے یعنے ان سے طعام وغیرہ چھین کر اڑ جاتا ہے۔ اور اونٹوں اور گدھوں کی زخمی پشتوں ...... اور بیمار آنکھوں پر ٹھونگیں مار کر گوشت ریزہ کھاتا ہے۔ قبیح الشکل اور کریہ الصوت ہے۔ اور شریر و شوخ چشم اور نافرمان پرند ہے۔ اور دانہ و مردار دونوں کھاتا ہے۔ (صغریٰ) اور جو کوا صفات مذکورہ سے موصوف ہو اس کو حدیث شریف غراب البقع سے نامزد کرتی ہے۔ (کبریٰ) پس اب بالیقین ثابت ہوا کہ یہ دیسی متنازع فی ابقع کوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے غراب البقع کے نام سے نامزد ہوا۔ (نتیجہ)

فصل دوسرا عقعق کی تعریف میں

عقعق اگرچہ بعض اوصاف میں مثلاً مختلف الاکل مردار و کیفیت فی الاکل و تغیر یا یہ کہ اس کے جسم کی سپیدی ہے۔ اور طویل الذنب ہے وغیرہ امور میں زیر بحث کوے سے مشابہ ہے۔ مگر بلحاظ علامات ذیل کے اس سے بالکل الگ اور جدا و ممیز ہو جاتا ہے کہ وہ یہ ہیں۔ علامت پہلی مختلف السنہ کی لغات میں جو نام عقعق کے ہیں۔ کوے کے ناموں سے جدا ہیں۔ محیط اعظم میں لکھا ہے عقعق بفتح ہر دو عین و سکون ہر دو قاف بعربی کلاغ و بفارسی عکہ۔ کالنجہ۔ و بترکی صقصقان

ودم آن دراز نیز صلصل نیز گویند و در اصفہان غلاجارہ۔ و بہندی اہو کہ نامند و آن از طیور
مسروفہ و از کلاغ ابلق کوچکتر و خوش منظر تر۔ محیط اعظم جلد ۳ صفحہ ۱۹۔ اور انیس الاطبا صفحہ ۱۸۱ میں مرقوم ہے
عقعق۔ عکہ۔ بفارسی غلاجارہ بہندی اہو گویند۔ عقعق فارسی قاتنجہ ہندی مہوکہ۔ الفاظ الادویہ صفحہ ۱۳۹
کاتنجہ۔ عقعق کہ عوام شیراز قاتنجہ گویند و بعضے فاختہ رنگ گویند۔ اول صحیح است۔ شمس اللغات جلد ۲ صفحہ ۱۶
کاتنجہ اسم عقعق است محیط اعظم جلد ۴ صفحہ ۱۵ قاتنجہ اسم ترکی طائر ایست۔ حروف بعکہ و بعربی عقعق
و صلصل نیز نام اند۔ و گویند کہ اسم فاختہ است۔ محیط اعظم جلد ۳ صفحہ ۲۹۶۔ اور صلصل فاختہ کو کہتے
ہیں کما فی الصراح ع ترمتی ترمتی عقعق جوبی یار عقعق ہندی تتوبی۔ قدوری قلمی۔ اور انواع
بارک اللہ کے حاشیے پر ہے۔ در رد المحتار نوشتہ کہ مستحب نیست۔ خوردن مسود یا صلصل عقعق عجمی
عکہ بزرگ گویند۔ اور غیاث اللغات میں ہے۔ بزرگ نام طائر یست۔ از برہان ظاہر اسم طائر یست کہ بہندی او را
نیلکنٹھ گویند۔ حق یہ ہے کہ عقعق نہ فاختہ ہے نہ نیلکنٹھ۔ بلکہ اور قسم کا پرندہ ہے۔ مگر انہیں عبارتوں
سے معلوم ہوا کہ علمائے سلف نے بھی اسکی ماہیت میں اقوال مختلف بیان کئے ہیں۔ لیکن کسی نے یہ نہیں کہا
کہ عقعق یہ کوا ہے۔ نیز اہل عرب عقعق کو غراب سے نامزد نہیں کرتے۔ **علامت دوسری**
اسکے آواز کو عقعق بروزن جعفر یا قنقنہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ عقعق سے نام زد ہوا۔ علامہ
کمال الدین دمیری لکھتے ہیں۔ (فائدہ) اختلفوا فی سبب تسمیتہ عققا فقال الجاحظ لانہ یعق فراخہ
فیترکہا بلا طعم و بہذا یظہر انہ من نوع الغربان لان جمیعہا یفعل ذالک وقیل اشتق لہ ہذا الاسم من صوتہ۔
حیات الحیوان جلد ۲ صفحہ ۱۲۳۔ شرح نصاب نمبر ۱۰ پر مرقوم ہے عقعق مرغیست سیاہ و سفید کہ آواز
بلفظ عق می نماید و آنرا عکہ و زاغ دشتی نیز گویند۔ کذا فی المنتخب۔ اور منتخب میں ہے عقعق مرغیست
سیاہ و سفید کہ آوازش بلفظ عق مے ماند۔ و آنرا عکہ و زاغ دشتی گویند۔ اور حیات الحیوان میں لکھا
ہے وصوتہ العقعقہ۔ اور صراح میں ہے عقعق عکہ عقعقہ بانگ وے۔ اور غیاث اللغات میں لکھا ہے
و خوردن مرغ سیاہ و سفید کہ از جنس زاغ است و دُم او دراز مے باشد۔ و آوازش بلفظ عق مے بود۔
و بعربی آنرا عقعق و بفارسی عکہ و بہندی مہوکہ گویند نزد امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ روا و مکروہ نیست انتہی
علامت تیسری۔ عقعق کے رنگ مختلف ہیں۔ کسی نے اس کو بالکل سیاہ کہا۔ کسی نے ابلق اور
کسی نے مطلق سپید۔ غیاث اللغات میں صفحہ ۳۰۰ پر مرقوم ہے عقعق بفتح ہر دو عین طائر یست سیاہ و تیز
پرواز۔ اور مخزن المفردات صفحہ ۳۰۲ میں مرقوم ہے۔ مہوکہ فارسی قاتنجہ عربی عقعق یا عکہ ماہیت ایک
پرند جانور سیاہ رنگ برابر و مشابہ کوے کے ہے۔ اور بعضے جنگلی کوا کہتے ہیں۔ چونکہ ہمارے ملک

لوگ اس کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہیں۔ اس لئے عمر رسول نے دہلی میں ایک شخص کیطرف
مہوکر کی ماہیت دریافت کرنے کیلئے خط روانہ کیا۔ جسکا جواب نامہ یہ ہے۔ مولوی صاحب السلام علیکم
کے بعد واضح ہو کہ آپنے خط تحریر کیا ہے۔ کہ مہوکر کیسا جانور ہے۔ ہم نے اسکی بابت اچھیطرح دریافت کرکے
آپکی خدمت میں اب تحریر کیا ہے۔ کہ اسکا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ مگر رنگت اسکی سرخی مائل ہوتی ہے اور وہ دونگا
اور سونا کوے سے چھوٹا ہوتا ہے۔ مگر کوے اور اسمیں یہ فرق ہے کہ اسکا رنگ سرخی نمودار ہوتا ہے۔ اور چونچ
کی چھوٹی اور موٹی ہوتی ہے۔ اور پاؤں بھی اس کے سرخ ہوتے ہیں۔ انتہی۔ اور فصل الخطاب میں بھی مرقوم
ہے۔ کہ اہل شکار کا یہ بیان ہے۔ کہ مہوکہ حلیہ میں متقارب اسی غراب کی ہوتا ہے مگر رنگ سرخی آمیز
ہوتا ہے جثہ اعضا وغیرہ میں بھی فرق ہوتا ہے۔ اہل شکار اسکو بے تکلف کھاتے ہیں۔ عکہ بالفتح وتشدید کاف
نوعی از کلاغ وآن ابلق بود از برہان و در سوید نوشتہ کہ مرغیست کہ آنرا عقعق نیز گویند۔ غیاث اللغات
علے ۳ والعقعق ہو طائر طویل الذنب فیہ سواد وبیاض یقال لہ بالفارسیۃ عکہ جامع الرموز۔ عقعق انہ فیہ قیل الحرمۃ العقعق
ہو طائر معروف ذو سواد وبیاض طویل الذنب یقال لہ العقعق ایضا وہو لا یحتمل الا برنج من الغربان مجمع بحار الانوار جلد ثالث
صفحہ ۱۸۔ اور تبیان میں تحریر ہے۔ العقعق طائر فی حد الحمام وہو علی شکل الغراب ولونہ ابلق وجناحاہ اکبر من جناح الحمامۃ
وہو کثیر الاذی ویعلق فی صیاحہ باجزی الاصوات ویکرہ ذلک فی الانس عن غیر بیان ولا کثر علی الاولاد انتہی۔ عکہ بالفتح وشامی مشدد
از جنس کلاغ ابلق سیاہ وسفید ومرئیات فی المراح مترجم عقعق کوے کی قسم ہے کہ کو الابلق ہوتی ہے بالکل سیاہ کوی حقیقی
ہوتا ہے یہ ثابت ہوا کہ العقعق کے بعض افراد کا رنگ بالکل سیاہ یا سرخی نمودار ہوتا ہے اور بعض کا رنگ ابلق یا بالکل سفید ہوتا ہے۔ اب عقعق کی
کی بابت شہر کو ابلق وستان ہے اور چھوٹا اور خوش منظر ہوتا کما فی التحریر عقعق ماہیت آئی طیور مشہور ابلق
ابلق بکجر وخوش منظر۔ وکما مرقوم فی الجلول من المحیط الاعظم درتحفہ میں لکھا ہے عقعق از طیور معروف ہست از نوع کلاغ
مطبوع تر۔ علامت پانچویں العقعق ہمیشہ جنگلوں اور ویرانوں میں رہتا ہے چنانچہ اہل عرب اسکو غراب الزرع یا کوا بھی
کہتے ہیں۔ کما قرر منتہی الارب وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ صرف جنگلوں ہی میں رہتا ہے۔ شہروں میں نہیں۔ تا نیز بعض
فقہاء اسکی حنیفہ ظاہری میں شک ہے کہ بعض نے اسکو مکروہ کہا ہے کما قال العینی فی شرح الہدایہ وقد قیل ان العقعق
یاکل الجیف ان میکرہ اکلہ انہ یعنی۔ اور ظاہر ہے کہ جو جانور انسان کی قربت سے دور ویرانوں میں رہتا ہے۔ اسپر غرض اوقات
لوگ بھی نظر پڑتی ہے۔ سبب ہے کہ اسکے احوال کی طرح کا علم باقی نہیں رہتا فتدبر۔ علامت چھٹی العقعق کے
حقیقی معنی یہی ہیں۔ اور دوسرے معنی مجاز ہیں عرف سے غراب ہے۔ چنانچہ اسکو کسی کو نا محرم کیلئے حل ہے اور محرم پر۔ نزد الحنفیہ حرام
اور اس پر اسکے قتل سے جزا لازم ہے۔ چنانچہ علامہ عینی شرح کنز میں فرماتے ہیں والمراد بالغراب الابقع الذی یاکل الجیف ویخلط
وارد العقعق فانہ یاکل الحب فلا یحرم وان قتلہ فعلیہ الجزاء لانہ لا یسمی غرابا عرفا ولا یبتدی بالاذی بخلاف الحداۃ انتہی

بھی ہدایہ وغیرہ میں ہے۔ والمراد بالغراب الذی یاکل الجیف ویخلط لانہ یبتدی بالاذیٰ واما العقعق فغیر مستثنے لانہ لایسمی
غرابا ولا یبتدی بالاذی ہدایہ عینی وغیرہ (**علامت ساتویں**) عقعق نہایت درجہ کا خوبصورت خوش
منظر لطیف الشکل ہے۔ چنانچہ محیط اعظم اور مخزن سے علامت ۵ میں نقل کیا گیا ہے۔ دیکھ لینا۔
علامت آٹھویں عقعق کا آواز نہایت خوش اور پرتاثیر اور بافرحت ولذیذ و سرور ہے۔ چنانچہ عینی
شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں۔ وقال الجوہری العقعق طائر معروف وصوتہ العقعقۃ وقال السکاکی قیل فی صوت العقعق
سرور۔ بنایہ جلد ا جزء ۲ صفحہ ۹۶ ترجمہ اور کہا ابو نصر جوہری نے عقعق ایک مشہور پرندہ ہے جسکا آواز عقعقہ سے مشابہ
ہے۔ اور کہا سکاکی نے کہا گیا ہے جیسے تو نے ذکر کیا ہے کہ عقعق کی آواز میں سرور خوشی اور لذت ہے۔ **علامت نویں**
عقعق کم شعور صاحب نسیان ہوتا ہے چنانچہ علامہ قزوینی اسکے حق میں فرماتے ہیں۔ وکثیرا تخفی شیئا وتنساہا
کما ذکرہ غیرہا من الطیور عجائب المخلوقات بہامش حیاۃ الحیوان ج ۲ صفحہ ۱۴۳ ترجمہ اکثر اپنی اشیاء کو اور
بچوں کو بھول جاتا ہے پس نہیں پاسکتے انکو بچہ اور پرندوں کی طرح نیز علامہ دمیری فرماتے ہیں۔ وقال ان العقعق
یخفی الاشیاء وینساہا حیاۃ الحیوان ج ۲ صفحہ ۱۴۳ **علامت دسویں** عقعق کبوتر کے قدر کا ایک پرندہ ہے
جو بحیثیت العضو والافعال کے دیسی کوے کا ہم شکل و مشابہ ہے۔ بدیں وجہ انواع غراب میں شمار کیا گیا ہے
کما قال العینی فی شرح البخاری ومن انواع الغربان العقعق وہو قدر الحمامۃ علی شکل الغراب وقیل سمی بذالک
لانہ یعق فراخہ فیترکہا بلا طعم وبہذا یظہر انہ نوع من الغربان والعرب تتشاءم بہ ایضا۔ عمدۃ القاری ص
مطبوعہ مصر ترجمہ اور کووں کے انواع میں سے ایک عقعق ہے۔ اور وہ بقدر کبوتر کے کوے کی شکل پر ہے
اور کہا گیا ہے نام رکھا گیا ساتھ لفظ عقعق کے اس لئے کہ تحقیق وہ کھیرتے میں بچے اپنے سے پس
چھوڑ دیتا ہے ان کو بغیر طعام کے اور اسی سبب سے ظاہر ہوتا ہے کہ تحقیق وہ غراب کی نوع سے ایک قسم ہے
اور عرب اسکے ساتھ بھی فال بد پکڑتے ہیں۔ ہکذا فی فتح الباری شرح البخاری اور علامہ دمیری فرماتے ہیں
العقعق کثعلب وہی کندشا بالشین المعجمۃ وصوتہ العقعقۃ وہو طائر علی قدر الحمامۃ وہو علی شکل
الغراب وجناحاہ اکبر من جناحی الحمامۃ وہو ذو لونین ابیض واسود طویل الذنب ویقال لہ القعقع ایضا حیاۃ
الحیوان جلد ۲ صفحہ ۱۴۳ اور مخزن المفردات میں لکھا ہے۔ کہ عقعق ایک پرندہ سیاہ رنگ برابر اور مشابہ کوے کے
ہے۔ بخلاف دیسی کوے کے کیونکہ خود کوا ہے۔ اہل عرب و فارس و ہند جب مطلق غراب یا زاغ کو کہیں
تو ان کی مراد میں یہی دیسی شہری ابقع مستانس نوع کوا ہوا کرتا ہے۔ کما لایخفی علی اللبیب کیا کوئی سمجھ
والا اس آدمی زیر بحث دیسی کوے کی بابت یہ کہ سکتا ہے۔ کہ یہ کوے خوش شکل پرندہ ہے یہ کہ
یہ خوبصورت ہے۔ ہرگز نہیں۔ غراب ابقع کے سوا کوؤں کی کسی نوع کو ندان کسی خوشتہ کہہ کر

غراب الزرع یا زاغ کہتے ہیں۔ مگر مطلق غراب سے بھی کوا البقع مراد ہوتا ہے۔ کیونکہ یہی کوا شہر و غیرہ آبادی میں ملا جلا رہتا ہے۔ اسی لئے محدثین نے روایت مطلقہ کو روایت مقیدہ بالا بقع پر محمول ٹھہرایا۔ کیا اب کوئی ابل عقل و حواس کہہ سکتا ہے کہ یہ مشار الیہ کوا کبوتر کے قدر ایک پرندہ کو یا شمس و شبیہ ہے یا باقی علامات عقعق کی اس میں پائی جاتی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اب علمائے کرام اگر عقل و فہم و علم کو عدل و انصاف سے تجلی و تزئین فرما کر علامات عشرۂ البقع اور عقعق کو علی سبیل الترتیب و التقابل نظر غائر و فکر صحیح ملاحظہ فرما دیں تو انہما ما ہو الحق عند نا و ما ہو الباطل بوجہ اتم و اکمل معلوم اور ظاہر ہو جائیگا۔ البقع اور عقعق میں رات دن زمین اور آسمان کا فرق معلوم ہو جائیگا۔ پھر آپ کی ہی زبان سے کلمہ احسنت اور جملہ تلک عشرۃ کاملہ معرض نطق و بیان میں جلوہ گر ہوگا۔

علامات غراب البقع	اور بالمقابل	علامات عقعق

علامات غراب البقع

(۱) نام کی جہت سے۔ غراب البقع کو عربی میں غراب البقع غراب مطلق غراب البین۔ سہل اور فارسی میں زاغ کلاغ۔ کلاغ پیسہ اور ترکی میں قرغہ۔ جیران۔ اور سریانی میں جویانا۔ اور سلیمانی میں کارغہ اور سندی میں کوا کاں۔ کا کانگ کہتے ہیں۔

(۲) آواز کی جہت سے۔ غراب البقع کی آواز کو عربی میں غاق غاق فارسی میں قاغ قاغ اور سندی میں کاں کاں یا کائیں کائیں سے تعبیر کرتے ہیں۔ (۳) رنگ کی جہت سے۔ غراب البقع خاکستری سیاہ اور گردن رنگ تعلیل علی الظہر و البطن سپیدی خاکستری رنگ مشتبہ اور باقی بالکل سیاہ ہوتا ہے حتیٰ کہ اسکے شہپر و چونچ اور پاؤں بھی سیاہ مطلق ہوتے ہیں۔

(۴) مقدار جسم کی جہت سے۔ غراب البقع باعتبار حجم بخلاف لئے غراب اسود کبیر (ڈھوڈ سیاہ) سے چھوٹا ہوتا ہے۔

(۵) سکونت و رہائش کی جہت سے۔ غراب البقع انسان کا قریب جوار میں شہروں اور بستیوں میں مکانوں کی منڈیروں اور درختوں پر علی العموم بکثرت و ہجوم رہتا ہے۔

علامات عقعق

(۱) عقعق کو عربی میں عقعق کشک کند شا عند البعض صلصل فارسی میں عکہ کا نجہ۔ و عوام الناس خیزرانجہ غلاجا رہ و عند البعض سبز کرک اور ترکی کشقعان کا نجہ اور سلیمانی میں کشکرو اور سندی میں ہوکہ و ہوکا جہری۔ متھولی کہتے ہیں۔

(۲) عقعق کی آواز کو عقعق بروزن جعفر یا قشقشہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اس آواز کو تقریباً دس دس رشتہ تک زیادہ متواتر کہتا رہتا ہے۔

(۳) ایضاً۔ عقعق ایک پرند سیاہ رنگ مگر بعض کے نزدیک رنگ اسکا سرخی مائل ہوتا ہے اور پاؤں بھی اسکے سرخ ہوتے ہیں۔ اور چونچ اس کی گویا سونٹی و چھوٹی ہوتی ہے اور بعض کے نزدیک شرخم کی مانند ابلق ہوتا ہے اور عند البعض سفید مطلق معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اختلاف بوجہ اختلاف افراد ہو سکتا ہے۔ (۴) ایضاً۔ عقعق باعتبار جسم کے اس شہری کوے یعنی زاغ سے چھوٹا ہوتا ہے۔

(٦) ایذاء کی جہت سے - غراب البقع انسان کے حق میں موذی
بالطبع اور مجبول علی الایذاء ہے - ایذا یہ کہ اونٹوں اور
گدہوں کی زخمی پشتوں پر ٹھونگیں مارتا ہے - اور ان کے بچوں کو
چونچ سے کھودتا ہے اور لوگوں سے طعام وغیرہ چھین کر
لے جاتا ہے - لہذا اس کا قتل نزد حنفیہ کے واجب ہے -
(٧) حسن و قبح شکل کی جہت سے غراب البقع نہایت درجے کا
قبیح الشکل - شنیع المنظر - ممقوت البیت بدصورت ہوتا ہے
(٨) حسن و قبح آواز کی جہت سے - غراب البقع نہایت درجہ
کریہ الصوت اور بری آواز والا ہے - سامع بھی اور دیکھنے والا
بھی اسلئے کہ وہ جہاں دیکھتا ہے لوگوں پر لعنتیں کرتا ہے -
(٩) عقل و بیوقوفی کی جہت سے - غراب البقع بڑا شوخ چشم
اور صاحب عقل و شعور ہوتا ہے -
(١٠) کھانے کی جہت سے - غراب البقع بھی عقعق کی طرح دانے اور مردار دونوں
کھاتا ہے - اور غداف بھی اسی طرح دانہ اور مردار دونوں
کھاتا ہے اس صفت میں ابقع اور غداف دونوں عقعق
کے مشابہ ہیں مگر دوسری علامات سے عقعق سے جدا اور
متمیز ہو جاتے ہیں -

(٥) ایضاً - عقعق عموماً جنگلوں اور ویرانوں میں رہتا ہے
شہروں اور آبادیوں میں نہیں آتا -
(٦) ایضاً - عقعق انسان کے حق میں موذی نہیں
لہذا اس کا قتل کرنا حرام ہے - مگر مرتکب پر جزا لازم ہے
(٧) ایضاً - عقعق نہایت درجہ کا خوبصورت و خوش شکل
ہوتا ہے -
(٨) ایضاً - عقعق کی آواز میں ایک قسم کا سرور رہتا ہے جسکے
سماع سے انسان کے روح و جان میں ایک طرح کی خوشی اور
لذت پیدا ہوتی ہے -
(٩) ایضاً - عقعق ایک پرندہ کم شعور اور صاحب نسیان ہوتا ہے
(١٠) ایضاً - عقعق ایک پرندہ ہے جو بعض اضلاع
و اضلاع میں اس دیسی کوّے کا ہمشکل ہے - اور دیسی
کی طرح دانے اور مردار بھی دونوں کھاتا ہے - مگر
وہ خود غراب ہو -

باب دوسرا غرابوں کی اقسام مختلفہ اور ان کے حکم کے بیان میں اور اسمیں دو فصل ہیں

فصل اول واضح ہو کہ کوّوں کی تقسیم فقہائے دو طرح پر کی ہے - اول - رباعی دوسرا ثلاثی لہذا
اس میں دو بحثیں ہیں - بحث اول فقہائے اہل متون اور شروح وغیرہ نے تو امام ابو حنیفہ اور امام
ابو یوسف کی طرح کوّوں کو ایسے نہج و طریق پر منقسم فرمایا جس سے حل و حرمت ان کے قتل
و اکل دونوں کی پوری پوری معلوم ہو جاتی ہے - اور یہ تقسیم بسبیل ثنویت و مشاہدہ کے
ہے جو کوّوں کے انواع کے جدا جدا ذاتوں ناموں رنگوں صورتوں وغیرہ اوصاف
پر شامل ہے جسکی وجہ سے ہر ایک نوع کی تعریف اور پہچان واضح طور پر بوجہ اتم اکمل

اور شرع کے احکام مانند حل و حرمت کے شئے معین کے عین و ذات پر وارد ہوتے ہیں چنانچہ میزان
الشعرانی جز دوم صفحہ ۸ میں ہے وہو مبنی علی ان الاحکام تدور علی الاسامی او الذوات اور کوئی
شئے بغیر نام اور رنگ و صورت وغیرہ تعریف کے معلوم اور معین نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک شئے
معین اور معلوم نہ ہو اس پر حکم شرعی نہیں لگ سکتا کیونکہ بغیر علم کسی شئی کے اسکا حکم شرعی جان
کر لینا ایک امر محال ہے لہذا بحث اول میں کوؤں کی تقسیم رباعی کا بیان ہوگا جس سے انکی ہر ایک کی نوع
بالتعیین صحیح ہو سکے۔ اور جو سفید نام ہے اور بحث ثانی میں کوؤں کی تقسیم ثلاثی کا بیان ہوگا بعض
فقہا نے فرضی طور پر اسطرح بھی لکھا ہے۔ مگر یہ ایسی تقسیم ہے جس سے کوؤں کی کسی نوع کی تعیین
پہچان نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس پر حکم شرعی کا لگانا ایک امر محال ہے **بحث اول** کوؤں
کی تقسیم رباعی میں اور وہ یہ ہے (۱) غراب الزرع (۲) غراب البقع (۳) غداف (۴) عقعق چنانچہ شرح
مختصر الکرخی للقدوری میں موجود ہے وروی بشر بن الولید عن ابی یوسفؒ قال سألت ابا حنیفہ
عن اکل الغراب فرخص فی غراب الزرع وکرہ الغداف وسألتہ عن الابقع فکرہ ذالک انہ یاکل الجیف
اور اسی کتاب میں ہے۔ قال ابو یوسف سألت ابا حنیفہ عن العقعق فقال لا باس فقلت انہ
یاکل الجیف فقال انہ یخلط بشیء آخر فحصل فی قول ابی حنیفہؒ ان ما یخلط لا یکرہ اکلہ۔ یہاں امام ابو
یوسف اور امام ابو حنیفہؒ کے سوال و جواب سے جیسا کہ غرابوں کا حکم شرعی ثابت ہوتا ہے۔
چنانچہ امام ابو حنیفہؒ نے غراب الزرع کو حلال اور ابقع و غداف کو حرام اور عقعق کو مباح فرمایا ہے
ویسا ہی ان کی تقسیم رباعی اور انکے ناموں سے کوؤں کے ہر ایک نوع کی تعیین بھی ثابت ہوتی
ہے۔ لہذا تمام معتبر کتب فقہ و حدیث میں غراب کے ہر نوع کی تعیین باسم الخاص موجود ہے
اب غراب کے ہر ایک نوع کا حکم شرعی حل و حرمت قتل و اکل کے مع تعیین اور نام اس نوع کے
لکھا جاتا ہے۔ واضح ہے کہ غراب ابقع اور عقعق کی تعریف اور تفسیر معہ انکے حکم کے پہلے باب میں
گذر چکی ہے۔ نیز غراب البقع کا حکم اس رسالہ کے باب کے فصل ثانی میں مستقل طور پر بالتفصیل اور بادلائل
آئیگا۔ مگر یہاں بھی کسی قدر بیان ہو جائیگا۔ باقی ہے غراب الزرع اور غداف ان کا حکم یہ ہے
(۱) غراب الزرع یا زاغ یہ ایک چھوٹا سا سیاہ کوا ہے۔ اور کبھی اسکی چونچ اور پاؤں پر سرخی بھی
نمودار ہوتی ہے جیسا قہستانی اور شامی نے لکھا ہے۔ وحل غراب الزرع وہو غراب اسود
صغیر یقال لہ الزاغ وقد یکون محمر المنقار والرجلین کذا فی الشرح الیاس وغیرہ فارسی میں اسکو
زاغ کشت ہندی میں کھیتی کا کوا کہتے ہیں۔ یہ اکثر سرد ملکوں میں رہتا ہے مگر جاڑے کے بعض

دنوں میں کابل کیطرف سے جماعت کثیر اور جم غفیر بکثرت ملک پنجاب اور ہندوستان میں آتے ہیں۔ جنکو ہمارے
لوگ کابلی کوے کہتے ہیں۔ غراب الزرع صرف میوہ دانہ پاک چیز ہی کھاتا ہے۔ مردار و نجاست
نہیں کھاتا اور انسان کو بھی نہیں ستاتا (حکم) غراب الزرع چاروں مذہب میں حلال ہے
اور اسکا قتل کرنا ناجائز ہے۔ ائمہ مذاہب اربع اسکے قاتل پر جزا لازم فرماتے ہیں۔ کتب فقہ و شروح
احادیث میں۔ وحل غراب الزرع یا لا باس بغراب الزرع یا ویقال له الزاغ وافتوا بجواز اکلہ بعینہ
یا بمضمونہ موجود ہے۔ نیل الاوطار اور فتح الباری میں ہے کہ علماء نے اجماع اور اتفاق کیا ہے
کہ غراب الزرع حکم قتل سے خارج ہے۔ نیز حدیث ابی داؤد کی دیرمی الغراب ولا یقتلہ اسی غراب الزرع
پر محمول ہے۔ (٢) دوسرا غداف ہے۔ اسکو عربی میں غراب القیظ اور غراب اسود کبیر بھی کہتے ہیں
ترکی میں قرقون۔ فارسی میں زاغ کرہ یا زاغ و کلاغ سیاہ زنگ اردو میں سیاہ جنگلی بڑا کوا اور پہاڑی
کوا پنجابی میں ڈہوڈ سیاہ کہتے ہیں۔ یہ کوا بالکل سیاہ ہوتا ہے۔ اور بستیوں میں کم آتا ہے
اور سب قسم کے کووں سے بڑا ہوتا ہے۔ اکثر غذا اسکی مردار و نجاست ہے۔ مگر دانے اور روٹی
کے ٹکڑے بھی اگر مل جائیں تو کھا لیتا ہے۔ کسانوں کے دسترخوان سے طعام۔ مکی کے خوشے یعنی
چھلیاں۔ باجرے کے سٹے توڑ کر لے جاتا ہے۔ ان باتوں کا بارہا مشاہدہ ہوا ہے جسکو انکار ہو
دیکھکر اطمینان کرلے۔ (حکم) یہ کوا بھی حرمت اکل اور جواز قتل میں ابقع کی مانند ہے۔ کما فی
من العینی والفتح وسیاتی انشاء اللہ تعالےٰ مگر بعض علماء نے چنانچہ ملا مسکین اور صاحب درمختار نے
بدیں وجہ کہ یہ کوا دانے اور مردار دونوں کھا لیتا ہے۔ اسکو عقعق سمجھ لیا۔ چنانچہ شامی کی عبارت
ذیل سے مستفاد ہوتا ہے۔ قولہ (قاموس) نص عبارۃ الغداف کغراب غراب القیظ والنسر
الکثیر الریش جمعہ غدفان وقال مسکین انہ العقعق ولما کان الاصح فی العقعق انہ لا باس باکلہ
اقتصر الشارح علی معنی الثانی فافہم نعم اقتصر الاتقانی علی الاول فقال فی الغداف لا یوکل وہو غراب القیظ
الکبیر من الغربان وافی الجناحین آہ ولیفید ان العقعق غیرہ کما یعلم مما سنذکرہ تامل والقیظ الحر
سمی بہ لانہ یجی فی زمن الحر یعنے جب ماتن نے غداف کو از قبیل ما لا یحل من الحیوان بیان
کیا۔ اور صاحب قاموس نے غداف کے دو معنے بیان کئے۔ (١) غراب القیظ (٢) نسر۔ پھر یہ وجہ
کہ غراب القیظ دانے اور مردار دونوں کھا لیتا ہے۔ ملا مسکین نے اسکو عقعق سمجھ لیا۔ کیونکہ وہ بھی
خالط ہے۔ اور چونکہ عقعق کے کھانے میں علی الاصح لا باس ہے۔ اس لئے صاحب درمختار نے قاموس
کے معنے ثانی پر ہی اقتصار کیا۔ ہاں اتقانی نے معنے اول پر اکتفا کرکے اسکو ابقع کی طرح

غداف بھی نکالا جائے اور وہ غراب القیظ ہے۔ جو اور کوؤں سے بڑا اور تمام شہروں والا ہی ہو
اور اتقانی کی عبارت یہ فائدہ دیتی ہے۔ کہ عقعق غراب القیظ نہیں۔ بلکہ اسکا غیر ہے۔ یہاں
فاضل شامی نے اتقانی کے قول کو مرجح قرار دیکر فرمایا کہ عقعق غراب القیظ کا غیر ہے اور غراب القیظ
کو اگرچہ خالط ہے لیکن صحیح قول اتقانی عند الامام اسکو حرام ہی فرمایا۔ اور اسکے خالط ہونیکی وجہ سے
حلال نہ فرمایا اسلئے کہ اسکی حرمت پر نص وارد ہو چکی ہے۔ یہاں خلط کا قیاسی قاعدہ صادق
نہیں آتا۔ فتدبر۔ (۳) غراب الابقع ہے۔ مراد ابقع سے یہی دیسی کوا ہے جسکی گردن کے بال نسبت
پروں کے سپید ہوتے ہیں کھانا اسکا حرام ہے۔ کما فی احسن المسائل صفحہ ۳۴۲ سطر ۱۱ اسکی تحقیق
پہلے باب میں گذر چکی ہے۔ باتفاق ائمہ مذاہب اربعہ کھانا اسکا حرام اور قتل اسکا جائز ہے
شرح مختصر الکرخی للقدوری میں الابقع کی حرمت پر عند قول الامام دو قاعدے مرقوم ہیں (۱)
نقلی (۲) عقلی کما قال۔ والاصل فی تحریم الغراب الابقع والغداف ما روی ہشام ابن عروۃ
عن ابیہ انہ سئل عن اکل الغراب فقال من اکلہ بعد ما سماہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاسقا
ولان غالب اکلہما الجیف اور جنید ابن صندل الحنفی توفیق العنایہ شرح مختصر الوقایہ کی کتاب الذبائح
میں تحریر فرماتے ہیں۔ وصورۃ المسئلۃ لا یحل الابقع الذی یاکل الجیف والغداف ترکیۃ قرقون
لانہ من الخبائث ولان علامۃ ماکولاتہ جیف وللاکثر حکم الکل اور مظاہر حق میں مرقوم ہے۔ اور
مراد کوے سے کوا سیاہ و سفید ہے۔ جو اکثر مردار و نجاست کھاتا ہے۔ انتہی الفاظ ولان غالب اکلہما
الجیف اور ولان علامۃ ماکولاتہ جیف وللاکثر حکم الکل اور اکثر مردار و نجاست کھاتا ہے۔
الابقع اور غداف کا خالط ہونا بھی ثابت ہو گیا ہے۔ اور علامہ دمیری شافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں
یحرم اکل الغراب الفاسق واما الاسود الکبیر وہو الجبلی فہو حرام ایضاً علی الاصح۔ وبہ قطع جماعۃ الخ
حیاۃ الحیوان صفحہ ۱۸۸ سطر ۲۷ مگر علامہ دمیری کا قول۔ وقال ابو حنیفۃ الغربان کلہا حلال۔ بوجہ
مخالفت کتب حنفیہ کے ساقط عن الاعتبار ہے۔ کیونکہ تمام کتب فقہ حنفیہ میں تحریر ہے
کہ الابقع اور غداف حرام ہیں۔ اور باقی تین مذاہب شافعی مالکی و حنبلی بھی غراب الابقع اور غداف
کی حرمت اکل اور حلت قتل پر مذہب حنفی کے ساتھ متفق ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الالباب
لعلکم تفلحون (۴) عقعق جسکے علامات باب اول میں بیان ہو چکے ہیں۔ در حکم حنفیوں
کے نزدیک حلت و حرمت میں مختلف فیہ ہے۔ مگر اصح قول پر حلال ہے۔ شرح مختصر الکرخی
میں ہے۔ قال ابو یوسف سألت ابا حنیفۃ عن العقعق فقال لا باس بہ فقلت انہ یاکل الجیف

فقال انہ یخلط بشیٔ آخر - فیصل فی قول ابی حنیفۃ انما یخلط لا یکرہ اکلہ - اور ہدایہ میں ہے قال
ابوحنیفۃ لا باس باکل العقعق لانہ یخلط فاشبہ الدجاجۃ وعن ابی یوسف انہ یکرہ لان غالب اکلہ
الجیف اسی طرح باقی کتب فقہ میں بھی مرقوم ہے - مگر شیخ الاسلام اسبیجابی نے شرح کافی
میں عقعق باکل الجیف کو مکروہ تحریمًا فرمایا چنانچہ بدر الدین العینی شرح ہدایہ میں تحریر فرماتے ہیں
وقد قیل ان العقعق یاکل الجیف وان اصح کرہ اکلہ عینی جزء ۴ ص ۵۱ عقعق اگرچہ حلال ہے - مگر
اسکا کھانا ترک اولیٰ ہے - کما نقل الشامی عن غرر الافکار - امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے
اور شافعیہ و امام احمد کے نزدیک اصح حرام ہے - چنانچہ علامہ دمیری لکھتے ہیں - والحکم فی
حلہ وجہان احدہما یؤکل کغراب الزرع والثانی یحرم وہو الاصح فی الروضۃ تبعا للبغوی والبوشنجی
وسئل الامام احمد عنہ فقال ان لم یاکل الجیف فلا باس بہ وقال بعض اصحابہ انہ یاکلہا فیکون علی قولہ
محرمًا حیوۃ الحیوان ج ۲ ص ۱۲۳ - اور علامہ زیلعی لکھتے ہیں - واما العقعق فلا یحل قتلہ للمحرم وان قتلہ
فعلیہ الجزاء لانہ لا یسمی غرابا عرفا ولا یبتدی بالاذی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق یعنی
عقعق کا قتل کرنا جائز نہیں اگر محرم نے اسکو قتل کیا - تو اس پر جزا لازم ہوگی - اس لئے کہ
وہ عرب میں عرفًا غراب سے نامزد ہوتا ہے - اور نہ وہ بالطبع موذی ہے - لہٰذا بقیہ اکثر اماموں
کے نزدیک بھی اسکا قتل کرنا جائز نہیں - **بحث دوسری** کووں کی تقسیم ثلاثی میں - واضح
ہو کہ ہمارے بعض معاصر علماء نے باتباع منطوق بعض فقہائے سلف کے کووں کے تقسیم
کرنے میں ایسا طریق اختیار کیا جسمیں کووں کی انواع متعینہ کی کسی نوع کو حل و حرمت
قتل وغیرہ کے ساتھ معین اور مختص نہیں کیا بلکہ انکے انواع اربعہ غراب الزرع - غداف -
ابقع - عقعق الخ سے ہر ایک نوع کو بلحاظ غذا تین طرح پر بطریق فرض تقسیم کیا - (۱) صرف دانہ خوار جو
مردار نہیں کھاتا - اسکا نام زاغ رکھا - خواہ ابقع یا غداف یا عقعق ہی ہو - (۲) صرف آکل الجیف جو دانہ
وغیرہ کچھ نہیں کھاتا - اسکا نام ابقع فرض کیا خواہ وہ غداف یا زاغ یا عقعق ہی کیوں نہ ہو - (۳) جو دانہ اور
مردار دونوں کھاتا ہے - اسکا نام عقعق مقرر کیا خواہ ابقع یا غداف یا زاغ ہی کیوں نہ ہو - اس تقسیم
کی تقسیم کرنے کی وجہ سے بالخصوص کسی نوع کو انواع اربعہ مذکورہ میں سے نہ صرف حلال کہا جا سکے نہ حرام نہ مختلف
اور اسی طرح جب محرم اسکو قتل کر ڈالے تو معلوم نہ ہو سکے کہ محرم قاتل پر جزا لازم ہے یا نہیں
پھر یہ تامل جسکی وجہ سے کووں کی کسی نوع کو انواع اربعہ میں سے نہ حلال کہا جا سکے نہ حرام
نہ مختلف فیہ بلکہ انکی ہر ایک نوع حلت و حرمت و اختلاف کے درمیان مشکوک و مشتبہ ہے

اس قاعدہ کے مجموعہ کا نام فصل الخطاب رکھا ہے۔ بعد ازاں اسی قاعدہ شکیہ احتمالیہ کے لحاظ سے اس ولایتی کوّے ابقع
کو مطلقاً حلال قرار دیکر اپنے قاعدہ کو توڑ ڈالا۔ اور اپنے اصل سے مخالفت کی۔ ناظرین۔ انکی عبارات
ذیل بالتفصیل سے بنظر غور ملاحظہ فرماویں۔ در الغرض۔ بعض مسائل فقہ … کو دیتا ہوں کہ کوّے کی دو قسمیں مشہور
یعنے اسود و عداف اور ابقع جو عام کتب فقہیہ میں موجود اور مذکور ہیں۔ ان میں در اصل کوئی قسم بھی حلت و حرمت کے ساتھ
مخصوص نہیں بلکہ حسب مرضہ سابق بلحاظ غذا وہی تین قسمیں حلال و حرام بالاتفاق یا مختلف فیہ جیسے غراب اسود و عداف میں
چلی جاری ہیں۔ بعینہ غراب ابقع میں بھی مسلم ہیں۔ قال فی العنایة واما الغراب الابقع والاسود فهو انواع ثلثة نوع يلتقط
الحب ولا يأكل الجيف وليس بمكروه ونوع لا يأكل الا الجيف وهو الذي سماه المصنف الابقع الذي يأكل الجيف وانه مكروه ونوع
يخلط فيأكل الحب مرة والجيف اخرى ولم يذكره في الكتاب وهو غير مكروه عند ابي حنيفة ومكروه عند ابي يوسف انتهى شامی
وغیرہ میں مذکور ہے۔ وحل غراب الزرع وهو غراب اسود صغير قال الزيلعي وقد يكون محمر المنقار والرجلين وقال القهستاني
وارید به غراب لم یأکل الا الحب سواء كان ابقع او اسود او زاغا وتمامه في الذخيرة انتهى۔ اس عبارت سے صاف
ظاہر ہے کہ ہر سہ اقسام مذکورہ اسود ابقع سب میں پائے جاتے ہیں۔ اور مدار حلت و حرمت ہر ایک قسم میں غذا پر ہے
الوان و اشکال کو اس حلت و حرمت میں کوئی دخل نہیں۔ بلکہ ہر لون اور ہر ایک شکل کے کوّے میں بوجہ اختلاف غذا حلال
حرام مختلف فیہ تینوں قسمیں جاری ہیں جب یہ دونوں باتیں ذہن نشین ہو چکیں کہ مدار حلت و حرمت اس مسئلے
میں صرف غذا پر ہے کسی خاص شکل یا لون یا صورت کو حلت و حرمت میں کوئی دخل نہیں۔ اور مردار خوار اور دانہ چگنے
والی اور دونوں ملی اختلاط کرنیوالی اسود اور ابقع ہر ایک نوع میں پائے جاتے ہیں۔ کسی کے ساتھ مخصوص نہیں تو اب یہ بات
خوب واضح ہو گئی۔ کہ کوّا جو ہماری دیار میں موجود ہے چونکہ دونوں چیزیں کھاتا ہے۔ اسلئے بلا تردد امام ابو حنیفہؒ کے
کے مذہب میں بلا کراہت حلال ہے۔ اور بعد وضوح انقسام مجکو اس امر کی بھی حاجت نہ رہی کہ بوجہ اختلاف الوان
و اشکال و صورت ہر کوّے کی چند نام اور اقسام عرف میں مشہور ہیں۔ ان اقسام میں سے کسی خاص قسم میں اسکا داخل
ہونا بتلاؤں اور اسکا کوئی نام خاص معین کریں۔ بلکہ ہم عام اجازت دیتے ہیں کہ جسکا جی چاہے اس کوّے کو معروف
کو ابقع میں داخل کر لیوے جسکا جی چاہے اسود کہہ لے علی ہذا القیاس جو چاہے عقعق کہے۔ اور جسکا دل چاہے
عقعق ہونیکا انکار کر دے۔ انتہی مختصراً (۲) پس اب ہمیں اقسام غراب کے ناموں اور حلیوں کی تفصیل
اور ان اقسام کی تعیین مصادیق کی بلا طائل تطویل کی کچھ حاجت نہ رہی۔ کیونکہ مدار حلت و حرمت نہ نام پر ہے
نہ صورت پر بلکہ فقط نجاست خوار ہونے یا نہ ہونے پر ہے۔ پس اگر بالفرض والتقدیر کوئی زد دست ابقع کو مطلقاً نجاست
نہ کھلائے چنانچہ کوئی شخص پنجرہ میں اسے پالے اور دانہ اناج ہی کھلائے۔ نجاست نہ کھانے دے تو وہ حلال ہے
اور صنف غراب الزرع یا عقعق کو اگر بالکل نجاست ہی کھانے لگ جائے اور دانہ وغیرہ کچھ نہ کھائے۔ تو حرام

اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہوگا چنانچہ محیط کی عبارت ذیل سے جو شیخ الاسلام نے شرح مختصر وقایہ میں
اس کی قول ولا الابقع الذی یاکل الجیف کی تحت میں نقل کی ہیں اسکا ظاہر ہے۔ وفی المحیط ان الغراب الابقع و
الاسود والزاغ ثلثۃ انواع نوع یاکل الحب لا الجیف وہو غیر مکروہ ونوع لا یاکل الا الجیف وانہ مکروہ ونوع آخر
یخلط الحب بالجیف وہو غیر مکروہ عند ابی حنیفۃ مکروہ عند ابی یوسف ووصف الابقع بما ذکر للتقیید لا لمجرد الاشارۃ
الی علۃ الحرمۃ انتہی۔ قال الشیخ ابو المکارم و صاحب عنایہ اور کفایہ اور قہستانی وغیرہ نے وغیرہ سے اسکے
قریب قریب مضمون نقل کیا ہے۔ انتہی۔ ہم علاوہ ان عبارت کے ماحصل اور خلاصہ نقل کرتے ہیں تا کہ
وضاحت ہو۔ بعد ازاں ان مضامین پر تنقید و تردید کیجائیگی اور جمع و ترجیح کے دلائل بیان کیے جائینگے۔
فصل الخطاب کی عبارۃ مرقومہ بالا کے مطالب اور مضامین یہ ہیں (۱) کوؤں کے انواع اربعہ۔ ابقع۔ اسود۔
(غدافات) زاغ یعنی غراب الزرع۔ عقعق۔ ان میں سے کوئی بھی در اصل حلال ہے نہ حرام نہ مختلف فیہ بلکہ غذا کی
جہت جیسے اسود یعنی غدافات کی تین قسمیں ہیں یہ کہ بعض افراد اسکے صرف دانہ خوار ہیں۔ جو جیفہ نہیں کھاتے۔
بعض صرف مردار خور جو دانہ اور پاک شئے نہیں کھاتے۔ بعض دانہ و مردار دونوں چیزیں کھاتے ہیں
ویسے ہی زاغ اور ابقع اور عقعق کی بھی اسی لحاظ سے تین قسمیں ہیں۔ اس لحاظ سے سب کوے بارہ قسم
پر منقسم ہوتے ہیں (۲) کوؤں کے انواع اربعہ۔ ابقع۔ اسود (غدافات)۔ زاغ عقعق۔ ہر ایک چونکہ
اپنی اپنی جگہ میں تین قسم پر منقسم ہے پس لامحالہ محض بلحاظ افراد ہر ایک نوع کی یہ تقسیم خلاف اعتبار
ہوگی یعنی خلاف ابقع باعلامت جو باعتبار نام۔ وجود۔ رنگ۔ آواز۔ وغیرہ ہم اوصاف کی اگرچہ یہ
ایک ہی نوع ہی مگر اس وجہ سے کہ بعض افراد ان کی صرف دانہ خور ہیں۔ مردار کبھی نہیں کھاتے
وہ باسم زاغ مسمی ہیں۔ اور وہ بالاتفاق حلال ہیں۔ اور جو بعض افراد انکی صرف جیفہ خوار ہیں۔ سوائے
مردار اور کچھ نہیں کھاتے۔ اور ان کا نام ابقع ہے۔ وہ بالاتفاق حرام ہیں۔ اور جو بعض افراد ان کی
خالط الحب والجیف ہیں۔ انکا نام عقعق رکھا جاتا ہے۔ وہ مختلف فیہ ہیں۔ امامؒ کے نزدیک حلال
...... اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک تحریماً مکروہ ہیں۔ پس مطلقاً کسی غراب کی نوع کو
نہ حلال کہا جائیگا۔ نہ حرام نہ مختلف فیہ (۳) یہ کہ مدار حلت و حرمت کوؤں کی صرف غذا ہر کر
یعنی کلیۃ نجاست خوار ہونے نہ ہونے پر ہی کسی خاص شکل یا لون یا صورت کو حلت و حرمت میں
کوئی دخل نہیں۔ اور نہ نام و صورت حلت و حرمت کا مدار ہے جو اگر بالفرض والتقدیر کوئی خو
صنف ابقع کا (بشرطیکہ ذی مخلب ہو) مطلقاً نجاست نہ کھائے چنانچہ کوئی شخص پنجرہ میں
اسی پالے اور دانہ اناج ہی کھلائے۔ تو وہ حلال ہوگا۔ اور صنف غراب الزرع یا عقعق کا کوئی

قوا اگر بالکل نجاست ہی کھانے لگ جائے۔ اور دانہ وغیرہ کچھ نہ کھائے۔ تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
کے نزدیک حرام ہوگا۔ چنانچہ محیط کی عبارۃ ذیل سے جو شیخ ابو المکارم نے شرح مختصر وقایہ میں ماتحت قول
والابقع الذی یاکل الجیف کی تحت میں نقل کی ہی ظاہر ہے۔ (۵) تو اب یہ بات خوب واضح ہو گئی۔ کہ
یہ کوا جو ہمارے دیار میں موجود ہے۔ چونکہ دونوں چیزیں کھاتا ہے۔ اسکی خالط ہونے میں کسی کو شک
نہیں۔ اسلئے بلاتردد امام ابو حنیفہ کے مذہب میں بلا کراہت حلال ہے۔ اور یہی مطلوب ہے۔ (۶) اور
بروئے انصاف ایسی جگہ اس امر کی بھی حاجت نہیں۔ کہ اگرچہ اختلاف الوان واشکال واصوات جو
کوؤں کے چند نام اور اقسام جو عرف میں مشہور ہیں۔ ان اقسام میں سے کسی خاص قسم میں اسکو داخل
ہونا بتلائیں اور اسکا کوئی نام خاص معین کریں (۷) بلکہ ہم عام اجازت دیتے ہیں۔ کہ جسکا جی چاہے
اس کوے موجودہ کو ابقع میں داخل کر لیوے جسکا جی چاہے سو سود کہ لے۔ علی ہذا القیاس
جو چاہے۔ عقعق کہے۔ اور جس کا دل چاہے۔ اس کے عقعق ہونیکا انکار کرے۔

تردید تقریر بالا کی طرف سے جرح ستمی (۱) یہ تقریر محض غلط ہے۔ کیونکہ کوؤں میں سے ابقع اور غداف کو
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مطلقاً حرام فرمایا۔ اور زاغ یعنی غراب الزرع کو مطلقاً حلال اور عقعق میں
اگرچہ امام ابو یوسف نے خلاف کیا۔ مگر امام اعظم نے مطلقاً لا باس بہ فرمایا۔ کما مر عن شرح مختصر الوقایہ
مرویاً عن بشر بن الولید عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالے عنہما۔ اور بعید روایت
واسند ثابت نہیں ہوا۔ کہ امام ممدوح نے ابقع اور غداف۔ زاغ اور عقعق اربعہ میں سے ہر
ایک نوع کو من حیث الاکل الغذا تین طرح پر تقسیم فرما کر فرمایا ہو کہ ان قسمیں بنائی ہوں۔ (۲)
انواع اربعہ مذکورہ میں سے ہر ایک نوع کی بعض افراد کو صرف دانہ خوار بعض کو صرف مردار خوار
کر اول کو بالاتفاق حلال ثانی کو بالاتفاق حرام ثالث کو لا باس بہ کہنا کسی کتاب میں بطریق روایت
امام صاحب سے مروی نہیں۔ بلکہ ان کی روایت کے مخالف ہے۔ اس قاعدہ کو امام ممدوح کی طرف
نسبت کرنا بھی عقل و نقل کے مخالف ہے۔ کیونکہ اول تو کوے کی کوئی قسم بعض بعضہ خارج میں
موجود نہیں۔ دوم یہ کہ مثلاً ابقع من حیث الاسم والجسم انواع اربعہ میں سے ایک نوع ہوا اور پھر
اپنی جگہ تین قسم پر منقسم ہوا تو خواہ مخواہ بلحاظ افراد تین قسم پر ہوگا۔ یعنی بعض افراد ابقع کے صرف دانہ
خوار اور بعض افراد اس کے محض مردار خوار اور بعض افراد اس کے خالط بنیما ثابت ہوں گے۔ اور
کوے بھی چونکہ ادہر ادہر مرغ کی طرح جنگل میں اڑتے پھرتے ہیں کسی کی قید میں نہیں۔ اور نہ کوئی شخص
ہر وقت انکی خورش کو دیکھتا رہتا ہے۔ کہ معلوم ہو کہ ابقع یا غداف کا فلانا فرد دانہ خوار

سب ہے۔ اور فلاں۔۔۔ فرد صرف دانہ کھاتا ہے۔ اور فلاں فرد مخلوط الغذا ہے۔ اس لئے ان کا پہچاننا محال ہو گیا ہے۔ پھر کس طرح معلوم ہوگا۔ کہ ابقع یا غداف کا یہ فرد حلال ہے۔ اور یہ حرام۔ اور یہ مختلف فیہ۔ اسی طرح انکے قتل سے محرم قاتل پر جزا کا لزوم و عدم لزوم کسطرح معلوم ہو سکے گا۔ اب آپ اپنے اس قاعدے کے مطابق فرض کر لیں۔ کہ یہ دیسی متنازع فیہ کوا ابقع ہے پس اس تقسیم کے رو سے بالضرورۃ یہ ثابت ہوگا۔ کہ اس کوے کے بعض افراد صرف دانہ خور ہیں وہ بالاتفاق حلال ہیں۔ اور باجماع ائمہ قتل کرنا انکا حرام ہے۔ کیونکہ اب وہ غراب الزرع مقرر اور ملقب بزاغ سے ہونگے۔ اور بعض افراد اسکے صرف مردار خوار ہیں۔ اور وہ بالاتفاق محرم الاکل اور مباح القتل ہونگے۔ اور بعض افراد اسکے دانہ اور مردار دونوں کھاتے ہیں۔ وہ قتل اور اکل میں مختلف فیہ ہیں۔ اسوقت آپ فتویٰ کسطرح دینگے۔ کہ فلانے دیوار پر جو کوا بیٹھا نظر آرہا ہے وہ حلال ہے۔ اور اسکا قتل کرنا حرام ہے۔ اور فلانے درخت پر جو اڑ رہا ہے۔ وہ حرام ہے اور قتل اسکا مباح۔ اور فلانے شدیر پر جو کائیں کائیں کر رہا ہے۔ وہ اکل اور قتل میں مختلف فیہ ہے کیونکہ یہ تمام کے تمام اپنے اوصاف میں متحد الکیفیت ہیں یعنے جو اوصاف ایک میں پائے جاتے ہیں۔ وہی سب میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ کل آپس میں ہم جنس ہیں۔ اور جنس کے تمام افراد کا ایک ہی حکم ہوا کرتا ہے۔ کما قال العلامۃ العینی فی شرح الہدایۃ۔ فاذا ثبت الحکم علی جنس سحت علی جمیع افرادہ۔ بنایہ ج ۴ ص ۱۵۲۔ پس اول تو وہ بلحاظ جنسیت کے متحد فی الحکم ہیں۔ اور اگر اختلاف ہی مانا جائے۔ تاہم حکم کے لئے انکا پہچاننا اور ایکدوسرے سے تمیز کرنا بھی ضروری ہے۔ مثلاً اگر ذابح نے اس کوے کا کوئی فرد ذبح کر ڈالا۔ اسیطرح محرم نے قتل کر دیا۔ پھر یہ دونوں آپکے پاس فتوے لینے آئے۔ اس صورت میں آپ فتویٰ کس طرح دیجئے۔ یہ کوا تو آپ کے قاعدے کے رو سے اکلاً و قتلاً حلت و حرمت۔ اختلاف ہر سہ امور کا احتمال رکھتا ہے۔ اب اس خطاب کالخطب الکریہہ میں آپ کسطرح فصل کرینگے۔ اور چونکہ فصل الخطاب میں بھی میری اس تقریر کی صداقت پر عبارت ذیل ایک شاہد موجود ہے۔ اور غراب بوجہ عدم تمیز قسم حلال از غیر حلال یا بوجہ ندرۃ ترک کیا جاوے۔ فصل الخطاب صفحہ [illegible] پس معلوم ہوا کہ آپ نے اس اشکال کو پہلے ہی سے تسلیم کیا ہوا ہے۔ ناظرین۔ جب قاعدہ نے مجوز کو پورا تذبذب میں ڈالدیا۔ اور بالکل گڑبڑ مچا دی اس لئے مستحقین اپنے قاعدہ اور اصل سے منحرف ہو کر اس موجودہ دیسی کوے کو صرف مخلوط الغذا ٹھہرا کر عند الامام حلال اور عند ابی یوسف مکروہ قرار دیا ہے۔ اصل

اور فرع میں کتنا بڑا خلاف ہے۔ پس جو شخص اپنے قانون سے عند الحکم خود ہی مخالفت کر رہا ہو
بھلا اس کی بات پر کوئی دوسرا یقین کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ مستطیلین جب آپ کے قاعدہ مخترعہ
پر یہی ممکن ہے۔ کہ کووں کی نوع اربعہ میں سے ہر ایک نوع کے بعض افراد پہلے صرف دانہ خور تھے پھر
کچھ مدت تک دانہ و مردار دونوں کھاتے رہے۔ پھر کچھ مدت تک صرف مردار کھانے لگ جائیں ایسا ہی خالط
اور صرف مردار خوار کا حال قیاس کریں۔ تو آپ کے نزدیک ان کی تبدیل غذا کیوجہ سے انکے ناموں
کو بھی بدلنا پڑیگا۔ مثلاً کوے متنازع فیہ ابقع کی بعض افراد جب کچھ مدت تک دانہ کھاتے رہیں۔ تو
آپ انکا نام زاغ اور غراب الزرع رکھیں گے اور جب وہی افراد خورش میں خلط کرنے لگیں
تو انہیں زاغ کا نام آپ عقعق اور عکہ رکھینگے پھر وہ افراد صرف مردار کھانے لگیں۔ تو آپ انہیں
کو ابقع اور غداف کہینگے۔ پس عند الذبح اور عند القتل کس طرح پہچانینگے۔ کہ موجودہ کوے اس وقت
میں زاغ ہیں یا عقعق یا ابقع یا غداف آپ پر تو فرض تھا۔ کہ پہلے ان کی تمیز کر دیتے پھر
ان کی حلت و حرمتہ کا حکم دیتے۔ پھر آپ نے اس کوے کے تمام افراد کو بلا تمیز حلال کیوں
کہا نیز واضح ہو کہ شرع کے حکم مانند حل و حرمتہ کے اس غرض سے ہیں۔ کہ اہل ایمان حلال سے نفع
اٹھا سکیں۔ اور حرام سے بچیں۔ نہ یہ کہ حلال و حرام کی پہچان سے عاری ہو کر گمراہ ہوں۔ ائمہ دین
کا بھی یہی مقصود تھا۔ کہ جو احکام شرع کے عوام امت پر مجمل ہیں۔ انکی تفصیل کیجائے۔ اسی لئے
ائمہ اربعہ نے اپنے مذاہب کی تدوین کی نہ یہ کہ پہلے سے بھی گڑبڑ مچا دی۔ غرض اس روایت
غیر مروی اور قاعدہ لا اصل لہا کا مجموعہ سراسر تشکک اور تردد محض ہے۔ اسے امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب کرنا
سراسر غلطی ہے۔ کیونکہ بجز اسکے کہ غیر مقلدین کو ہمارے امام صاحب کے صاف اور بے عیب مذہب
میں خوردہ گیری اور عیب جوئی کا موقع ملے۔ اور کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ (۳) اولاً کوے کی
کوئی قسم جو صرف مردار خوار ہو جہان میں موجود نہیں۔ اگر آپ کو معلوم ہے۔ تو اسکا پتہ بتا دیں
ابقع اور غداف کی دانہ اور مردار دونوں کھاتے ہیں۔ مگر اکثر خورش انکی مردار ہے۔ دوسرا یہ
کہ جاہل بھی جانتے ہیں کہ کسی شے کو حلال یا حرام کرنیوالا اسکا نام یا رنگ نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ دلیل
شرعی ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن و حدیث۔ اجماع۔ قیاس۔ غراب ابقع کو جو رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے مباح القتل فرمایا ہے۔ تو کیا اسکے قتل کے جواز کی دلیل اسکا نام یا رنگ ہے جو
لفظ ابقع سے سمجھا جاتا ہے۔ یا کہ آنحضرت صلعم کا فرمان۔ امام اعظم اور اصحاب متون و شروح نے
جو کووں کے اقسام کو ابقع یا اسود و غداف کہکر حرام فرمایا۔ اور غراب الزرع یا عقعق کہکر

حلت کا حکم دیا۔ تو کیا۔ انکا یہ مطلب تھا کہ کوّوں کا ابقع یا سیاہ ہونا یا ابقع اور غداف سے ہونا انکی حرمت کی دلیل ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان کی حرمت کی دلیل وہ حدیث ہے جسکی تخریج مختصر الکرخی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ ایسا ہی زاغ اور عقعق کی حلت کی دلیل نام یا رنگ نہیں۔ بلکہ غراب الزرع میں تو دلیل حلت کی وجدان یا حلت اصلیہ اور عدم ورود نص حرمت ہے اور عقعق میں باوجود دلیل مذکور کے قیاس مجتہد بھی شامل ہے۔ جو حرمت مظنونہ کا رافع ہے الغرض غرابان کو مع الاسماء والالوان۔ عند الحلۃ والحرمۃ بیان کرنے میں امام ممدوح اور فقہا کا صرف یہی مطلب تھا کہ بعد تفسیر ہر ایک نوع غراب پر حلت یا حرمت یا اختلاف کا حکم دیا جاوے۔ تاکہ مفتیان شرع پر عند الافتا بوجہ عدم تمیز انواع غرابان کے دقت و اشکال عاید نہ ہو۔ آپ کا یہ فقرہ کہ نام و صورت حلت و حرمت کا مدار ہے محض دھوکا دہی پر مبنی ہے۔ (۲) اگر غراب ذو مخلب نہ ہوتا تب بھی اسکا خبیث اور موذی فاسق اور مباح القتل ہونا آپ کے اس قیاسی حکم میں داخل ہونے سے روکتا۔ چہ جائیکہ وہ ذو مخلب بھی ہے۔ کما سیاتی اور جسنے اسکو غیر ذی مخلب کہا اسکا قول عدم رویت پر محمول ہوگا۔ پس نہ دیکھنا کسی کا دیکھنے والے کی خبر اور ثبوت کو رد نہیں کر سکتا اور نہ اسکے ثبوت سے کسی کو انکار ہو سکتا ہے۔ باز بحری وغیرہ شکاری پرندوں کا ذو مخلب ہونا بھی بالتخصیص کوئی قرآن یا حدیث سے ثابت نہیں۔ بلکہ بداہت اور مشاہدہ کے لحاظ سے ہی انکا سباع الطیر ہونا ثابت ہے۔ غراب میں جسنے یہ وصف بچشم خود دیکھی ہو۔ اور پھر وہ بیان کرے کہ یہ کوا ذو مخلب ہے۔ آپ بجز تسلیم کے اسکے قول کی تردید نہیں کر سکتے۔ بالفرض اسکو اگر غیر ذی مخلب ہی مانا جاوے۔ تب بھی بجز اس کے جو دانہ وغیرہ اشیاء طیبہ کھائے کس روایت کی بنا پر عند الامام حلال ثابت ہوگا۔ امام ممدوح نے تو غراب ابقع و غداف کو مطلقاً حرام فرمایا ہے۔ اگرچہ اول تو امام ابو حنیفہ کا قول ہی حدیث و حجت ہے مگر ساتھ ہی آثار صحابہ اور روایات تابعین بھی آپکے قول کے تصدیق پر شہادت مؤکدہ ثابت ہے۔ غراب ابقع اگر آپکے نزدیک بجز اس کے ملنے سے حلال ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ ذو مخلب نہ ہو۔ تو آپ اس اخس الطیر اخبث الطیور کے متعلق جسکو بعض فقہا نے گدھوں کو بھی غیر ذی مخلب لکھا ہے باوجودیکہ وہ موذی اور فاسق و مباح القتل بھی نہیں اس نے آپ گدھوں کو پکڑ کر بجز اس ذبیح کا گوشت کھلا کر اور پالکر حلال بنا لیں کیونکہ آپکے قاعدہ قیاسی کی بنا پر وہ حلال ہو جائینگی مزید براں کوّوں کی نسبت انکو گوشت بھی کئی حصے زیادہ ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اور غراب الزرع و عقعق کو جو نکہ امام نے مطلقاً حلال فرمایا ہے۔ کما مر عن مختصر الکرخی اور ان کی حرمت کی نص وارد نہیں ہوئی۔ صرف مردار خواری کی وجہ سے انکو عند الامام

حرام کہنا کسی روایت پر مبنی ہے۔ نیز واضح ہو کہ آپکی یہ تقسیم ثلاثی فرضی ہے نہ اصلی اور واقعی آپکی سب
تقریر خاصکر لفظ بالفرض والتقدیر محل استشہاد ہے۔ (۵) اسطرح مطلق کوّے کو حلال کہکر آپ نے اپنے
قاعدہ سے خلاف محض اور انحراف خالص کیا ہے۔ (۶) اسی لئے تو آپ اشتباہ و شکوک کے شکار ہوئے
ہیں جب تک اس غراب کو کوّوں کے انواع اربع میں سے کسی خاص نوع میں کوئی خاص نام نہ ٹھہرائیگی
تب تک اس کی حلت و حرمت قتل و اکل کی حکم کے لئے راہ نہیں ملیگی (۷) جب ابقع اور غداف عند اللہ
مباح القتل ثابت ہوئے۔ اور زاغ اور عقعق مباح الاکل اسحرم القتل۔ پس انکے حکم کا اتحاد کسطرح پر تصور
ہوگا۔ باقی رہا یہ کہ مستحلین غراب نے کوؤں کی ہر ایک نوع کو انواع اربعہ میں سے من حیث الاکل
والقتل بطریق مذکور تین طرح پر تقسیم کرنیں صاحب عنایہ اور محیط کی کلام کو ماخذ دلیل و حجت ٹھہرایا
سو اس بارہ میں یہ عرض ہے۔ کہ ان کی سمجھ میں خطا ہے عنایہ اور محیط کی عبارت مذکورہ کا
یہ مقتضے نہیں کہ غراب کے انواع ثلاثہ ابقع۔ اسود۔ زاغ ہر ایک نوع اپنی اپنی جگہ تین تین قسم پر
منقسم ہے۔ کیونکہ ان کی عبارت منقولہ میں ثلثۃ ثلثۃ مکرر یا مع ہم معنے لفظ واحد نہیں ہوا
کہ جسکا معنے تین تین بالتکرار ہو۔ بلکہ وہاں جنس غراب کو انواع ثلاثہ پر منقسم کیا گیا ہے۔ اور ضمیر
ہو بجز لفظ ابقع و اسود و زاغ کے راجع ہوئے لفظ غراب ہے۔ ترجمہ یہ ہوگا۔ کہ غراب کی
تین قسمیں ہیں۔ ابقع۔ اسود۔ زاغ ایک نوع انمیں کھیت دانہ خور ہے۔ مردار نہیں کھاتا۔ وہ
زاغ یا غراب الزرع ہے۔ اور وہ حلال ہے۔ دوسرا وہ ہے جو عادۃً مردار خوار ہے غلہ وغیرہ نہیں
کھاتا۔ مگر ضرورت کیوجہ سے۔ وہ ابقع اور غداف ہے۔ وہ حرام ہے۔ تیسرا وہ جو دانا اور
مردار دونوں کھاتا ہے۔ وہ عقعق ہے اور وہ مختلف فیہ ہے۔۔ کما قال الشامی بعد نقل قول صاحب
العنایہ۔ والاخیر ہو العقعق علکما فی حاشیۃ ابن ماجہ۔ قولہ من یاکل الغراب الذی یاکل الزرع
اور یجمع بینہما و ہو الاکہ بالعقعق فالاصح حلہ کذا فی الدر۔ ح ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی دہلی
یہاں بھی غراب کی نوع ثالث کو مخلوط الغذا ہے۔ وہی غراب خاص معین فرمایا جسے بالعقعق
ہے۔ اسی طرح ایک بڑی جماعت فقہانے کہا۔ نہ ہر ایک غراب فالطکما زعمہ المستحلون خواہ
عقعق ابقع ہو یا سیاہ اور حقیقت میں مختلف الالوان ہوتا ہے۔ اور بوجہ تشبیہ بالغراب کے وہ
انواع غراب میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ اور عرب میں بحسب عرف اسکا نکے یہ غراب ہونا۔ ہمارے
مدعا کے منافی نہیں۔ اور اسی نا فرزغ کے حق میں امام اعظم نے اور امام ابو یوسف سے کراہت تحریم
مروی ہے۔ پس اگرچہ بظاہر جملہ لا یاکل الا الجیف سے غراب کی ایک نوع کا صرف مردار خور

ہونا معلوم ہوتا ہے۔ مگر درحقیقت ہمارے مدعا کے مخالف نہیں۔ کیونکہ غراب کے انواع جو خارج
میں موجود اور متعارف ہیں صرف چار ہی ہیں۔ (۱) زاغ یا غراب الزرع (۲) الابقع (۳)
غداف (۴) عقعق۔ انمیں سے غراب الزرع تو مردار کھاتا ہی نہیں۔ اور عقعق مخلوط الغذا ہے
ہے ابقع اور غداف جو فاسق اور موذی اور مباح القتل ہیں۔ تمام کتب فقہ نے کتاب الحج
میں انکو مخلوط الغذا لکھا ہے۔ کیا قریبانہ اور ہر شخص کو رویت و مشاہدہ کیوجہ سے معلوم ہے
کہ یہ دیسی کوا (غراب الابقع اور غداف یعنی ڈہوڈر) مکی کی چھلیں اور باجرے کے سٹے اور روٹی
کے ٹکڑے اور انڈے اور صابون وغیرہ بھی کھا لیتے ہیں۔ پھر انکو صرف آکل الجیف کسطرح کہا جا سکتا ہے
پھر ابقع اور غداف کا جملہ دروج لا یاکل الا الجیف کے حقیقی معنے کا مصداق ہونا متعذر ہے کیونکہ
صاحب ہدایہ نے ان غراب الابقع اور غداف فاسق و موذی کو کتاب الحج میں مخلوط الغذا قرار دیا ہے
اور پھر کتاب الذبائح میں اسی غراب ابقع اور غداف کی نسبت لکھا ہے۔ والابقع الذی یاکل
الجیف وکذا الغداف لا یوکل اور لا یاکل الا الجیف کا لفظ ابقع و غداف کی نسبت نہیں فرمایا ہے اب
اگر جملہ لا یاکل الا الجیف میں نفی عن اکل ما عدا الجیف کی سوائے مجاز کے حقیقت ہی مراد لی جاوے
تو صاحب ہدایہ و عینی وغیرہ معتبر فقہا کے حق میں نسبت غلطی کی لازم آئیگی۔ جو ان کو ہرگز مناسب
نہیں نیز بداہت و مشاہدہ و عقل و نقل کے بھی مخالف ہے۔ کیونکہ جو کوا جیفہ خواری کا عادی
ہو اگر اسے ذبیحہ ملجائے۔ تو اسکو بھی کھا لینا اوسکا ایک معقول امر ہے۔ اور مقصود اسکا بھی
جیسا جیفہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔ ویسا ہی ذبیحہ سے بھی متصور ہے پس اس غراب کو
عادی باکل الجیف کہینگے۔ لا العادی باکل الجیف خاصۃً۔ اور چونکہ جیفہ خبیث اور نجس ہے۔ اور ذبیحہ
طیب طاہر ہونا بالضرورۃ عند العقل والنقل مسلم ہوگا۔ پس نفی عن اکل ما سوا الجیف کے حقیقت
یہاں عادۃً متعذر اور ارادۃً مہجور ہوگی اور ایسی حالت میں متکلم کی کلام ضرورۃً باتفاق مجاز
کیطرف گردانی جاتی ہے۔ لہذا اس کلام سے ابقع اور غداف کی جیفہ خوری کا غلبہ ثابت ہوگا
جو اکل ما عدا الجیف کے منافی نہیں۔ پس اسوقت جملہ لا یاکل الا الجیف للاکثر حکم الکل کے معنے
میں ہوگا۔ چنانچہ شرح مختصر الکرخی القدوری میں مذکور ہے۔ والاصل فی تحریم الغراب الابقع
والغداف ما روی ہشام بن عروۃ عن ابیہ انہ سئل عن اکل الغراب فقال ومن اکلہ بعد ما سماہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقاً۔ یعنی بقول رسول صلی اللہ علیہ وسلم خمس فواسق یقتلن فی الحرم
فی الحل والحرم۔ ولان غالب اکلہا الجیف۔ (انتہی ملخصاً) اور اسی طرح جنید ابن صندل الحنفی نے شرح

مختصر الوقایہ کی کتاب الذبائح میں تحریر فرمایا ہے۔ وصورة المسئلة لا یوکل الابقع الذی یاکل الجیف
والغداف ترکیة حرقون لانہ من الخبائث ولان عامة ماکولاتہ جیف وللاکثر حکم الکل۔ اور مظاہر
حق میں مرقوم ہے۔ اور مراد کوے سے کوا سیاہ و سفید ہے۔ جو اکثر مردار وغیرہ ست کھاتا
ہے۔ اس معنے کے لحاظ سے تمام کتب فقہ و حدیث کا خلاف برطرف ہو کر اتفاق ثابت
ہو جاتا ہے۔ اور جملہ لا یاکل الا الجیف کا مفہوم حدیث خمس فواسق الخ اور جوہرہ نیرہ کی عبارت
وکذا کل غراب یخلط الحب بالجیف لا یوکل کی مخالفت کا بھی مقتضے نہ ہوگا۔ اور کسی کو
غلطی کی طرف منسوب کرنا بھی نہ پڑیگا۔ اس صورت میں صاحب عنایہ اور محیط وغیرہم
کا در بارہ ابقع و غداف باوجودیکہ وہ مخلوط الغذا ہیں۔ یعنے مردار اور دانہ دونو کھا
لیتے ہیں۔ لا یاکل الا الجیف اسی بنا پر ہے۔ کہ وہ غالباً و عادتاً و طبعاً و ارادۃً و طلبۃً
جیف خور ہیں۔ اور اکثر پر کل کا حکم لگایا جاتا ہے۔ اسی واسطے انہوں نے لا یاکل الا الجیف
فرمایا۔ ورنہ فقہا کی یہ کلام اپنی اس عبارت سے جو خود انہوں نے کتاب الحج میں دربارہ
غراب فاسق تحریر فرمائی ہے یعنے المراد بالغراب الابقع الذی یاکل الجیف او یخلط کے منافی ہوگی۔
اب مجھے اس بات کا بھی خوف ہے۔ کہ شاید آپ انہیں فقہا کے دونو مقاموں کے کلام
کو متعارض دیکھ کر کہیں اذا تعارضا تساقطا کا حکم نہ لگا دیں۔ اگر آپ جملہ لا یاکل الا الجیف
کے جو معنے کہ آپنے بیان کئے ہیں۔ تسلیم نہ کریں۔ بلکہ نفی عن الکل ما عدا الجیف کے ہی معنے سمجھیں
تو پھر اس معنے کا مصداق وہ ابقع و غداف جو مردار کے سوا کچھ نہیں کھاتا اور انسان کے
حق میں موذی بھی ہو۔ اور فاسق و مباح القتل بھی ہو دیکھکر یاد رہے اور ہم دعوے سے کہتے
ہیں۔ کہ اس قسم کا کوا جہان دنیا میں موجود نہیں۔ آپ کے عالم ذہن و خیالات میں موجود
و ممکن ہے۔ پس ضرور ہم آپ کے معنے مزعوم کو خطا پر محمول کریں گے۔ بعض لوگوں
نے پرندہ ہڑگیلہ کو جسکو پنجابی میں ہلگنجہ کہتے ہیں۔ ابقع خیال کر لیا ہے۔ اور یہ بالکل
غلط ہے۔ کیونکہ ہڑگیلے کے اوصاف اور علامات ابقع کے اوصاف و علامات سے
جو پہلے باب میں بیان کئے گئے ہیں۔ بالکل مغایر ہیں۔ ہلگنجہ کے اوصاف یہ ہیں۔
(۱) ہلگنجہ کو اردو میں ہڑگیلہ فارسی میں مردار خوار اور کلمرغ اور عربی میں رخم و الوق کہتے
ہیں۔ (۲) وہ عموماً بولا بھی نہیں کرتا۔ تاکہ اسکے آواز کی تعبیر ہو سکے۔ (۳) اسکے شاہپروں
میں سے صرف نیچے کے پر سیاہ ہوتے ہیں۔ جو اڑتے وقت اس سے دکھلائی دیتے ہیں

(۴) وہ غذا وغیرہ سے بڑا اور گدھوں کے ہمشکل ہوتا ہے۔ (۵) اور اکثر اوقات وہ جنگلوں میں رہتا ہے۔ شہروں کے قریب بہت کم آتا ہے۔ (۶) انسان کو کسی طرح کا ایذا نہیں پہنچاتا۔ (۷) شکل کی جہت سے ایک بدنما جانور معلوم ہوتا ہے جسکی آنکھوں میں شوخی اور بدنمیں جیسی نہیں۔ اس کے اکثر اوصاف کو دیکھنے والا خود مشاہدہ کر سکتا ہے اور اس کے نام معہ اوصاف کتب لغات وغیرہ میں موجود ہیں۔ پھر بھی ہلگنجہ بھی آپ کے معنے کے مطابق لایاکل الا الجیف کا مصداق نہیں بن سکتا۔ کیونکہ یہ کبھی گھاس اور ذبیحہ کا گوشت وغیرہ اشیاء طیبہ بھی کھا لیتا ہے۔ بارہا واقعہ ہوا ہے۔ کہ جس جانور کو بوجہ مرض و نحافت اور بوڑھاپے کے ذبح کریں۔ تو اس ملک کے کئی لوگ اس ذبیحہ کے گوشت کو کھاتے نہیں بلکہ گاؤں یا شہروں سے باہر پھینک دیتے ہیں۔ تو اس پر مردار کھانے والے کوؤں۔ گدھوں۔ ہلگنجوں کا ایک بڑا ہجوم ہو جاتا ہے۔ اور جماعت جماعت اور جوق جوق وہاں آ بیٹھتے ہیں۔ اور اپنے اپنے قدر کے موافق اس ذبیحہ کا گوشت کھاتے ہیں۔ دیگر یہ کہ جو جانور مردار کھاتے ہیں۔ ان کو ہر روز مردار دستیاب بھی نہیں ہو سکتی تو ان کو بوجہ بھوک کے مزوۃ دیگر چیزیں بھی کھانی پڑتی ہیں۔ اس لئے ہلگنجہ کو صرف مردار خور گمان کرنا۔ بالکل جہالت اور نادانی پر مبنی ہے۔ اور جب وصف خلط کے موجود ہوتے بھی ہلگنجہ حریم ہی رہا۔ باوجودیکہ یہ فاسق اور مباح القتل بھی نہیں۔ تو ابقع صرف خالط ہونیکی وجہ سے کیونکر حلال ہو سکتا ہے۔ باوجودیکہ یہ متصف بالفسق واباحت القتل بھی ہے۔ تو صاف ثابت ہوا۔ کہ لایاکل الا الجیف سے صرف مردار خوری ثابت نہیں ہوتی بلکہ کثرت مردار خوری کی ثابت ہوتی ہے۔ جیسے غراب الزرع کے بارے میں لایاکل الا الحب کہا گیا ہے۔ وہاں بھی یہ مراد ہے کہ غراب الزرع اکثر دانے کھاتا ہے۔ نہ یہ کہ وہ دانے کے بغیر کچھ کھاتا ہی نہیں۔ اسا اوقات جب اسکو دانہ نہ ملے تو وہ گھاس اور کھیتی کے سبز پتوں کو کھا کر شکم پری کر لیتا ہے۔ اگر آپ صرف خلط فی الاکل کے وجود سے ابقع کو حلال کہتے ہیں۔ تو نفس خلط تو گدھوں اور ہڑگیلیوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ انکو اس علت سے معلول سمجھکر حلال کیوں نہیں سمجھتے انمیں فرق کیا ہے۔ یہ تو سب کے سب خالط بین النجس والطاہر ہیں۔ مزید براں علیحدہ ابقع اور کدیع کوؤں کی نسبت کئی حصے گوشت میں زیادہ بھی ہیں۔ جس سے کھانیوالا

حتی یاکل منہا المیتات عینی ج ۲ ص ۱۵۱

کا پیٹ بھی بھر سکے۔ اور اگر آپ یہ کہیں کہ وصف خلط میں جیفہ کے ساتھ حب کا ہونا مشروط محل ہے۔ تو یہ ایک اور غلطی ہے۔ کیونکہ اول تو قاضیخان وغیرہ نے قاعدہ خلط میں مردار کیساتھ شئے مطلق کو بیان فرمایا ہے۔ حب ہو یا دوسری چیز کما قال قاضیخان والاصل عندہ انما یخلط والنجاسۃ بشیء آخر ثم یاکل لاباس بہ۔ دوسرا یہ کہ جیفہ خور کو حرام کہنا لامحالہ اسی امر پر مبنی ہے۔ کہ اکل الجیف سے جسم اور لحم میں نتن اور فساد پیدا ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے انسانی خورش کے لائق نہیں رہتا۔ کیونکہ اب مصداق آیت شریفہ ویحرم علیہم الخبائث کا ہو جاتا ہے۔ اور جب گھاس وغیرہ پاک چیزیں بھی کھا لیتا ہے۔ تو وہ آپ کے قول پر بھی حرام نہ ہوگا۔ اسی لئے خلط میں مردار کیساتھ خاص کر حب کا ہونا شرط نہیں پھر اس قاعدہ کے وجہ سے ضرور البقع کی رخم اور خنزیر بھی حلال بن جائینگے۔ اور یہ غلط اور خلاف واقع ہے۔ اور یہ قاعدہ جو جانور مخلوط الغذا ہو وہ حلال ہے۔ نہ امام ابی حنیفہ کا مقرر کردہ ہے۔ نہ انکا یہ مذہب ہے۔ بلکہ امام صاحب نے عقعق کی حلت پر جو دلیل بیان فرمائی ہے کہ لانہ یخلط فاشبہ الدجاجۃ اس سے فقہائے بایں وجہ کہ لانہ یخلط فاشبہ الدجاجۃ کو مقدمہ صغریٰ بنا کر اس طرح سے کبریٰ بنا کر کہ وکل ما یخلط فاشبہ الدجاجۃ فیکون حلالاً یہ قاعدہ مذکورہ استخراج کر لیا ہے چنانچہ فتاوی قاضیخاں میں ہے۔ فکان الاصل عندہ انما یخلط النجاسۃ بشیء آخر کالدجاجۃ لاباس بہ۔ قاضیخان ج ۳۔ اور بدائع میں ہے فہو من قول ابی حنیفۃ انما یخلط من الطیر لایکرہ کالدجاجۃ اسی طرح عینی شرح ہدایہ میں ہے اگرچہ اس قاعدہ سے بدیں وجہ کہ ما کلمہ عام ہے۔ مطلقاً یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ جو جانور دانے اور مردار دونوں کھاتا ہے۔ مرغی گندگی خور کی طرح حلال ہے۔ مگر یاد رہے کہ فقہاء کے نزدیک یہ عمومیت مراد نہیں۔ کیونکہ اگر یہ قاعدہ بعمومیتہ کلمہ ما ہر ایک جانور کے حق میں علی سبیل الاطلاق مانا جائے۔ تو حیوانات منصوصہ فی الحرمۃ کی حلت کا بھی مقتضی ہوگا۔ پس کتا۔ گدھا۔ چوہا۔ بلی۔ ہاتھی وغیرہ ذی ناب اور حشرات الارض اسی طرح چیل باز غراب البقع۔ عقاب وغیرہ ذی مخلب سب کے سب اس قاعدہ کے رو سے حلال ہو جائینگے کیونکہ یہ سب جانور خالطین النجس والطاہر ہیں پلے ہوئے باز وشکرے کو لوگ ذبیحہ کا گوشت کھلاتے ہیں۔ چیل قصابوں کی دکانوں سے ذبیحہ کا گوشت لیکر کھاتی ہے۔ بلکہ لوگوں کے ہاتھوں سے لقمہ چھین کر لیجاتی ہے۔ کتا۔ چوہا۔ بلی وغیرہ

کے ٹکڑے وغیرہ پاک چیزیں بھی کھاتے ہیں۔ گدھا۔ ہاتھی۔ گھانس وغیرہ اشیائے پاکیزہ
کھاتے ہیں۔ پھر اس قاعدہ مذکورہ کے رو سے ان کو کیوں نہیں حلال کہدیتے۔
صاحبان۔ یاد رکھو۔ کہ امام صاحب کے مذہب کے اصول فقہ میں لکھا ہے۔ کہ قیاس
کی صحت کیلئے کئی شرطیں ہیں۔ انہیں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ قیاس جب صحیح ہوگا کہ
وہ نص یعنی آیت وحدیث وقول صحابی کے مقابل ومعارض نہ ہو ورنہ صحیح نہیں یعنی
قیاس جب کام کریگا کہ مقیس میں نص نہ وارد ہوئی ہو جس مقیس میں نص آچکی ہے
اسکو مقیس علیہ کی کیا احتیاج ہے۔ پھر یہ فقہا کا قیاسی قاعدہ تمام مخلوط الغذا جانورو
پر کس طرح جاری ہو سکتا ہے۔ زیر بحث دیسی کوے الغراب الابقع فاسق کی حرمت پر تو نصوص
وارد ہوچکے ہیں۔ حضرت عائشہؓ عبداللہ ابن عمر۔ قاسم بن محمد۔ عروۃ ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ
عنہم نے اسے محرم الاکل اور غیر ماکول ہونیکا فتویٰ دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا من یاکل الغراب وقد سماہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ فاسقاً واللہ ما ہو من الطیبات اسلئے اس زیر بحث غراب
ابقع پر وہ قیاسی قاعدہ جاری نہیں ہو سکتا کہ اسوقت نص کے مقابل ہوگا۔ اور جہاں نص
وارد ہوئی ہو۔ وہاں قیاس ترک کیا جاویگا۔ غرض یہ کہ قاعدہ تخلیط انہیں جانوروں
تک محدود رہیگا جنکے حلال ہونے پر نص وارد ہوئی ہو یا کم از کم ان کی حرمت پر
نص نہ وارد ہوئی ہو۔ اور وہ بالاصالۃ حلال ہو۔ کالبقرۃ الجلالۃ وغیرہا۔ پس بلحاظ اس
قاعدہ کے وہ حرمت جو بسبب جلالگی۔ اور جیفہ خوری کے ان جانوروں میں مظنون تھی رفع
نہ یہ کہ محرمات منصوصہ مانند غراب ابقع اور غداف وغیرہ بذریعہ اس قاعدہ کے حلال
ہو جاویں گے فافہم وانصف۔

فصل دوسرا ان قواعد اور دلائل کے بیان میں۔ جو غراب ابقع کی حرمت

میں پائے جاتے ہیں۔ واضح ہو کہ غراب ابقع کی حرمت پر باعتبار استدلال قواعد متعددہ پائے
جاتے ہیں اور اس کی حرمت پر مختلف طرق سے دلائل بیان کئے جاتے ہیں۔ ہم ان قواعد
اور دلائل کو ذیل میں درج کرتے ہیں۔ امید کہ عالمان منصفین سادہ دل اور بے لوث
طبع ہو کر پوری طرح سے غور اور توجہ فرماوینگے۔ قواعد مندرجہ ذیل یہ ہیں۔ **قاعدہ پہلا**
غراب ابقع خبیث ہے چنانچہ ہمارے بدر حافظ بدر الدین العینی حنفی تحکم سے نقل کرکے تحریر
فرماتے ہیں۔ [illegible] لکل خبیث عمدۃ القاری ج ۵ صفحہ ترجمہ

اور وہ مذکور کوا سب قسم کے کوؤں سے بڑھ کر خبیث ہے۔ اور وہی ہر ایک خبیث کے لئے ضرب المثل ہے۔ اور اسی کے ہم معنی لسان العرب میں لکھا ہے۔ ویقال للغراب الابقع اذا کان فیہ بیاض وجمعہ بقعان لاختلاف لونہ وہو اخبث ما یکون من الغربان فصار مثلاً لکل خبیث الخ انتہی اور ملا علی قاری حنفی شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وہو جمع فاسقۃ اراد فسقہن خبثہن وکثرت الضرر منہن۔ مرقات مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۲۹۱۔ ترجمہ اور وہ (لفظ فواسق یا) جمع ہے فاسقۃ کی اور ارادہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے فسق سے انکی خباثت اور ضرر رسانی کی کثرت کا۔ یہاں خبث عام ہے۔ ذاتی اور فعلی دونوں کو شامل ہے۔ اور ایسے ہی بحرالرائق شرح کنز الدقائق میں لکھا ہے۔ ومعنے الفسق فیہن خبثہن وکثرۃ الضرر فیہن اور شیخ محمد حنفی فرماتے ہیں قولہ الابقع خصہ بخبث والا فالمراد ما عدا غراب الزرع انتہی۔ اور لسان العرب میں ہے۔ وفی الحدیث انہ غیر اسم غراب لما فیہ من البعد ولانہ اخبث الطیور انتہی۔ اور حافظ بدرالدین العینی حنفی شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں۔ وسمیت فواسق لطریق الاستعارۃ لخبثہن ترجمہ اور نام رکھا ان پانچ جانوروں کا۔ فواسق از راہ استعارہ کے ان کے خبیث ہونے کی وجہ سے یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ جانوروں کو فواسق اس لئے فرمایا۔ کہ یہ خبیث جانور ہیں۔ اور چونکہ غراب الابقع بھی انہیں میں سے ہے۔ پس وہ بھی حسب فرمودہ رسول اللہ صلعم کے خبیث ٹھہرا فافہم۔ اور علامہ کمال الدین دمیری شافعی فرماتے ہیں وروی البخاری فی الادب والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی الشعب وابن عبدالبر وغیرہم عن عبداللہ بن الحرث السلامی عن امہ رایطۃ بنت مسلم عن ابیہا انہ قال شہدت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حنیناً فقال ما اسمک قلت اسمی غراب فقال صلے اللہ علیہ وسلم بل انت مسلم و انما غیر النبی صلے اللہ علیہ وسلم اسمہ لانہ حیوان خبیث الفعل خبیث المطعم ولذالک امر صلے اللہ علیہ وسلم بقتلہ فی الحل والحرم حیات الحیوان جلد ۲ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۳۸ سطر ۱۱ اور صاحب مجمع البحار لکھتے ہیں۔ وغیر صلے اللہ علیہ وسلم اسم غراب لما فیہ من البعد ولانہ من اخبث الطیور مجمع بحار الانوار جلد ۳ صفحہ ۳ سطر ۱۰ اور لسان العرب میں ہے۔ وفی الحدیث انہ غیر اسم غراب لما فیہ من البعد ولانہ اخبث الطیور انتہی۔ ان ہر سہ کتب کی عبارتوں کا ماحصل یہ ہے۔ کہ چونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رائے مبارک اور طبع سلیم میں کوا ایک خبیث بلکہ اخبث پرندوں میں سے متقرر تھا۔ اور اس خبیث جانور سے نفع کسی طرح متصور نہیں ہو سکتا تھا۔ نہ

اسکے کھانے سے کیونکہ خبیث محرم الاکل ہوا کرتا ہے۔ لقولہ تعالےٰ ویحرم علیہم الخبائث اور
نہ کسی دوسرے وجہ سے بلکہ اس کوے سے انسان کو ایذاء اور ضرر پہنچتا ہے۔ کما تقدم ذکرہ
اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصریح بالقتل پر ارشاد فرمایا۔ نیز اس کی خباثت
کی ہی جہت سے آپ نے صلے اللہ علیہ وسلم رلیقتہ کے والد کا نام بجائے غراب کے مسلم رکھدیا
اور صاحب درمختار لکھتے ہیں۔ والغراب الابقع الذی یاکل الجیف لانہ ملحق بالخبائث
قال المصنف ثم قال والخبیث ما تستخبثہ الطباع السلیمۃ۔ ترجمہ اور حلال نہیں ابقع کوا جو
مردار کھاتا ہے۔ اسواسطے کہ وہ حیوانات خبیثہ کی ساتھ ملحق کیا گیا ہے۔ مصنف نے اپنی
شرح میں پھر مصنف نے کہا۔ کہ خبیث وہ چیز ہے جس سے طبائع سلیمہ گھنائیں۔ اور انکو
مکروہ اور خبیث جانیں۔ م غراب ابقع وہ ہے جسمیں سیاہی اور سفیدی ہو کذا فی الطحطاوی عن
المکی عن الکشف۔ غایۃ الاوطار شرح درالمختار جلد ۴ صفحہ ۱۴۶۔ اب چونکہ علمائے نامدار کے قول
سے ثابت ہوا۔ کہ اس کوے موذی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے خبیث ہونیکی وجہ
سے اسکو فاسق فرمایا ہے۔ اب کسکو مجال ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خلاف کرکے اس غراب
ابقع کو طیب کہے ہرگز نہیں۔ (صغریٰ) اور جو خبیث ہے۔ وہ حرام ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں
وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبٰٓئِثَ قرآن شریف پارہ ۹۔ ترجمہ اور حلال کرتا ہے
واسطے انکے پاکیزہ چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر گندی چیزیں۔ اور شیخ اسمٰعیل حقی اس آیت کی تفسیر
میں لکھتے ہیں۔ ویحرم علیہم الخبائث کالدم ولحم الخنزیر فالمراد بالطیبات ما یستطیب
الطبع ویستلذہ وبالخبائث ما یستخبثہ الطبع وتتنفر منہ فتکون الآیۃ دلیلاً علی ان الاصل فی
کل ما یستطیبہ الطبع الحل وکل ما یستخبثہ الطبع الحرمۃ الا الدلیل منفصل تفسیر روح البیان
مطبوعہ مصر صفحہ ۲۵۱ مطلب یہ کہ جن چیزوں کو انسانی طبائع خوش جانیں اور لذت حاصل کریں۔ وہ پاک
ہیں اور جن اشیائے نفرت اور کراہت کریں وہ پلید ہیں۔ تو یہ آیت اس امر کی دلیل
ہے۔ کہ جس چیز کو طبائع سلیمہ پاک جانیں وہ حلال ہیں۔ اور جن کو پلید جانیں وہ حرام
ہیں۔ مگر کسی خاص علیحدہ دلیل کی وجہ سے اس کا خلاف ہو تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اسی آیت کے مطابق اشیائے پاک کو حلال اور اشیائے پلید کو حرام فرمایا ہے
جس پر قرآن شریف و حدیث شریف ناطق و شاہد ہیں بلکہ توریت و انجیل بھی گواہ ہیں خاصکر
اسکے کو فاسق و خبیث و موذی قرار دیکر محرم اور غیر محرم کے لئے حل و حرم میں قتل کردینے کا حکم

فرمایا ہے۔ اور شیخ ابن عابدین شامی حاشیہ در المختار میں لکھتے ہیں۔ قولہ والخبیث الخ
قال فی معراج الدرایۃ اجمع العلماء علی ان المستخبثات حرام وہو قولہ تعالے ویحرم
علیہم الخبائث وما استطابہ العرب حلال لقولہ تعالے ویحل لہم الطیبات وما استخبثہ
العرب فہو حرام بالنص والذین یعتبر استطابتہم اہل الحجاز من اہل الامصار لان الکتاب
نزل علیہم وخوطبوا بہ ولم یعتبر اہل البوادی لانہم للضرورۃ والمجاعۃ یاکلون ما یجدون۔ رد المختار
الشامی جلد ۵ صفحہ ۱۹۵ خلاصہ یہ کہ سب علماء نے اجماع کیا ہے کہ جسکو اہل حجاز شہروں میں رہنے
والے پاک سمجھیں وہ حلال ہے اور جسکو ناپاک جانیں وہ حرام ہے۔ اس آیت کی وجہ
سے اور ملک حجاز کے اہل امصار اس لئے پاک اور ناپاک جاننے میں معتبر ہوئے کہ کتاب
اللہ انہیں پر نازل ہوئی اور وہ ہی لوگ قرآن کے مخاطب ہیں۔ اور جنگل کے رہنے والوں کا
اس میں کچھ اعتبار نہیں۔ کیونکہ ان کو جو کچھ مل جائے۔ اضطرار اور بھوک کی وجہ سے
کھا لیتے ہیں۔ پھر اللہ تعالے فرماتا ہے۔ قل لا یستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک
کثرۃ الخبیث فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون ترجمہ کہ یا رسول
اللہ نہیں برابر ہوتا ناپاک اور پاک اگرچہ خوش لگی بہتایت ناپاک کے پس ڈرو اللہ تعالے
سے اے صاحبو عقل کے تو کہ تم فلاح پاؤ۔ اور شیخ اسمٰعیل حقی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے
ہیں۔ وسبب النزول وان کان خاصا لکن حکمہ عام فی نفی المساوات عند اللہ بین الردی
وبین الجید ففیہ ترغیب فی الجید وتحذیر عن الردی ویتناول الخبیث والطیب امورا کثیرۃ
فمنہا الحلال والحرام فمثقال حبۃ من الحلال ارجح عند اللہ من ملئ الدنیا من الحرام لان الحرام
خبیث مردود والحلال طیب مقبول فہما لا یستویان ابدا کما ان طالبیہما کذالک فطالب الخبیث
خبیث وطالب الطیب طیب واللہ تعالی یسوق الطیب الی الطیب کما انہ یسوق
الخبیث الی الخبیث تفسیر روح البیان سورۃ صفحہ ۵۹۹ مطبوعہ مصر۔ اب خبیث شئے کی حرمت
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع اہل علم سے ثابت ہوگئی۔ اور عقل وقیاس بھی یہی چاہتا
ہے کہ جو چیز پلید ہو وہ حرام ہی ہونی چاہئے مکر بھی۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ اگرچہ خبیث کوے
کثیر التعداد مفت دستیاب ہو سکتے ہیں۔ اور ان کو دیکھ کر کھانے والوں کا منہ پانی سے بھر
جاتا ہوگا۔ مگر یاد رہے کہ قرآن وحدیث واجماع وقیاس دلائل اربعہ کے رو سے یہ دیسی
کوے حرام ہیں۔ فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون بس رسید از خدا تعالیٰ

در استحلال محرمات ای خداوندان عقلاے معانی شاید کہ شمار ستگار شوید تفسیر حسینی
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ربیع الاول رضینا کتاب اللہ للفصل بینناه وقول رسول
اللہ صحیح فاصل۔ **قاعدہ دوسرا**۔ غراب البقع فاسق اور معدود فی الخمس الفواسق ہے رسول اکرم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسے فاسق فرمایا ہے۔ کتب احادیث صحاح اس سے بھرے ہوئے ہیں
از انجملہ ایک مسلم کی حدیث خمس فواسق والی پہلے گذر چکی ہے۔ دوسرا محمد بن اسمٰعیل بخاری
اپنی صحیح میں اسطرح پر تحریر فرماتے ہیں۔ حدثنا یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وہب قال
اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
قال خمس من الدواب کلہن فاسق یقتلن فی الحرم الغراب والحداۃ والعقرب والفارۃ والکلب العقور
بخاری شریف۔ **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے باسناد مذکور مروی ہے یہ کہ بے شک رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پانچ جانور ہیں جو سب وہ فاسق ہیں۔ قتل کئے جائیں حرم میں
کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا اور کتا کٹ کھنا۔ اور جس جانور کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے پانچ فاسقوں میں گنا۔ اور لفظ فاسق سے ملقب فرمایا۔ وہ حرام ہے۔ ہمارے بدر حافظ بدرالدین
العینی حنفی شرح ہدایہ میں دربارہ فواسق تحریر فرماتے ہیں قولہ والفواسق بالنصب جمع فاسقۃ و
سمیت فواسق بطریق الاستعارۃ لخبثہن وقیل لخروجہن عن الحرمۃ والفسق الخروج ومنہ اشتقاق
ومنہ قیل للعاصی فاسق لخروجہ عن امر ربہ وقیل سمیت فواسق لارادۃ تحریم اکلہا لقولہ تعالی او اکلہ
فسق بعد ما ذکر ما حرم من المیتۃ والدم وقیل لخروجہن عن السلامۃ منہن الی الاذی وقیل لخروجہن
عن الانتفاع بہن بنایہ علی الہدایۃ جلد اول حصہ دوم صفحہ سطر ۲۔ **ترجمہ** فواسق جمع ہے فاسقۃ
کی ان پانچ جانوروں کا نام بطور استعارہ فاسق اسلئے ہوا۔ کہ یہ خبیث ہیں۔ اور بعض نے
کہا اسلئے ہوا کہ انکا قتل کردینا محرم وغیرہ پر حرام نہیں بلکہ جائز ہے۔ اور فسق کا لغوی معنے
خارج ہونا ہے استقامت سے۔ اسیلئے عاصی و نافرمان کو فاسق کہتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالی
کے امروں کی تابعداری سے نکل جاتا ہے۔ اور بعض نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
انکے کھانیکو حرام کرنیکے ارادے پر انکو فاسق فرمایا یعنے اس ارادہ پر کہ انکا کھانا حرام ہے۔ انکو
فواسق فرمایا۔ اس دلیل سے کہ خدا تعالےٰ نے بھی بعد بیان کرنے محرمات مردار وغیرہ کے فرمایا
ذٰلِکُمْ فِسْقٌ یعنی یہ سب چیزیں حرام اور خارج از نفع ہیں۔ اور بعض نے کہا اس لئے یہ
فواسق ہیں۔ کہ ان میں طبعاً ضرر و ایذا ہے۔ اور سلامتی نہیں۔ اور ایک قول یہ ہے کہ ان

اور بعض نے لکھا کہ اس واسطے وہ فواسق ہیں۔ کہ انسان کو ان سے نفع حاصل نہیں ہو سکتا ہے
نہ ان کے گوشت سے کیونکہ یہ سب حرام ہیں۔ اور نہ کسی اور وجہ سے لہذا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم آگاہ ہونا چاہیے کہ یہ اقوال مختلفہ جو معانی فواسق میں بیان کی گئی ہیں۔ سب کے سب
ان جانوروں کی حرمت پر بچند وجوہ دلالت کر رہے ہیں۔ غور کریں کیونکہ اولاً یہ سب
جانور خبیث ہیں۔ اور جو خبیث ہے وہ حرام ہے۔ کما مر ثانیاً ان کا قتل کر دینا بغیر ذبح
کے محرم وغیرہ کے لیے حلال ہو۔ اور جو اس طرح کا مباح القتل ہو۔ وہ بھی حرام ہوتا ہے۔
کما سیاتی ثالثاً رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بلفظ فواسق انکی حرمت کا ارادہ فرمایا ہے
یعنی ان کی حرمت بیان کرنیکے لئے انکو فواسق فرمایا ہے اور یہ قول باقی اقوال سے کئی وجوہات
سے مرجح ہے۔ اول یہ کہ کلام اللہ کا محاورہ بھی اس کا موید ہے۔ دوسرا یہ کہ باقی اقوال بھی اسی
اہم معنے میں تعمیل ہو کہ حضرت عائشہ صدیقہ و قاسم بن محمد بن ابی بکر بن الصدیق اور عبد اللہ
بن عمر بن الخطاب اور عروۃ بن الزبیر وغیرہم اصحاب کبار و تابعین نے بھی اسی لحاظ سے غراب
فاسق کی حرمت پر فتوی فرمایا ہے۔ کما سیاتی چوتھا یہ کہ یہ قول مدلل کیا گیا ہے۔ بخلاف
باقی اقوال کے فافہم۔ رابعاً سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ان جانوروں کو موذی
فرمایا۔ اور جو شرع کی جانب سے موذی قرار دیا گیا ہو وہ حرام ہوتا ہے۔ کما سیاتی ذکرہ خامساً
جو جانور خارج ہیں اس سے کہ انسان کو کسی قسم کا کوئی نفع دیں۔ اور جس جانور سے انسان
کوئی نفع نہ حاصل کر سکے۔ وہ حرام ہوتا ہے کیونکہ جو جانور ماکول اللحم ہو۔ اس کی تو ذات ہی سے
انسان نفع حاصل کر سکتا ہے۔ جو اعلے درجہ کا نفع ہے پھر اسکو غیر نافع کیونکر کہا جا سکتا ہے
اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی غیر نافع ہونے کی جہت سے انکو فاسق فرمایا تو ناسائے
کہا ہی جا سکتا ہے کہ یہ جانور غیر ماکول اللحم ہیں۔ کیونکہ اگر ان سے حصول نفع کا امکان متصور ہوتا
تو غالباً ان کے لحم ہی سے متصور ہوتا۔ فتامل اور حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی بھی شرح بخاری
میں اسی مضمون پر تحریر فرماتے ہیں۔ واما المعنی فی وصف الدواب المذکورۃ بالفسق فقیل
لخروجہا عن حکم غیرہا من الحیوان فی تحریم قتلہ وقیل فی حل اکلہ لقولہ تعالی او فسقا اہل لغیر اللہ
بہ وقولہ تعالی ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ وانہ لفسق وقیل لخروجہا عن حکم غیرہا بالایذاء والافساد
وعدم الانتفاع بہا ومن ثم اختلف اہل الفتوی فمن قال بالاول الحق بالخمس کل ما جاز قتلہ للحلال والمحرم
وفی الحل ومن قال بالثانی الحق ما لا یوکل لحمہ الا ما نہی عن قتلہ وہذا قد یجامع الاول ومن قال

باقی اسے بخیض الالحاق بہا بحصل منہ الافساد و فتح الباری جزء ۴ صفحہ ۲۸ سطر ۵ مطبوعہ مطبع الفاروقی
دہلوی ۔ اور بھی حافظ ابن حجر تحریر فرماتے ہیں ۔ قال ابن دقیق العید والتعدیۃ بمعنی الایذاء الی
کل موذی قوی بالاضافۃ الی تصرف اہل القیاس فانہ ظاہر من جہۃ الایماء بالتعلیل بالفسق
وہو خروج عن الحد وا التعلیل بحرمۃ الاکل فیہ ابطال لما دل علیہ ایماء النص من التعلیل بالفسق
انتہی وقال غیرہ یعود ذلک الی تفسیر الفسق فمن فسرہ بانہ الخروج عن بقیۃ الحیوان بالاذی علل
بہ ومن قال بجواز القتل وتحریم الاکل علل بہ وقال من علل بالاذی انواع الاذی مختلفۃ وکانہ
نبہ بالعقرب علی ما یشارکہا فی الاذی باللسع ونحوہ من ذوات السموم کالحیۃ والزنبور وبالفارۃ
علی ما یشارکہا فی الاذی بالنقب والقرض کابن عرس وبالغراب والحداۃ علی ما یشارکہما بالخطف
کالصقر والحد وقال من علل بتحریم الاکل وجواز القتل انما اقتصر علی الخمس لکثرۃ ملابستہا للناس
بحیث یعم اذاہا والتخصیص بالغلبۃ لا مفہوم لہ فتح الباری صفحہ ۲۷ ج ایضاً اور امام محمد بن
علی الشوکانی شافعی شرح منتقی الاخبار میں بھی اسی مضمون پر تحریر فرماتے ہیں ۔ قال النووی
تسمیۃ ہذہ الخمس فواسق تسمیۃ صحیحۃ جاریۃ علی وفق اللغۃ فان اصل الفسق لغۃ الخروج
ومنہ فسقت الرطبۃ اذا خرجت عن قشرہا فوصفت بذلک لخروجہا عن حکم غیرہا من الحیوان
فی تحریم قتلہ او حل اکلہ او خروجہا بالایذاء والافساد ۔ نیل الاوطار مطبوعہ مصر جزء ۴ صفحہ ۲۴ سطر ۱۷
وکذا فی عون الباری شرح البخاری وکذا فی شرح المسلم للنووی وکذا فی القسطلانی شرح البخاری
اور علامہ زرقانی مالکی شرح موطا میں تحریر فرماتے ہیں ۔ قال عیاض سمو فواسق لخروجہم عن السلامۃ
منہم الی الاضرار والاذی فخرجت بالاذیۃ عن جنسہا من الحیوان وقیل لخروجہا من الحرم
لغیرہا والامر بقتلہا فی الحل والحرم وانہ لا فدیۃ فیہا وقیل لخروجہا عن الانتفاع بہا وقیل لتحریم اکلہا
کما قال وانہ لفسق عند ذکر المحرمات وقالت عائشۃ من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فاسقا ۔ زرقانی جزء ثانی مطبوعہ مصر صفحہ ۱۹۱ سطر ۱۲ ۔ اور ہمارے بدر عینی حنفی شرح بخاری
میں فرماتے ہیں ۔ ومن علل بتحریم الاکل انما اقتصر علی الخمس لکثرۃ ملابستہا للناس بحیث یعم اذاہا
عمدۃ القاری جزء ۱۰ سطر ۲ ۔ ترجمہ اور جس نے معلل کیا قتل فواسق کو حرمت اکل کے ساتھ
اس نے تخریف انہیں پانچوں پر کفایت کی کیونکہ یہ اکثر آدمیوں میں ملے جلے رہتے ہیں
اس لئے ان کا ضرر عام ہوتا ہے ۔ اور جنہوں نے اقتصار کیا پانچوں پر وہ حنفی ہیں چنانچہ
ہدایہ میں لکھا ہے ۔ ومن قتل بالابرکل لحمہ من الصید کالسباع ونحوہا فعلیہ الجزاء الا ما استثناہ

وفسخ و سواہ عدوانہ۔ ہدایہ مع الکفایہ صفحہ ۱۹۶ مطبوعہ احمدی دہلوی ترجمہ مخالفہ اور جب لئے قتل کیے
ان جانوروں کو جنکا گوشت کھایا نہیں جاتا شکار حیوانات وحشی سے چنانچہ درندے
اور ان کی مثل ذی مخلب وغیرہ پرندے اس پر جزا ہے مگر وہ جانور کہ مستثنیٰ کیا انکو
شرع نے حیوانات غیر ماکول سے جزا میں ان کے قتل کرنے سے ان پر جزا نہیں اور وہ پانچ فاسق
ہیں جنکو ہم شمار کر چکے ہیں۔ وہ جو ماعدوناہ کے نیچے علامہ عینی لکھتے ہیں۔ من الخمس
الفواسق۔ اب اس کلام سے بلا شک و شبہ ثابت ہوگیا کہ صاحب ہدایہ و عینی بلکہ حنفیہ کے
نزدیک یہ پانچ فاسق حیوانات غیر ماکول سے ہیں۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث
دہلوی حنفی مذہبی کتاب حجۃ اللہ البالغہ باب حیوانات غیر ماکول کے بیان میں تحریر فرماتے ہیں
وسمی بعضہا فاسقا فعلم بجوز تناولہ۔ حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ بریلی صفحہ ۱۹۳ سطر ۷ ترجمہ اور بعض
جانوروں کو حضور علیہ السلام نے لفظ فاسق سے نامزد فرمایا۔ پس نہیں حلال کھانا ان کا اور
ایسا ہی روایات گذشتہ سے ثابت ہے کہ پانچ فواسق سب حرام ہیں۔ پس نتیجہ یہ
نکلا کہ یہ غراب ابقع فاسق مباح القتل اور محرم الاکل ہے۔ اور خاص کر بھی کوے فاسق پر روایتیں
وارد ہوئی ہیں۔ جو ذیل میں نقل کی جاتی ہیں۔ تاکہ کوئی خدشہ باقی نہ رہے۔ اور اطمینان
قلب پوری طرح حاصل ہو جائے۔ (۱) علامہ زرقانی مالکی لکھتے ہیں۔ وقالت عائشۃ
من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاسقا ترجمہ۔ اور فرمایا حضرت
عائشہ نے کون کھا سکتا ہے۔ کوے کو۔ حالانکہ نام رکھا اسکا رسول اللہ نے فاسق۔ اور حضرت
جلال الدین سیوطی شافعی آیۃ شریفہ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الخ کی تفسیر میں بعد نقل
احادیث در حرمت ذی مخلب وغیرہ کی فرماتے ہیں۔ (۲) واخرج ابن ماجہ عن ابن عمر قال
من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاسقا واللہ ما ہو من الطیبات
تفسیر در المنثور للسیوطی مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۴۷ ترجمہ اور ابن ماجہ عبد اللہ ابن عمر سے
روایت کرتے ہیں۔ کہ فرمایا کون کھا سکتا ہے کوے کو اور حالانکہ بے شک نامزد کیا اسکو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فاسق۔ مجھے اللہ عزوجل کی قسم ہے۔ کہ نہیں وہ کوا حلالوں میں
سے اور جو ابن ماجہ شریف میں حیوانات غیر ماکول کے بیان میں غراب کا باب جدا مقرر
کر کے حدیثیں بیان کی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ باب الغراب (۳) حدثنا احمد بن الازہر النیساپوری
ثنا الہیثم بن جمیل ثنا شریک عن ہشام بن عروہ عن ابیہ عن ابن عمر قال من یاکل

وقد سماہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاسقاً واللہ ما ہو من الطیبات (۴م) حدثنا محمد بن بشار
ثنا الانصاری ثنا المسعودی ثنا عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق عن ابیہ
عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال الحیۃ فاسقۃ والعقرب فاسق فقیل للقاسم
ایوکل الغراب قال من یاکلہ بعد قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاسقاً۔ سنن ابن ماجہ مطبوعہ
فاروقی دہلوی صفحہ ۲۳۲ ہے۔ اور شرح مختصر الکرخی للقدوری حنفی کے کتاب الذبائح
میں لکھا ہے۔ وروی بشر بن الولید عن ابی یوسف قال سألت ابا حنیفۃ عن اکل الغراب
فرخص فی غراب الزرع وکرہ الغداف وسألتہ عن الابقع فکرہ ذالک لانہ یاکل المیتۃ والاصل
فی تحریم الغراب الابقع والغداف ما روی ہشام بن عروۃ عن ابیہ انہ سئل عن اکل الغراب فقال
من یاکلہ بعد ما سماہ فاسقا یعنی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام خمس فواسق یقتلہا المحرم فی الحل والحرم
الحدیث ولان غالب اکلہا الجیف اور بشر بن ولید ابو یوسف سے روایت کرتے ہیں۔ کہ فرمایا ابو یوسف
نے کہ پوچھا میں نے ابا حنیفہ سے کوے کے کھانے کی بابت پس رخصت دی انہوں نے غراب الزرع
میں اور حرام فرمایا غداف کو پھر میں نے ابقع کی نسبت پوچھا تو آپ نے اسکو بھی حرام فرمایا۔ اس لئے
کہ وہ مردار کھاتا ہے۔ اور اصل قاعدہ غراب ابقع و غداف کی حرمت میں۔ وہ نص اور حدیث ہے
جسکو ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے روایت کیا۔ کہ عروہ سے کسی نے کوے کی کھانے
کی نسبت فتوی پوچھا۔ تو فرمایا۔ کہ کون کھا سکتا ہے کوے کو بعد اس کے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے بلفظ فاسق اسے فرمایا یعنے فرمایا حضور علیہ السلام نے کہ پانچ جانور فاسق ہیں
قتل کرے انکو محرم حل اور حرم میں الحدیث۔ اور اس سے کہ اکثر غداف اور ابقع کی خوراک مردار
ہے۔ اور اسی طرح حاشیۃ الشلبی علی الزیلعی میں مرقوم ہے۔ اب چونکہ صحابہ و تابعین اور
ائمہ مجتہدین اور فقہاء و محدثین نے بالاتفاق اس کوے فاسق کو استدلالاً بلفظ الفاسق
حرام فرمایا۔ اب کون ہے جو اس کو حلال کہ سکے۔ پس جن صاحبان نے کہا کہ فسق سے
کسی طرح حرمت ثابت نہیں ہو سکتی وہ انکا قول بالکل غلط ہے فصل الخطاب کی یہ عبارت
کہ لفظ فاسق کے معنے اصلی اور حقیقی تو حرام کے ۔۔۔ انشاء اللہ تعالےٰ حضور سے علم و فہم والا پیش نہیں
کر سکتا۔ اب اگر فسق سے حرمت نکالی جاویگی تو وہ خیال اسکا اور افترا ہی نکالی جاویگی جسکا مطلب
صاف یہ ہوگا کہ ان صاحبوں کی عقل میں حرمت کو فسق مستلزم ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی نزدیک یہ
استلزام صحیح نہیں۔ اور یہ مدعیان استلزام جب اس استلزام کو کسی دلیل قابل قبول

ثابت فرمادینگے۔ اسوقت انشاء اللہ اہل فہم کو اسکی حقیقت خود معلوم ہوجائیگی۔ انتہی
یہ عبارت بوجہ مخالفت تقریر متعددہ بالا واحادیث ونصوص کے بالکل غلط اور ساقط عن الاعتبار
ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار لعلکم ترحمون۔ **قاعدہ تیسرا** اضطراب القبح کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے حق میں مباح القتل مخبر کیا ہے کما قر غیر مرۃ ومرّ
اور جس حیوان متوحش یعنی صید کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم کے حق میں مباح القتل
فرمایا ہے وہ حرام ہے دلیل یہ کہ اسجگہ قتل سے وہ معنے مراد ہے۔ جو سوائے ذبح کے ہے خواہ
وہ قتل بہیئت ذبح کیوں نہو۔ اسلئے کہ حق سبحانہ وتعالے شانہ اپنی کلام پاک میں فرماتا ہے
یا ایھا الذین آمنوا لا تقتلوا الصید وانتم حرم۔ ترجمہ اے لوگو ایمان والو مت قتل کرو
تم شکار (حیوان وحشی) کو بحالیکہ تم محرم ہو۔ اس جگہ باریتعالی نے محرم کو صید کے قتل سے
منع فرمایا۔ اور اسکی فعل کو خواہ ذبح ہی ہو۔ قتل سے سے فرمایا تاکہ عام ہو حرمت اسکی یعنی
صید کی ذبح کو بھی شامل ہو حضرت علامہ احمد اپنی تفسیر میں اس بحث کے متعلق لکھتے ہیں۔
فی الزاہدی وانما ذکر القتل دون الذبح والزکاۃ لیعم الحرمۃ واختلفوا فی ہذا النہی فقیل یلحق ذبح
المحرم بالمیتۃ وذبیحۃ الوثنی وقیل کالشاۃ المغصوبۃ اذا ذبحہا الغاصب کذا ذکر فی البیضاوی
تفسیر احمدی مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۹۷ سورۃ۔ ترجمہ اللہ تعالے نے بجز لفظ ذبح اور زکوۃ کے بجائے
لفظ قتل کا اس غرض اور فائدے کے لئے ذکر فرمایا ہے۔ کہ وہ عام طور پر حرمت کو شامل ہو۔ اور اکثر
دین نے لفظ قتل سے حرمت کے بارہ میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا ذبیحہ محرم کا مردار و بت
پرست کیطرح حرام ہے۔ اور بعض نے کہا کہ اس ذبح کی بھری بکری کی طرح ہے۔ جسکو غاصب نے
ذبح کیا ہو۔ ایسا ہی تفسیر بیضاوی میں بھی مذکور ہے۔ اور شیخ اسمٰعیل حقی اپنی تفسیر میں تحریر
فرماتے ہیں وانما ذکر القتل دون الذبح للایذان بکونہ فی حکم المیتۃ فکل ما یقتلہ المحرم من الصید
لا یکون مذکی وغیر المذکی لا یجوز اکلہ والمعنی لا تقتلوہ والحال انتم محرمون۔ تفسیر روح البیان
مطبوعہ مصر صفحہ ۸۸ ترجمہ اللہ تعالے نے صرف اس سے لفظ قتل کو بجز لفظ ذبح کے بیان
فرمایا تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ جس صید کو محرم قتل کرے خواہ بشکل ذبح ہی کیوں نہ
وہ مردار کی طرح حرام ہوجاتا ہے۔ اور مذبح اور ذبیحہ نہیں ہوتا۔ اور جو ذبیحہ نہ ہو وہ حرام
ہوتا ہے۔ معنے آیت کے یہ ہیں۔ کہ تم بحالت احرام صید یعنی شکار کو قتل نہ کرو۔ اور حرمت
حرمت کی علی العموم تب ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ جب لفظ قتل سے قتل بغیر ذبح کے مراد ہو

کیونکہ اس وقت محرم ذبح للصید کی اہلیت اور صید ذبح المحرم کی محلیت سے
خارج ہو جائیگا۔ اور منہی عنہ میں قبح لذاتہ ہوگا۔ یا یہ ملحق بقبیح لعینہ ہوگا۔ پس محرم
کا صید کو قتل کرنا۔ علی صورت الذبح بھی غیر مشروع بالاصالہ ہوا اور اسکی ذبح للصید۔
زکوٰۃ نہ ہوگی۔ لانہ فعل حرام فلا یقوم مقام الممیز بین الدم واللحم پس ذبیحہ محرم میتہ اور ذبیحہ
مجوسی اور بت پرست کے ساتھ ملیگا یعنے حرام ہوگا۔ مفسرین کی کلام سے یہی ثابت
ہوتا ہے۔ اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ اور انکے صاحبین اور امام مالک وغیرہ رضی اللہ عنہم کا
ہے اور امام شافعی ایک روایت میں تو انسے موافق ہیں۔ اور دوسری روایت میں مخالف
مگر اس روایت میں بھی محرم قاتل کے حق میں صید مذبوح کو حرام ہی فرماتے ہیں۔ کما صرح
بہ الفقہا اور اگر قتل سے ذبح اور زکوٰۃ مراد لی جاوے۔ تو پھر لا محالہ لا تقتلوا الصید بمعنے لا تذبحوا
الصید اور لا تزکوا الصید ہوگا۔ تو اس وقت نہی از قبیل افعال شرعیہ ہوگی نہ از قسم افعال حسیہ
اور چونکہ نہی میں منہی عنہ کا حسا یا شرعاً متصور ہونا منجملہ شرطیات میں سے ہے۔ اور اس صورت
میں نہی فعل شرعی سے ہوگی۔ اس لئے وہ منہی عنہ (ذبح وزکوٰۃ) بالاصالہ مشروع ہوگا ورنہ
نہی العاجز لازم آئیگی جو صاحب شرع سے محال ہے۔ اس وقت بالضرورت محرم کی ذبح در اصل
زکوٰۃ ہوگی۔ اور محرم صید کے حق میں اہل ذبح ہوگا۔ اور صید بھی محرم کی ذبح کا محل۔ تو ذبیحہ اس کا
اس صورت میں چاہئے کہ حرام نہ ہو بلکہ حلال طیب ہو۔ اگرچہ اس پر جزا لازم ہو۔ اس حکم میں
بغیر خلاف قرآن وسنت واجماع صحابہ اور ائمہ کے اور کچھ حاصل نہوگا۔ سید جلال الدین الکرلانی
الخوارزمی بعد نقل دلیل شافعی کے شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں۔ وحجتنا فی ذالک قولہ تعالیٰ ولا تقتلوا
الصید وانتم حرم سماہ قتلاً فعرفنا ان ہذا الفعل غیر موجب للحل اصلاً کفایہ شرح الہدایہ مطبوعہ احمدی دہلی
ج ا صفحہ ۱۸۴ ترجمہ۔ اور محرم کے ذبیحہ کو مردار کا سا حکم لگانے میں ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا
قول ہے۔ وَلَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے محرم کے فعل کا نام قتل رکھا
ہے پس پہچان لیا ہمنے کہ بیشک محرم کا یہ فعل حلت کا سبب نہیں بن سکتا۔ اور اسی مقام
مقام پر عینی شرح کنز میں لکھتے ہیں۔ و لنا ان اللہ تعالیٰ سماہ قتلاً فدل علی انہ لیس بذکاۃ ترجمہ
اور ہماری یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محرم کے فعل یعنے ذبح للصید کو قتل کے لفظ سے ارشاد فرمایا
پس لفظ قتل اس بات کی دلیل ہے کہ محرم کی ذبح للصید زکوٰۃ نہیں۔ اور کنز الدقائق میں مرقوم ہے
وَ لَوْ ذَبَحَ الْمُحْرِمُ صَيْدًا حُرِّمَ اور اس کے حاشیے پر لکھا ہے۔ ای اذا ذبح المحرم صیداً

فذبیحتہ میتۃ سواء ذبح لنفسہ او لغیرہ بل ہو حرام علی القاتل المحرم وغیرہ وقال الشافعی لا یحل ما ذبح
المحرم لہ ویحل لغیرہ عنہ سوہیتان ولنا قولہ علیہ السلام فی حدیث ابی قتادہ ہل اعنتم ہل اشرتم فقالوا
لا فقال علیہ السلام اذاً فکلوا فاذا کانت الاعانۃ والاشارۃ موجبتان فی حرمۃ الاکل فذبحہ اولی
مستخلص علی الکنز صفحہ ۹۶ اب اس عبارت میں اپنے دعوے کے ثبوت پر حدیث شریف
بھی دیدہ ناظرین کی گئی۔ اور صحیح مسلم میں بھی حدیث ذیل مرقوم ہے۔ وحدثنی القسم بن زکریا
حدثنا عبید اللہ عن شیبان جمیعا عن عثمان بن عبد اللہ بن موہب بہذا الاسناد فی روایۃ
شیبان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امنکم احد امرہ ان یحمل علیہا او اشار الیہا
وفی روایۃ شعبۃ قال اشرتم او اعنتم او اصدتم قال شعبۃ لا ادری قال اعنتم او اصدتم۔
اور مشکوۃ شریف میں بھی یہ حدیث مرقوم ہے۔ عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لحم الصید لکم فی الاحرام حلال ما لم تصیدوہ او یصاد لکم رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی
اور شرح موطا امام مالک میں مسطور ہے۔ وسئل مالک عن الرجل یضطر الی اکل المیتۃ وہو محرم
ایصید الصید فیاکلہ ام یاکل المیتۃ فقال بل یاکل المیتۃ) قولیل (ذالک ان اللہ تبارک لم یرخص للمحرم
فی اکل الصید ولا فی اخذہ علی حال من الاحوال بل اطلق النہی فقال لا تقتلوا الصید وانتم
حرم وقال وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرماً وقد رخص فی المیتۃ علی حال الضرورۃ) بنحو قولہ تعالی
فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ (قال مالک واما ما قتل المحرم) لنفسہ او ذبح من
الصید فلا یحل اکلہ لحلال ولا لمحرم لانہ لیس بذکی (ای مذکی بل میتۃ سواء کان خطاءً او عمداً
فاکلہ لا یحل لاحد وقد سمعت ذالک من واحد) زرقانی محمد عبد الباقی ج ۲ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۹۲
باب ما یحل للمحرم اکلہ من الصید اور صاحب ہدایہ تحریر فرماتے ہیں۔ واذا ذبح المحرم صیداً
فذبیحتہ میتۃ لا یحل اکلہا وقال الشافعی یحل ما ذبحہ المحرم لغیرہ لانہ عامل لہ فانتقل فعلہ الیہ ولنا.
ان الذکوۃ فعل مشروع وہذا فعل حرام فلا یکون ذکوۃ کذبیحۃ المجوسی وہذا لان المشروع ہو
الذی قام مقام الممیز بین الدم واللحم تیسیراً فینعدم بانعدامہ۔ ہدایہ مطبوعہ احمدی دہلی
صفحہ ۱۸۶ پس اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ حنفیہ رحمہم اللہ کے نزدیک محرم کا ذبح کیا ہوا صید
مردار اور ذبیحہ وثنی اور مجوسی کی طرح حرام ہے۔ اور صاحب کفایہ لکھتے ہیں۔ قولہ وہذا لان
المشروع ہو الذی قام مقام الممیز بدلیل انہ لو ذبح المسلم الحلال ولم یخرج من المذبوح دم اصلاً
یحل اکلہ وان ذبح المجوسی لا یحل اکلہ وان خرج منہ الدم فیعلم ان المعتبر ہو الفعل

المشروع القائم مقام الممیز فینعدم بانعدامہ۔ فان قیل یشکل علی ہذا ذبح شاۃ الغیر بغیر
اذنہ فانہ حرام محض حتی انہ لو اضطر المسلم بین اکل المیتۃ واکل مال الغیر کان علیہ
ان یاکل المیتۃ لا مال الغیر کذا فی المحیط قلت النہی عن الذبح اذا کان المعنے فی الذابح او المذبوح
کان ذلک قبیحاً فی عین الفعل فکان ما ینافی ان یکون المنہی عنہ مشروعاً واذا کان المنع
بالنہی لمعنی فی الثالث وہو المالک کان النہی لمعنی فی غیرہ فلم یصر عین الذبح حراماً بل الحرمۃ
ہناک لصیانۃ حق المالک حتی زالت تلک الحرمۃ باذنہ فکان مشروعاً فی نفسہ۔
کفایہ شرح ہدایہ مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۸ اس عبارت سے بھی بدرجہ غایت واضح ظاہر ہوا کہ ذبح
میں فعل مشروع کا ہونا معتبر ہے۔ جو قائم ہو مقام خارج ہو جانے دم مسفوح کے
پس محرم کی ذبح میں چونکہ لمعنی فی عین الفعل نہی وارد ہوئی ہے۔ اور وہ فعل مجوسی
کی ذبح کی طرح بالاصالہ غیر مشروع ہوا۔ تو اسکے ذبیحہ سے دم مسفوح جو نجس ہے اگر
خارج بھی ہو گیا تب بھی حرام ہی رہیگا۔ اور مسلم غیر محرم کے ذبیحہ سے اگر دم مسفوح نہ بھی
نکلے تب بھی حلال ہو جائیگا۔ اور اسی طرح حلال ہے وہ کہ کوئی شخص مملوکہ غیر کو بغیر اذن
مالک کے ذبح کر ڈالے۔ خواہ یہ فعل حرام ہی ہو۔ کیونکہ یہاں نہی لمعنی فی غیرہ ہے۔
لا لمعنی فی نفسہ فائدہ اس سے یہ ہے۔ کہ اگر مالک شے نے اذن دیدیا تو وہ حرمت بھی
زائل ہو جائیگی کیونکہ یہ فعل اصل میں مشروع تھا۔ ان سب روایات کا ماحصل یہ ہے
کہ صید ماکول اللحم جیسے چڑیا یا فاختہ یا ہرن یا گورخر یا بارہ سنگھا وغیرہ جو قطعی حلال ہیں
اگر محرم نے ان کو ذبح کیا۔ تو وہ سب مردار کی طرح حرام قطعی ہو جائینگے۔ بلکہ محرم کی اعانت
یا اشارت و دلالت سے بھی وہ سب غیر ماکول اور حرام ہو جائینگے۔ جب یہ ثابت
ہوا کہ محرم کا ذبیحہ صید۔۔۔ مردار کیطرح حرام ہو جاتا ہے تو نہایت تعجب آتا ہے اس شخص
کے قول سے جو کہتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم کے حق میں جو غراب ابقع
کو مباح القتل فرمایا۔ اسکا یہ مطلب ہے۔ کہ محرم اسکو ذبح کرکے کھالے۔ وہ صاحب یہ کیوں
نہیں کہ دیتے۔ کہ کتے اور اس کے ساتھیوں یعنے چیل۔ بچھو۔ چوہیا۔ باولے
کتے وغیرہ سب کو محرم ذبح کرکے کھالے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اول ہی
کتے کے موذی بالطبع اور محرم الاکل بیان کرنے کی غرض سے اسکو فاسق فرمادیا۔ پھر
اس کے دفع کرنے کے لئے اسکے قتل کا امر فرمایا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ

یہاں قتل سے مراد قتل بغیر ذبح ہے۔ ورنہ غراب الزرع اور عقعق جو حلال اور ماکول اللحم ہیں
قتل کے حکم سے کیوں خارج کئے جاتے۔ اور ان کے قتل سے محرم پر جزا کیوں لازم ہوتی
صاف ظاہر ہے۔ کہ غراب الزرع کے ضائع کر دینے اور اس موذی کی بیخ کنی کے لئے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے قتل کرنے کا ارشاد فرمایا۔ فافہم۔ اور جس صید کو حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے محرم سے قتل کروا کر ضائع کر دینے کا حکم فرمایا ہے۔ وہ حلال نہیں۔
بلکہ موذی اور حرام ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر جانور حلال و حرام
غیر موذی کے قتل کرنے سے بغیر ذبح منع فرمایا ہے چنانچہ مشکوۃ شریف میں ہے۔ وعن عبد اللہ
ابن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من قتل عصفورا
فما فوقہا بغیر حقہا سئلہ اللہ تعالے عن قتلہا قیل یا رسول اللہ وما حقہا قال ان
یذبحہا فیاکلہا ولا یقطع راسہا فیرمی بہا رواہ احمد والنسائی والدارمی اور روایت
ہے۔ عبد اللہ ابن عمرو بن العاص سے یہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص قتل کرے چڑیا کو پس اسکو جو زیادہ ہو بڑے ہونے میں یا چھوٹے ہونے
میں بغیر حق اسکے کہ وہ منتفع ہوتا ہے۔ ساتھ کھانے اس کے سوال کریگا اس سے
اللہ جل شانہ قتل اس کے سے یعنی عتاب و عذاب کریگا۔ اس پر دن قیامت کے
کہا گیا۔ یا رسول اللہ اور کیا ہے حق اسکا فرمایا ذبح کرے اسکو یعنے نہ مارے اسکو
اور طرح اور کھاوے اسکو اور نہ کاٹے سر اسکا اور پھینکدے اسکو۔ نقل کی یہ احمد اور
نسائی اور دارمی نے ف کھاوے یعنی منتفع ہو ساتھ اس کے اور نہ پھینکدے
اسکو پس ضائع کرے اسکو کہا ابن ملک نے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مکروہ ہے
ذبح کرنا حیوان کا واسطے غیر کھانے کے انتہی اور اشبہ یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے۔
اس لئے کہ منع فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قتل کرنے ان کے سے جو نہیں کھائے جاتے
جیسے آگے آتا ہے۔ کہا طیبی نے کہ حق اسکا عبارت ہے منتفع ہونے سے ساتھ اسکے
جیسے کہ کاٹنا سر کا اور پھینکدینا اسکا عبارت ہے ضائع کرنے حق اوسکے سے پس ہوگا
قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ولا یقطع راسہا فیرمی بہا تاکید کے واسطے سابق کے مظاہر حق
ج مع شرح اور اسی کتاب مظاہر حق میں دوسری جگہ مرقوم ہے۔ اور جائز ہے قتل جنس
موذی کا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ منع فرمایا قتل ہر جاندار سے

مگر یہ کہ ایذا دے۔ کذا فی مظاہر حق ج ۳ صفحہ ۱۳۸ اور اللہ تعالے فرماتا ہے۔ ولا تقتلوا
النفس التی حرم اللہ الا بالحق اور قاضی ثناء اللہ صاحب مصنف تفسیر مظہری اپنی کتاب مالابد منہ
میں تحریر فرماتے ہیں مسئلہ قتل کردن جانور ماکول اللحم نہ برائے خوردن حرام است و قتل
کردن جانور موذی جائز است۔ مالابد منہ کتاب الصید صفحہ ۱۴۳ اب اس حدیث اور
اثر ابن عباس اور مالابد منہ کے مسئلہ مذکورہ سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا ہے کہ حلال جانور
کو بغیر ذبح کے قتل کرنا یقیناً حرام ہے۔ اور ایسا ہی حرام جانور غیر موذی کے قتل سے بھی شرع نے
منع فرمایا ہے۔ اور کوے کو چونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم سے ذبح کے بغیر قتل کرا کر
ضائع کر دینے کا حکم فرمایا ہے اس سے صاف ثابت ہو گیا ہے۔ کہ کوا فاسق موذی غیر ماکول اللحم حرام
قطعی ہے۔ اب فصل الخطاب میں جن صاحبان نے یہ تحریر خیر عبارت ذیل تحریر کی ہے۔ وہ بالکل غلط
اور خلاف شرع ہے۔ وہ عبارت یہ ہے۔ دوسرے لفظ یقتلن فی الحل والحرم یا جو اس جیسے الفاظ وارد ہوئے
ہیں۔ اس سے کوتاہ فہم و تدبر خیال ہو سکتا ہے کہ جب شارع نے ان کے قتل کا حکم حل و حرم میں فرمایا
اور نیز بموجب بعض روایات کی حرام ہیں بھی تو وہ کیونکر حلال ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ حلال ہوتے تو
شارع ان کے قتل کا حکم کیوں فرماتا۔ اور انکو قتل کرا کر کیوں ضائع کراتا جواب اس مغلطہ کا یہ ہے کہ یہ
غلطی اس وجہ سے پیش آئی۔ کہ یقتلن کے معنے تو عام ہیں۔ ذبح کو بھی شامل ہیں۔ جبکہ یہ معنے ہونگے
کہ قتل مباح ہے۔ اگر ماکول ہے تو قتل کھانے کیلئے بھی مباح ہے۔ اور اگر غیر ماکول ہے۔ تو قتل
بدون حلت اکل مباح ہے اور لفظ یقتلن کے معنے یہ اختیار کئے ہیں۔ کہ صرف ضائع کرنے کے
لئے قتل کئے جاویں نہ کھانے کیلئے گویا قتل کو ایک اسکی فرد خاص میں منحصر کر لیا ہے جسکی وجہ سے یہ
غلطی واقع ہو گئی اور قتل کا اطلاق کھانے کے لئے ذبح کرنے پر قرآن پاک میں موجود ہے ولا تقتلوا
الصید وانتم حرم الخ اس جگہ قتل عام ہے۔ ذبح کو بھی شامل ہے جو کھانے کے لئے
ہے جب یہ ہوا تو حرمت اکل کسی طرح ثابت نہ ہوئی۔ یہ کلام من حیث ناظرین جیسے
خلاف شرع ایک عالم کے شان کو ہرگز شایاں نہیں۔ محرم شکار کو کھانے کے واسطے کس طرح
ذبح کر سکتا ہے حالانکہ باجماع ائمہ ثابت ہے کہ محرم کا ذبح کیا ہوا شکار مردار کی طرح حرام
اور انہوں نے کس آیت سے استدلال کیا ہے۔ اب اگر امام ابوحنیفہ کا یہ مذہب دکھا دیں کہ محرم
کا ذبح کیا ہوا شکار کھانے کے واسطے شرعاً جائز اور حلال ہے تو ہم تسلیم کر لیں گے ورنہ آپ اپنے
جواب کو خلاف مذہب سمجھ کر رجوع کریں اور غراب فاسق کو حرام بھی یقین کریں۔ پس نتیجہ نکلا

قاعدہ چہارم من یرد اللہ خیرا یفقہہ فی الدین۔ کہ غراب البقع فاسق حرام ہے۔ غراب البقع کو
شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موذی بالطبع قرار دیا ہے۔ کما مرا۔ اور جس جانور کو پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے موذی بالطبع اور مجبول علی الایذا قرار دیا ہے وہ حرام ہے۔ اسلئے کہ ایذا علت موثرہ فی
الحرمت ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ باب الاطعمہ کا لحم من الحیوان میں
بطریق قاعدہ بیان فرماتے ہیں۔ ومنہا الحیوانات المجبولۃ علی الایذاء الناس والاختطاف منہم وانتہاز
الفرص للاغارۃ علیہم وتمثل الہام الشیاطین فی ذلک کالغراب والحیات والوزغ والذباب والعقرب
ونحو ذلک حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ بریلی صفحہ ۱۳۵ سطر ۹ اور بعض انہیں سے وہ جانور ہیں جو ایسی طبیعت پر پیدا کئے
گئے ہیں کہ لوگوں کو ایذا دیں اور ان سے اشیاء چھین کر لے جائیں۔ اور ان پر غارت کرنے کے لئے فرصت
کو غنیمت جانیں۔ اور اسمیں شیطانوں کے الہام اور وسوسے قبول کریں جیسے کوے چیلیں گرگٹ۔ اور مکھی اور
بچھو۔ اور مانند انہیں کی ہی بھڑ وغیرہ صاحب ہدایہ نے لکھا ہے۔ والزنبور من الموذیات۔ زنبور اور بھڑ موذی
میں سے ہے یعنی بھڑ چونکہ نہ ذی ناب ہے۔ اور نہ ذی مخلب یعنی نہ حشرات الارض میں سے ہے پس اسکی حرمت کی علت
صرف ایذا ہی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ناب مخلب کے بغیر بھی ایذاء موجب حرمت کا ہو سکتا ہے۔ چہ جائیکہ غراب البقع
ذی مخلب بھی ہے علاوہ بریں حدیث شریف گذشتہ یعنی من قتل عصفورا فما فوقہا الخ اور اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول خدا صلعم نے ہر جانور حلال اور حرام غیر موذی کے قتل کرنے سے منع فرمایا ہے
اور ایسا ہی مالابد منہ میں صفحہ ۱۱۰ پر لکھا ہے۔ مسئلہ قتل کردن جانور ماکول اللحم نہ برائے خوردن حرام است
وقتل کردن جانور موذی جائز است۔ پس ثابت ہوا کہ جس جانور کو شارع علیہ السلام نے موذی فرمایا ہو۔ وہ حرام ہے
تیسرا وہ کہ جب نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غراب البقع کو بسبب تلبس الصفات الشنیعۃ فاسق موذی ومباح القتل فرمایا ہے
اور نقصانیہ یعنی چڑیوں کو جو کہ کوے سے بڑھ کر ہیں کیونکہ زراعت ثمردار کو باوجود سخت حفاظت کے بھی تباہ کر
کے کھیت ویران کر دیتی ہیں اور ایذا کی صورت مذکورہ میں غراب سے کئی درجہ بڑھ کر ہیں تاہم انکے بارہ میں حضور
علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جس شخص کی کھیتی سے چڑیاں غلہ وغیرہ کھائیں تو یہ مالک زراعت کا صدقہ
ہوتا ہے۔ کما ہو المروی فی کتب الصحاح تو فرمایئے کہ یہاں پر بھی قتل سے منع کیا اور ارشاد فرماتی ہے۔ کہ ایک
ہی طرح کا فعل کوؤں اور چڑیوں سے صادر ہوتا ہے۔ [illegible] کوے کو موذی اور مباح القتل کہا
گیا ہے اور وہی فعل جو چڑیوں سے [illegible]
کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک غراب البقع فاسق حرام ہے۔ اور اہل ایمان اس سے کسی طرح نفع نہیں
اٹھا سکتے۔ لہذا غراب کا فعل مذکور بالضرورۃ مستلزم نقصان انسان ہوا جو موجب علت ایذا

پس حضور علیہ السلام نے لدفع الاذیہ غراب فاسق کو مباح القتل فرمایا۔ اور حرم والوں کو اسوجہ سے
کہ وہ حلال ہیں اور انسان انکے گوشت کے کھانے سے نفع حاصل کر سکتا ہے۔ انکے بچانے
قتل کرنا محرم کیلئے اور داخل حرم ناجائز فرمایا۔ پس نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ غراب البقع حرام ہے۔ **قاعدہ پنجم**
غراب البقع اکثر مردار کھاتا ہے۔ اس لئے اسکا گوشت نہایت درجہ کا خبیث اور بدبودار ہوتا ہے
اور جو جانور اسطرح کا متعفن اللحم ہو وہ حرام ہوتا ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں ومنہا حیوانات
تتعیش بالنجاسات والجیفۃ وتمخرتہا دفنا ولہا حتی امتلئت ابدانہا بالنتن حجۃ اللہ البالغہ
باب الحیوانات التی تؤکل صفحہ ۳ ترجمہ اور بعض حیوانات غیر ماکول ہیں کہ وہ جانور ہیں جو مردار اور نجاست
کے کھانے اور کھانیکے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں یہاں تک کہ بھر جاتے ہیں بو سے جسم انکے۔ پھر فرماتے ہیں
یکرہ ما یاکل الجیف والنجاسۃ وکل ما یستخبثہ العرب لقولہ تعالی ویحرم علیہم الخبائث حجۃ اللہ البالغہ
باب ایضاً صفحہ ۳ اور حرام ہے وہ جانور جو مردار و نجاست کھاتا ہے۔ اور ہر وہ جانور کہ خبیث جانیں
اسکو اہل عرب خدائے تعالیٰ کے فرمانے کیلئے کہ حرام کرتا ہے۔ ان پر خبیث چیزوں کو۔ اور عبد الوہاب
شعرانی میزان الکبریٰ میں لکھتے ہیں کہ جو جانور مردار خور ہیں۔ جیسے نسر رخم غراب البقع اسود
وغیرہ امام مالک کے مذہب کے سوا سب ائمہ کے نزدیک حرام ہیں۔ نتیجہ یہ کہ غراب البقع فاسق حرام ہے۔
قاعدہ ششم۔ غراب البقع ذو مخلب ہے۔ بعض معتبر اللغز ر لوگوں کی زبانی ذو مخلب ہونا ثابت
ہوا۔ پھر راقم عفی اللہ عنہ نے بھی صد ہا دیگر اشخاص کے بچشم خود دیکھا ہے۔ کہ یہ ہی زیر بحث کوا
کسی چوزے کو پنجوں میں دبا کر ہوا میں اڑا جاتا تھا۔ اور اسکے ذو مخلب ہونیکی صداقت پر علماء کے تحریر
بھی شاہد و گواہ ہیں۔ علاوہ یہ کہ زینت الحنفیہ تقویۃ مذہب امام شمس العلماء راس الحنفا فخرنا و فخر الاسلام
وعضدنا شیخ الاسلام حضرت حافظ بدر الدین العینی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری میں تحریر فرماتے ہیں
قلت الحاصل ما قالہ ان التنصیص علی الاشیاء المذکورۃ بالعدد ینافی ان یکون ماسواہا والظاہر کہذہ الخمس
فی الحکم الا تری انہ ذکر الحداۃ والغراب وہما من ذوی المخلب من الطیور وعینہا لا لحق بہما سائر ذوی المخلاب
من الطیور کالصقر والبازی والشاہین والعقاب ونحوہا۔ عمدۃ القاری جلد ۱ سطر ۲۹ میں کہتا ہوں
کہ امام عینی کی کلام کا حاصل یہ ہے کہ اشیاء مذکورہ پر علاوہ کیا ... اس بات
کا منافی ہے کہ اشکال و نظائر ان کے اباحت قتل و عدم ... ان پانچوں کی طرح ہوں
کیا تو نہیں دیکھتا کہ بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چیل اور کوے کا ذکر کیا ہے ...
دونوں جنگلی پرندوں سے ہیں۔ اور معین کیا ان دونوں کو ... ساتھ انکے باقی جنگلی

قاعدہ ششم

پرندے جیسا کہ گدھ۔ باز۔ بحری۔ عقاب وغیرہ مانند اس کے الحمد للہ کہ ہمارے بیان نے چیل وغیرہ کی مانند
کوے فاسق کا ذو مخلب ہونا بلا شک و شبہ ثابت کر دیا ہے۔ اب اس امر کے منکروں کو
بجز تسلیم چارہ نہیں۔ ہاں بلا دلیل تعصب کا کوئی علاج نہیں علامہ عینی شرح ہدایہ میں بھی تحریر فرماتے ہیں
وذی مخلب من الطیر الصقر والبازی والشاہین والنسر والغراب الابقع واسود انتہی بنایہ علی الہدایہ
کتاب الذبائح جلد ۴ صفحہ ۱۰۷ ترجمہ اور چنگلدار پرندے شکرا۔ باز۔ بحری۔ گدھ۔ کوا ابقع و سیاہ ہیں
اور ملا چلپی شرح وقایہ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ واعلم ان الغراب اربعۃ انواع نوع یاکل الحبوب فقط
یقال لہ غراب الزرع کما سیاتی فہو حلال اتفاقا ونوع یاکل الجیف فحسب فہو حرام اتفاقا ونوع
سعد ود من سباع الطیر فہو حرام اتفاقا ایضا انتہی۔ اور صاحب کفایہ ہدایہ کی اس عبارت ومن قتل
مالا یوکل لحمہ من الصید کالسباع ونحوہا فعلیہ الجزاء الا ما استثناہ الشرع وہو ما عددناہ پر
لکھتے ہیں قولہ کالسباع ای سباع البہائم کالاسد والفہد والنمر وقولہ ونحوہا ای کسباع الطیر
کالبازی والصقر فان مطلق السباع یقع علی سباع البہائم انتہی کفایہ۔ پس ہدایہ اور کفایہ
کی اس عبارات سے ثابت ہوا کہ مستثنے اعنی الجزاء سے سباع الطیر میں سے کوا اور چیل ہیں اور انہیں
دونوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوی المخلب پرندوں میں سے بلفظ فاسق موسوم فرمایا ہے
کما قال المحدث الدہلوی۔ ونہی عن کل ذی مخلب وسمی بعضہا فاسقا فلا یجوز تناولہ۔ حجۃ اللہ البالغہ
باب الفضائل صفحہ ۲۳ ترجمہ اور منع فرمایا حضور علیہ السلام نے ہر جانور ذو مخلب کے کھانے سے اور نام
بعض کو بلفظ فاسق موسوم فرمایا ہے۔ پس ان روایات سے حرمت عقعق کوا بلا شک و شبہ
ثابت ہو گیا ہے اور جو ذو مخلب ہے وہ حرام ہے اس پر قرآن و حدیث ناطق و شاہد ہیں اور
اسی پر ائمہ فقہا و محدثین کا اجماع و اتفاق ہے۔ اب اہل ایمان کو طاقت و مجال نہیں۔ کہ ذو مخلب کے
حرام ہونے سے انکار کریں۔ پس ان رو سے نتیجہ ثابت ہوا کہ غراب ابقع ذو مخلب حرام ہے اہل
ایمان سے امید کامل ہے کہ اس عاجز کی محنت کی قدر دانی فرما کر دعائے خیر و استعانت سے
نیک یاد و شاد فرماویں شعر ان کنت تطلب رتبۃ الاشراف فعلیک بالاحسان والانصاف
اب واضح ہو کہ یہ جو قاعدے جو غراب ابقع کی حرمت میں بیان کئے گئے ہیں۔ صرف اسی
زیر بحث کوے تک محدود نہیں بلکہ غراب الزرع و عقعق کے ماسوا سب اصناف غربان پر
شامل و حاوی ہیں۔ اور ان دونوں کے سوا سب کووں کی اباحت و حلت کا قائل کوئی نہیں لغات ترجمہ
مل الجوہری میں جیسا کہ ابن حجر لکھتے ہیں قال ابن قدامہ یلتحق بالابقع ما شارکہ فی الاکل من الجیف

الاکل وقد اتفق العلماء علی اخراج الغراب الصغیر الذی یاکل الحب من ذالک ویقال لہ غراب الزرع
ویقال لہ الزاغ وافتوا بجواز اکلہ فبقی ما عداہ من الغربان ملتحقا بالابقع ومنہا الغداف
علی الصحیح فی الروضۃ بخلاف تصحیح الرافعی۔ فتح الباری مطبوعہ دہلی ج ۹ ص ۳۰۶۔ یعنے
غراب الزرع کے سوا سب کوے اباحت قتل حرمت اکل اور سمے الفاسق ہونے میں غراب ابقع کے
ساتھ لاحق ہیں نیز ابن حجر اعصم کو اتفاقا اور عقعق کو صحیح تر قول میں بالابقع لاحق فرماتے ہیں۔
کما قال ومن انواع الغربان الاعصم وہو الذی فی رجلہ او جناحہ او بطنہ بیاض او حمرۃ وحکمہ
حکم الابقع ومنہا العقعق وہو قدر الحمامۃ علی شکل الغراب وحکمہ حکم الابقع علی الصحیح وقیل حکم غراب
الزرع وقال الخطابی ان اکل الجیف والا فلا باس بہ۔ فتح الباری ص ۳۰ س ۳ نیز امام محمد بن علی
الشوکانی شرح منتقی الاخبار میں لکھتے ہیں۔ قال فی الفتح وقد اتفق العلماء علی اخراج الغراب
الصغیر الذی یاکل الحب من ذلک ویقال لہ غراب الزرع ویقال لہ الزاغ وافتوا بجواز اکلہ فبقی
ما عداہ من الغربان ملتحقا بالابقع۔ نیل الاوطار ج ۸ ص ۲۴ اور محلی شرح موطا میں مرقوم ہے۔
الغراب ای الابقع زاد مسلم عن عائشۃ وہو الذی فی ظہرہ وبطنہ بیاض وہی زیادۃ ثقۃ لفظ
فہی مقبولۃ واخذ بعض اہل الحدیث وہو قضیۃ حمل المطلق علی المقید لکن الجمہور ما شارکہ فی الایذاء
وتحریم الاکل کالغراب الاعصم الخ۔ اھ۔ اور بدر الدین العینی لکھتے ہیں۔ واما الغراب غیر الابقع فلا
یبتدی بالاذی فلا یباح قتلہ کالعقعق وغراب الزرع ویقال لہ الزاغ وافتوا بجواز اکلہ فبقی ما عداہ
من الغربان ملتحقا بالابقع۔ عمدۃ القاری یعنے بجز غراب الزرع اور عقعق کے سب کوے ابقع کے حکم
میں ہیں ان روایات سے بلاشبہ ثابت ہوا کہ غراب الزرع اور عقعق کے بغیر سب قسم کے کوے
فاسق ہیں اور غراب ابقع سے لاحق ہو کر حرام بالنص ثابت ہوئے ہیں۔ اول تو یہ زیر بحث کوا
یقینا ابقع کا قریبا نادر بالفرض اگر مخالفین ازروے تعصب کے بلا دلیل ابقع ہونے سے انکار
ہی کریں تب بھی ہمارے مقصود کو کچھ ضرر نہیں پہنچ سکتا کیونکہ وہ بھی تو اسکو نہ غراب الزرع کہہ سکتے ہیں نہ
عقعق کیونکہ اسکے علامات ان دونوں کے مغایر ہیں۔ بہر صورت یہ کوا غراب ابقع سے لاحق ہو کر حرام ہی ٹھیرے گا۔ علاوہ ازیں اب
غراب ابقع کی حرمت پر عبارت فقہ ملاحظہ ہوں جوہرہ نیرہ میں ہے قولہ ولا باس بغراب الزرع لانہ یاکل الحب ولیس
ہو من سباع الطیر ولا یاکل الجیف وکذا لا باس باکل العقعق۔ قولہ ولا یوکل الابقع الذی یاکل الجیف وکذا
کل غراب یخلط الجیف والحب لا یوکل۔ جوہرہ نیرہ مجتبائی ج ۲ ص ۲۴۹ س ۱۵ اس عبارت سے
ثابت ہوا۔ جو غراب خالص زرع و عقعق کے منافی ہے۔ وہ حرام ہے۔ ہدایہ میں ہے۔

قال ولا باس بغراب الزرع لانہ یاکل الحب ولیس من سباع الطیر۔ قال ولا یوکل الابقع الذی
یاکل الجیف وکذا الغداف انتہی۔ ہدایہ۔ ویحرم الغراب الابقع والغداف ملتقی الابحر۔ ولا الابقع
الذی یاکل الجیف مختصر الوقایہ۔ مسئلہ حرام است خوردن کفتار و زنبور و سنگ پشت
و زاغ پیسہ کہ مردار خوار بود۔ و زاغ سیاہ کہ برنگ باشد شرح وقایہ فارسی وحل غراب الزرع
لا الابقع الذی یاکل الجیف کنز الدقائق۔ آخر میں قول فیصل یہ ہے۔ جو شاہ اہل اللہ صاحب برادر
شاہ ولی اللہ صاحب کنز کے ترجمہ فارسی میں تحریر فرماتے ہیں وحلال باشد زاغ کہ زراعت
بخورد و سوائے پلیدی نہ خورد نہ زاغ ابلق کہ میخورد مردار را و مراد از ابقع زاغ متعارف است
کہ رنگ گردن آن بہ نسبت پر و پا و ریش سفید مے باشد۔ اور شاہ صاحب کے ترجمہ فارسی کے
اردو ترجمہ میں مولوی محمد احسن حسب ضد المختار تحریر فرماتے ہیں جو کوا کھیتی کھاتا ہے اور
ناپاکی نہیں کھاتا حلال ہے۔ مگر جو کوا ابلق کہ مردار کھاتا ہے وہ حرام ہے۔ اور مراد ابقع سے
یہی دیسی کوا ہے جسکی گردن کے بال نسبت پروں کے سفید ہوتے ہیں سکھاتا اسکا حرام
ہے۔ احسن المسائل مطبوعہ انواری ص۲۳۳ سو الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی
لولا ان ہدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ
والسلام علی رسولہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تم ہذا الجواب بعون اللہ الملک الوہاب۔

خاتمۃ الجواب یعنی اسکے خاتمہ میں امور مندرجہ ذیل کا بیان ہے ۱۔ ۱۳۲۱ھ میں جبکہ کتاب
لکھی گئی ہے۔ بعض اہل علم سے اسی دیسی کوے کی حلت و حرمت کی نسبت بحث واقع ہوئی پہلے ایک دوسرے کیطرف
اشعار عربی میں خطوط و مکاتیب لکھے گئے ہیں۔ جو کتاب الجواب العلی میں مندرج ہو کر چھپ چکے ہیں انکے بعد دو بدو
بھی گفتگو و تقریر ہوئی ہے۔ اثنائے بحث میں اسی کوے کی حلت پر قیاس علی الدجاجۃ المخلاۃ ماخذ دلیل تھی
احقر نے جواب میں نقض قیاس مذکور اور حرمت غراب شہید پر فرع معترض علیہ یعنی مقیس میں وجود من نفوس
کا جو ضعیف خاتمہ میں مرقوم ہیں۔ استدلال پیش کیا۔ جس سنتے ہی مولوی صاحب نے باواز بلند فرمایا کہ حق ہے
استدلال کو تسلیم کر لیا ہے۔ بعد ازیں حدیث کے دوسرے جواب بندہ بحث کی حرمت ظاہر ہو گئی ہے جو اس کتاب کے
مختصر مضمون عربی [illegible] کے ساتھ درج ہوئے مگر کتاب الجواب العلی میں چھپ چکی ہیں
اس کے بعد [illegible] مضامین [illegible]
میں [illegible] کی [illegible] ہو۔

مسئلۂ غراب کے مضامین و احادیث

(۱) مشارع نبیہ کو کوا غراب الزرع نہیں بلکہ وہ اور ہے جسکا
گوشت ہوتا ہے جو گدھ کی طرح نجاست خور ہے جیسا کہ پنجابی میں
اِل گجھ کہتے ہیں وہ ہی فاسق اور مباح القتل ہی ہے۔

(۲) یہ دیسی کوا ابقع نہیں نہ فسق فاسق کا مصداق ہے
بلکہ چونکہ یہ خالط ہے اسلئے یہ عقعق ہے ولا اکحل

(۳) حنفیہ کے نزدیک جو غراب خالط ہو وہ مرغی کی طرح
ہوکر حلال ہوتا ہے خواہ وہ ابقع و غداف ہی ہو۔

(۴) مذکور کوا خبیث نہیں کیونکہ یہ ناشرت سے بھی
[illegible] ہے۔ بلکہ یہ غراب خالط ہے جو حلال ہے

(۵) لفظ فاسق سے حرمت نکالنا مسلک حنفیہ سے بالکل
برخلاف ہے اور انکے اصول و فروع میں مذکور نہیں۔

(۶) اسکے مباح القتل ہونے سے بھی اسکی حرمت پر استدلال
صحیح نہیں کیونکہ یہاں قتل بمعنی ذبح ہے جو کھانے کیلئے ہے

(۷) اس غراب کی ایذا رسانی موثر فی الحرمۃ نہیں کیونکہ
یہ نزدیک ہے اور نہ مخلب ہے۔

(۸) یہ حرمت اکل الخبیث بھی نہیں جو حرام ہو بلکہ حلال ہے

(۹) غراب الزرع ذو مخلب نہیں بلکہ اسکو ذو مخلب کہنا غلط ہے

(۱۰) اگرچہ کتب بالخصوص ہدایہ کے قول و من قتل ما لا یؤکل
من الصید کالسباع ونحوہا فعلیہ الجزاء الا ما استثناہ الشرع
وہو ما عددناہ ای من الخمس الفواسق سے اس غراب
خالط کی جو عقعق سے مغایر ہے حرمت ثابت ہوتی ہے
مگر ہدایہ کے ذبائح سے اسکی حلت ظاہر ہوتی ہے۔

اور بالمقابل با المواجہ انکے جوابات

مشارع نبیہ کوا ہی ابقع اور فاسق ہے۔ نیز اسکا
باب [illegible] فصل [illegible] میں [illegible] موجود میں [illegible]
نہ غراب الزرع ہے اور [illegible] کو کوئی ایذا دیتا ہے اسلئے اسکا
قتل حرام ہے [illegible] و من قتل المحرم سوا ما [illegible]
[illegible] ہے حیوۃ الحیوان [illegible] الرخمۃ طائر
ابقع یشبہ النسر فی الخلقۃ حکمہا تحریم الاکل۔

(۲) عقعق کوئی [illegible] نام نہیں کیونکہ غراب خالط کو عقعق کہا
جاتا ہے بلکہ وہ ایک خاص پرندہ ہے [illegible] باب الذبائح کی
دونوں فصلوں کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ یہ کوا عقعق نہیں بلکہ ابقع ہے

(۳) [illegible]

(۴) مذکور کوا خبیث ہے [illegible]

[illegible]

(۵) لفظ فاسق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۶) [illegible]

(۷) ایذا رسانی [illegible]

(۸) غراب الزرع [illegible]

[illegible]

(۹) غراب الزرع کے ذو مخلب [illegible]

(۱۰) [illegible] ہدایہ کے کتاب الحج سے [illegible] فاسق کی حرمت ظاہر ہے

[illegible]

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تم المقصد الاول